

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

یہ شک یہ قرآن بتاتا ہے، وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔ ۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

مرتب: عامر سہیل

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔ ۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

مترّب: عامر سمہیل

عرض مرتب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
أَمَّا بَعْدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ الْكَرِيمُ
رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي
اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْهُ لِي إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً
وَاجْعَلْهُ لِي حُجَّةً يَارَبَّ الْعَالَمِينَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کس طرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہو جاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں۔ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی۔ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اسکو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ”قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ ثبات کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا“ پھر ہمیں یہ دینا بھی سکھا دی ”اے اللہ ہم پر اس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اسے ہمارے حق میں دلیل بنا“۔

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اُس زبان کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے اس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کر دوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن فہمی کے لیے عربی گراں مر پڑھانا شروع کر دی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کر دیئے جو اس کام میں شریک ہیں۔

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جو کچھ ان سے حاصل کیا اسی کو آگے بیان کر دیا۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبد السیاح صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں اٹکا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

میں نے جہاں سے جو کچھ حاصل کیا ان نوٹس میں اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اکثر جگہ کسی قاعدے کے طریقے کے علاوہ الفاظ بھی اپنے اساتذہ کرام کے ہی استعمال کیے۔ بہاؤ الدین صدیقی صاحب اور ان کے شاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان نوٹس کی کمپوزنگ میں خصوصی کردار ادا کیا۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

عامر سہیل

۱۲ جون ۲۰۰۸

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

عربی زبان جو قرآن مجید کی زبان ہے انتہائی آسان ہے۔ بالخصوص اردو بولنے اور سمجھنے والوں کے لئے تو یہ زبان اور بھی زیادہ آسان ہے کیونکہ اردو زبان میں بولے جانے والے 80 فیصد الفاظ عربی ہی کے ہیں۔ صرف ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہوئے ان میں کچھ تغیر واقع ہو گیا ہے۔ لہذا اگر ہم صرف اس تبدیلی کو سمجھ لیں تو نصف سے زائد عربی زبان کے بارے میں آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

عربی زبان میں بنیادی حیثیت حروف الہجاء کو حاصل ہے۔ جنہیں ہم اردو میں حروف تہجی اور انگریزی میں Alphabet کے نام سے جانتے ہیں۔
حروف الہجاء درج ذیل ہیں۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی

عربی زبان میں دوسری اہم چیز حرکات ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

☆	زبر	جسے عربی میں فتح کہتے ہیں۔
☆	زیر	جسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔
☆	پیش	جسے عربی میں ضمتہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو اس حرف کو مفتوح کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر زیر ہو اس حرف کو مکسور کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر پیش ہو اس حرف کو مضموم کہا جاتا ہے۔

دوہری (ڈبل) حرکت کو تنوین کہتے ہیں مثلاً

.....

حرکات کے علاوہ ایک اور اہم علامت سکون کی علامت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

..... یا

عربی حروف الہجاء کی تعداد 28 یا 29 ہے۔ اس فرق کی وجہ الف اور همزہ ہے۔ جو لوگ الف اور همزہ کو ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک ان حروف کی تعداد 28 ہے اور جو ان دونوں حروف کو علیحدہ علیحدہ حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک حروف الہجاء 29 ہو

جاتے ہیں۔

الف اور ہمزہ کا فرق:

جب الف پر تینوں حرکات (زیر۔ زیر۔ پیش) میں سے کوئی حرکت آجائے یا علامت سکون آجائے تو وہ ہمزہ کہلاتا ہے۔

الف = ا

ہمزہ = اُ

حروف اور حرکات کے ملنے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ جو بے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور بامعنی بھی۔

ہر بامعنی لفظ مکملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً

ق ل م قلم

ا ن س ا ن انسان

ک ت ا ب کتاب

جب بھی کسی زبان کے قواعد مرتب کئے جاتے ہیں تو اس زبان میں استعمال ہونے والے تمام بامعنی الفاظ کی گروپنگ کر لی جاتی ہے۔ انگریزی میں یہ گروپنگ آٹھ کی تعداد میں ہے جسے آپ (Parts of Speech) کے نام سے جانتے ہیں۔ جبکہ اردو اور عربی میں یہ تقسیم تین کی تعداد میں ہے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم

۲۔ فعل

۳۔ حرف

۱۔ اسم: کسی شخص، چیز، جگہ، صفت یا کام کا نام اسم کہلاتا ہے۔

کام کے نام سے مراد ”مصدر“ ہے۔ مثلاً مارنا۔ جانا۔ پینا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ فعل: وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا واقع ہونا زمانے کی قید کے ساتھ پایا جائے۔ مثلاً مارا ایک فعل ہے جس میں

مارنے کا کام زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے جبکہ مارنا ایک اسم ہے جس میں کام کا مفہوم تو موجود ہے لیکن زمانے کی قید نہیں ہے۔

۳۔ حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی ہوتے تو ہیں لیکن جب تک یہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ استعمال نہ ہو اس کا مطلب سمجھ میں

نہیں آتا جیسے اردو میں ”پر“ ایک بامعنی لفظ ہے لیکن 100 مرتبہ بھی ”پر پر پر“ کی رٹ لگائی جائے تو کوئی مطلب

سمجھ میں نہیں آتا جبکہ ایک ہی مرتبہ ”کری پر“ کہنے سے مطلب سمجھ میں آ جاتا ہے۔

﴿اسم﴾

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کسی اسم کے بارے میں چار باتوں کا علم ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ وہ اسم سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ اس کو جملے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسم کے بارے میں وہ چار باتیں درج ذیل ہیں۔

- | | | | |
|-----------|---------|---|-----|
| (Capacity | (وسعت - | اسم کا ”معرّفہ“ یا ”مکرّہ“ ہونا | (۱) |
| (Gender | (جنس - | اسم کا ”مذکر“ یا ”مونث“ ہونا | (۲) |
| (Number | (عدد - | اسم کا ”واحد“، ”ثنی“ یا ”جمع“ ہونا | (۳) |
| (Status | | اسم کا ”اغراب“ یعنی جملے یا ترکیب میں اس کا مقام یا | (۴) |

مندرجہ بالا چار باتوں میں سے پہلی تین سے چونکہ ہم لوگ کسی قدر مانوس ہیں جبکہ چوتھی بالکل نئی ہے۔ لہذا ہم سب سے پہلے اس کو بیان کرتے ہیں۔

﴿اِعْرَاب﴾

اعراب عربی زبان کا سب سے اہم وصف ہے۔

اعراب کا لفظی معنی ہیں ”کسی (چیز) کو عربی بنانا“

اعراب کے معنی زبر، زیر اور پیش نہیں ہیں بلکہ زبر، زیر اور پیش کو تو حرکات کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی آواز کو کسی سمت میں حرکت دی جاتی ہے یہی کام انگریزی میں ”واؤلز“ (a, e, i, o, u) کرتے ہیں۔

چونکہ اردو میں ان حرکات ہی کو عام طور پر اعراب کہہ دیتے ہیں لہذا یہ بات عربی زبان سیکھنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ اور پیچیدگی کا باعث بن جاتی ہے۔ لہذا اس بات کو ابتدا ہی سے پتے باندھ لیں کہ حرکات اور شے ہے اور اعراب بالکل دوسری چیز۔

☆ اگر زبر، زیر، پیش حرکات ہیں تو اعراب کیا ہے؟

اعراب کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے درج ذیل جملوں پر غور کریں۔

﴿حامد نے محمود کو مارا﴾

﴿محمود نے حامد کو مارا﴾

﴿محمود نے حامد کے بھائی کو مارا﴾

ان تینوں جملوں میں ”مارنے“ کا کام ہوا ہے۔ پہلے جملے میں کام کرنے والا یعنی ”فاعل“ حامد ہے جبکہ محمود ”مفعول“ ہے

دوسرے جملے میں حامد کا مقام یعنی Status تبدیل ہو گیا ہے اور وہ ”مفعول“ کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے۔ جبکہ تیسرے جملے میں

حامد نہ تو ”فاعل“ ہے اور نہ ہی ”مفعول“ بلکہ اس کا ذکر ضمنا آیا ہے۔ ان تینوں جملوں میں حامد کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن حامد کا status یعنی اس کی حالت تبدیل ہوئی ہے۔

اسی طرح (لڑکا آیا) اور (میں نے لڑکے کو پڑھایا)

مندرجہ بالا جملوں میں اسم ”لڑکا“ اور ”لڑکے“ کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن status اور شکل میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ”معنی میں تبدیلی کے بغیر کسی اسم کی شکل یا حالت کے تبدیل ہونے کو اعراب کہتے ہیں۔“

اسم کی اعراب کے لحاظ سے تین حالتیں ہوتی ہیں

۱۔ حالت رفع ۲۔ حالت نصب ۳۔ حالت جر

اسم کسی ترکیب میں مندرجہ بالا تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہی پایا جائے گا چوتھی حالت کوئی نہ ہوگی۔ اسم کی نارمل حالت، حالت رفع ہوتی ہے پھر کسی وجہ سے وہ حالت نصب یا حالت جر میں جاتا ہے۔ اسم کے حالت نصب یا حالت جر میں جانے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جو ہمیں آئندہ اسباق میں معلوم ہوں گی۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے اکثر اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں تین شکلیں اختیار کرتے ہیں کچھ دو شکلیں اختیار کرتے ہیں جبکہ چند اسماء ایسے ہیں جن کی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل رہتی ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ تقریباً ۸۵ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں شکل تبدیل کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
زَيْدٌ	زَيْدًا	زَيْدٍ
كِتَابٌ	كِتَابًا	كِتَابٍ
قَلَمٌ	قَلَمًا	قَلَمٍ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ

ان اسماء کو معرب منصرب یا صرف منصرب اسماء کہا جاتا ہے

منصرف اسماء کی علامت ”توین“ ہے اور یہ اسماء جب حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں تو ان پر دو زبر کے ساتھ ایک الف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کی دو استثناء ہیں۔

۱) جو اسماء گول تالیفنی ”ة“ پر ختم ہوتے ہیں حالت نصب میں ان پر دو زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جَنَّةٌ	جَنَّةٌ	جَنَّةٌ
آيَةٌ	آيَةٌ	آيَةٌ
شَهْوَةٌ	شَهْوَةٌ	شَهْوَةٌ

(۲) جو اسماء حمزہ پر ختم ہوں اور حمزہ سے پہلے الف آجائے تو ان اسماء پر بھی حالت نصب میں زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
سَمَاءٌ	سَمَاءٌ	سَمَاءٌ
مَاءٌ	مَاءٌ	مَاءٌ
جَزَاءٌ	جَزَاءٌ	جَزَاءٌ

(۲) تقریباً ۳۱ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں دو شکلیں اختیار کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
إِبْرَاهِيمُ	إِبْرَاهِيمَ	إِبْرَاهِيمَ
زَيْنَبُ	زَيْنَبَ	زَيْنَبَ
أَسْمَاءُ	أَسْمَاءَ	أَسْمَاءَ
عُثْمَانُ	عُثْمَانَ	عُثْمَانَ
أَكْبَرُ	أَكْبَرَ	أَكْبَرَ

یہ اسماء غیر منصرف اسماء کہلاتے ہیں ان پر تین نہیں آتی اور انکی حالت نصب اور حالت جر کی شکل ایک ہی ہوتی ہے غیر منصرف اسماء حالت جر میں ”زیر“ قبول نہیں کرتے لیکن دو صورتیں ایسی ہیں جن میں یہ حالت جر میں ”زیر“ قبول کر لیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں کے بارے میں آپ آگے پڑھیں گے فی الحال غیر منصرف اسماء پر ہم حالت جر میں ”زیر“ استعمال نہیں کریں گے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کون کون سے اسماء غیر منصرف ہیں؟

یہ عربی قواعد کا ایک مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے لہذا آسانی کے لئے ہم یہاں اسماء کے چند گروپس دے رہے ہیں جو غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے اکثر نام مثلاً

إِبْرَاهِيمُ، إِسْمَاعِيلُ، دَاوُدُ، يُوسُفُ، يُوسُفُ، أَيُّوبُ وغیرہ
لُوطُ، نُوحُ، هُودُ، شُعَيْبُ اور مُحَمَّدٌ استثناء ہیں۔

۲۔ عربی مومن اسماءِ اعلام مثلاً

عَائِشَةُ، فَاطِمَةُ، خَفْصَةُ، زَيْنَبُ، خَدِيجَةُ وغیرہ

۳۔ مردوں کے نام جو گول تا پر ختم ہوں مثلاً

أَسْمَةُ، طَلْحَةُ، خَدِيفَةُ، مُعَاوِيَةُ، حَمْزَةُ وغیرہ

۴۔ مردوں کے نام جو "ان" پر ختم ہوں مثلاً

عُثْمَانُ . عَذْنَانُ . سُلَيْمَانُ وغیرہ

۵۔ فرشتوں کے نام مثلاً

جِبْرِیلُ . میکِلُ . ہَارُوْتُ . مَارُوْتُ وغیرہ

۶۔ شہروں اور ملکوں کے اکثر نام مثلاً

مَكَّةُ . بَاکِسْتَانُ . مِصْرُ . بَابِلُ . عِرَاقُ وغیرہ

۷۔ عربی زبان میں کچھ "وزن" یعنی "shapes" ایسی ہیں جن پر آنے والے اسماء بھی غیر منصرف ہوتے ہیں مثلاً

أَفْعَلُ جیسے اَكْبَرُ . أَصْغَرُ . أَكْرَمُ . أَرْحَمُ . أَنْوَرُ وغیرہ

فَعْلَاءُ جیسے خُضْرَاءُ . صُفْرَاءُ . زُرْقَاءُ . حُمْرَاءُ . بَهْكَمَاءُ وغیرہ

فَعْلَاءُ جیسے غُرَبَاءُ . أُمَرَاءُ . شُهَدَاءُ . عُلَمَاءُ . فَقَرَاءُ وغیرہ

۸۔ دیگر اسماء جن کے بارے میں مطالعے میں اضافہ کے ساتھ معلوم ہو جائے گا مثلاً

فِرْعَوْنُ . هَامَنْ . قَارُونُ . أَبْلَيسُ . جَهَنَّمُ وغیرہ

۳) باقی رہنے والے ۲ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں اپنی شکل بدلتے نہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
هَذَا	هَذَا	هَذَا
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَلِكَ
الَّذِي	الَّذِي	الَّذِي

یہ اسماء مبنی اسماء کہلاتے ہیں ان کی کوئی علامت نہیں ہے مبنی اسماء کے بارے میں ہم بتا دیا کر دیں گے کہ فلاں اسم مبنی ہے۔
درج ذیل اسماء کی تینوں اعرابی حالتیں تحریر کریں۔

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر	
رَسُولٌ	رَسُولًا	رَسُولِ	رَسُول (منصرف)
حَامِدٌ	حَامِدًا	حَامِدِ	حَامِد (منصرف)
شَهْوَةٌ	شَهْوَةٌ	شَهْوَةٍ	شَهْوَةٌ (منصرف)
يُونُسُ	يُونُسُ	يُونُسُ	يُونُس (غیر منصرف)
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمِ	مُسْلِم (منصرف)
مَرْيَمٌ	مَرْيَمٌ	مَرْيَمُ	مَرْيَم (غیر منصرف)

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر	
أَسْوَدُ	أَسْوَدٌ	أَسْوَدٍ	أَسْوَدُ (غير منصرف)
حُسْنَى	حُسْنَوَى	حُسْنَوَى	حُسْنَى (مثنى)
أَوَّلِيكَ	أَوَّلِيكَ	أَوَّلِيكَ	أَوَّلِيكَ (مثنى)
سَوَاءٌ	سَوَاءٌ	سَوَاءٍ	سَوَاءٌ (منصرف)
آخِرٌ	آخِرًا	آخِرٍ	آخِرٌ (منصرف)
صَادِقٌ	صَادِقًا	صَادِقٍ	صَادِقٌ (منصرف)
هَؤُلَاءِ	هَؤُلَاءِ	هَؤُلَاءِ	هَؤُلَاءِ (مثنى)
سُلَيْمَانُ	سُلَيْمَانٌ	سُلَيْمَانٍ	سُلَيْمَانُ (غير منصرف)
شُعَيْبٌ	شُعَيْبًا	شُعَيْبٍ	شُعَيْبٌ (منصرف)
مُطْمَئِنَّةٌ	مُطْمَئِنَّةً	مُطْمَئِنَّةٍ	مُطْمَئِنَّةٌ (منصرف)
شَيْءٌ	شَيْئًا	شَيْئٍ	شَيْءٌ (منصرف)
سَوْءٌ	سَوْءًا	سَوْءٍ	سَوْءٌ (منصرف)
أَخٌ	أَخًا	أَخٍ	أَخٌ (منصرف)
نَدَاءٌ	نَدَاءً	نَدَاءٍ	نَدَاءٌ (منصرف)

﴿جنس﴾

اردو اور انگریزی کی طرح عربی زبان میں بھی جنس دو ہی ہیں۔

(۱) مذکر

(۲) مؤنث

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم مذکر سمجھا جائے گا جب تک اس کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

مؤنث کی اقسام:

(۱) مؤنث حقیقی:- وہ مؤنث جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلاً "ام" (ماں)، "بنت" (لڑکی)،

"أخت" (بہن) وغیرہ

(۲) مؤنث لفظی:- وہ مؤنث جسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً "مِرْوَحَة" (پنکھا)،

"شَمْس" (سورج)، "ذُکْرَى" (نصیحت)، "صَحْرَاءُ" (صحرا) وغیرہ

مؤنث لفظی کی اقسام:

(۱) مؤنث قیاسی/علامتی: وہ مؤنث لفظی جس میں مؤنث کی علامت پائی جائے مثلاً

"عُرْفَة" (کمرہ)، "صَفْرَاءُ" (زر درنگ)، "بُكَمَاءُ" (گولی)، "تُكْبَرَى" (سب سے بڑی)

علامات مؤنث: (۱) ة (تائے مہلولہ)

(۲) اء (الف مردودہ)

(۳) ی (الف مقصورہ)

(۲) مؤنث سمعی: وہ مؤنث لفظی جسے اہل زبان مؤنث بولتے ہوں۔

مثلاً "سَمَاءُ" (آسمان)، "أَرْضُ" (زمین)، "شَمْس" (سورج)، "يَدُ" (ہاتھ)

مؤنث سمعی کے چند گروپ

۱- ہواؤں کے نام ریح: "صُرْصُر"، "بَدَد"

۲- شراب کے نام خمر: "شَرَاب"

۳- آگ کے نام نار: "جَهَنَّم"، "جَحِيم"

۴- جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں يد: "رِجْل"، "أُذُن"

نوٹ: استثناء کے لئے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔

عربی زبان میں صفات کا گروپ آپ کو مذکر/مؤنث کے فرق کے ساتھ ملے گا مثلاً اچھا اور اچھی، برا اور بری، اندھا اور اندھی، سب

سے بڑا اور سب سے بڑی۔

پہلی قسم کی صفات میں مؤنث بنانے کے آخری حرف کو زبردیکر گول تالیفنی ؕ کا اضافہ کر دیں مثلاً

صَالِحٌ	سے	صَالِحَةٌ
حَسَنٌ	سے	حَسَنَةٌ
مُسْلِمٌ	سے	مُسْلِمَةٌ

مشق

مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث اسماء کی نشاندہی کریں۔

الفاظ	معنی	مذکر یا مؤنث
مَسْجِدٌ	مسجد	مذکر
بَيْتٌ	گھر	مذکر
دَارٌ	گھر	مؤنث
جِدَارٌ	دیوار	مذکر
سَاعَةٌ	گھڑی	مؤنث
عَابِدَةٌ	عبادت کرنی والی	مؤنث
خَضِرَاءُ	سبز	مؤنث
حُسْنٰی	سب سے اچھی	مؤنث
زَرْقَاءُ	نیلی	مؤنث
ذِكْرٰی	نصیحت	مؤنث

﴿عدد﴾

اردو اور انگریزی میں عدد صرف دو ہیں۔ ایک کے لئے ”واحد“ اور دو یا دو سے زیادہ کے لئے ”جمع“ جبکہ

عربی میں عدد تین ہیں۔ ایک کے لئے ”واحد“ دو کے لئے ”ثنیٰ“ دو سے زیادہ کے لئے ”جمع“

(۱) واحد:

عربی زبان میں بھی اردو اور انگریزی کی طرح ایک کے لئے واحد عدد استعمال کیا جاتا ہے مثلاً قَلَمٌ (ایک قلم)

کِتَابٌ (ایک کتاب)

عربی زبان میں دو کیلئے علیحدہ سے ایک لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے مثنیٰ کہتے ہیں۔ مثنیٰ بنانے کے عمل کو تثنیہ کہا جاتا ہے۔

مثنیٰ بنانے کا طریقہ:

مثنیٰ بنانے کا طریقہ مذکور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن اعراب کے لحاظ سے مختلف ہے۔

حالت رفع میں: حالت رفع میں مثنیٰ بنانے کے لیے متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) - زبردے کر اس پر

(ii) - الف اور زیر والی نون یعنی ”ان“ کا اضافہ کر دیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ”آن“ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

کتابان	کتابین	کتاب	کتابان
قلمان	قلمین	قلم	قلمان
ولکان	ولکین	ولد	ولکان
رجلان	رجلین	رجل	رجلان
بابان	بابین	باب	بابان

اسی طرح

بنتان	بنتین	بنت	بنتان
امراتان	امراتین	امرة	امراتان
خبثان	خبثین	خبث	خبثان
خطبتان	خطبتین	خطبة	خطبتان
کلماتان	کلماتین	کلمة	کلماتان

حالت نصب اور جر میں:

حالت نصب اور حالت جر میں مثنیٰ بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے، متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) زبردے کر اس پر

(ii) ساکن ”ی“ اور زیر والی نون ”ن“ یعنی ”ین“ کا اضافہ کر دیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ”این“ کی آواز آتی ہے۔

کتابا	کتابین	(حالت نصب)
کتاب	کتابین	(حالت جر)
قَلَمًا	قَلَمَیْن	(حالت نصب)
قَلَم	قَلَمَیْن	(حالت جر)
وَلَدًا	وَلَدَیْن	(حالت نصب)
وَلَد	وَلَدَیْن	(حالت جر)
رَجُلًا	رَجُلَیْن	(حالت نصب)
رَجُل	رَجُلَیْن	(حالت جر)
غَیْنًا	غَیْنَیْن	(حالت نصب)
غَیْن	غَیْنَیْن	(حالت جر)
اِمْرَءَةً	اِمْرَءَتَیْن	(حالت نصب)
اِمْرَءَة	اِمْرَءَتَیْن	(حالت جر)
شَفَعَةً	شَفَعَتَیْن	(حالت نصب)
شَفَعَة	شَفَعَتَیْن	(حالت جر)
جَنَّةً	جَنَّتَیْن	(حالت نصب)
جَنَّة	جَنَّتَیْن	(حالت جر)

جمع:

عربی زبان میں جمع دو قسم کی ہے۔

(i) - جمع سالم (جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح و سالم موجود رہتا ہے۔ مثلاً

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ

(ii) - جمع مکسر (جمع کی وہ قسم جس میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح و سالم نہیں رہتا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً

کِتَابٌ سے کُتُبٌ

جمع سالم بنانے کا طریقہ:

جمع سالم بنانے کا طریقہ مذکور مومث دونوں میں مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ:

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ حالتِ رفع اور حالتِ نصب اور جر میں بھی مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر حالتِ رفع میں:

متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) - "پیش" دے کر

(ii) - ساکن واو اور زبر والا نون یعنی "وَن" کا اضافہ کر دیں جس سے اسم کے آخر میں "اُون" کی آواز پیدا

ہوتی ہے۔ مثلاً

مُسْلِمُونَ	ے	مُسْلِمٌ	مسلمین
مُؤْمِنُونَ	ے	مُؤْمِنٌ	مؤمنین
كَافِرُونَ	ے	كَافِرٌ	کافرین
مُنَافِقُونَ	ے	مُنَافِقٌ	منافقین
خَالِدُونَ	ے	خَالِدٌ	خالدین

جمع سالم مذکر حالتِ نصب اور جر میں:

متعلقہ واحد مذکر اسم کے آخری حرف کو

(i) - زبردے کر

(ii) - ساکن "ی" اور زبر والا نون "ن" یعنی "یْن" کا اضافہ کر دیں۔ جس سے اسم کے آخر میں "اِیْن" کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

مُسْلِمِينَ	ے	مُسْلِمًا	(حالت نصب)
مُسْلِمِينَ	ے	مُسْلِمٍ	(حالت جر)
مُؤْمِنِينَ	ے	مُؤْمِنًا	(حالت نصب)
مُؤْمِنِينَ	ے	مُؤْمِنٍ	(حالت جر)

(حالت نصب) کافراً سے کافرین

(حالت جر) کافر سے کافرین

(حالت نصب) منافقا سے منافقین

(حالت جر) منافق سے منافقین

(حالت نصب) خالدا سے خالدین

(حالت جر) خالد سے خالدین

نوٹ: جمع سالم عام طور پر اسمائے صفات کی بنتی ہے۔

جمع سالم مؤنث بنانے کا طریقہ:

جن مؤنث اسماء کے آخر میں گول "ة" آتی ہے۔ ان اسماء کی گول "ة" ہٹا کر

حالت رفع میں:

ات" لگادیں جس سے اسم کے آخر میں (آت) کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

مُسْلِمَات	سے	مُسْلِمَةٌ	مسلمات
مُؤْمِنَات	سے	مُؤْمِنَةٌ	مؤمنات
جَنَّات	سے	جَنَّةٌ	جنت
خُطَبَات	سے	خُطْبَةٌ	خطبہ

حالت نصب اور جر میں:

"ات" لگادیں جس سے اسم کے آخر میں "آب" کی آواز پیدا ہوگی مثلاً

مُسْلِمَات	سے	مُسْلِمَةٌ
مُسْلِمَات	سے	مُسْلِمَةٌ
مُؤْمِنَات	سے	مُؤْمِنَةٌ
مُؤْمِنَات	سے	مُؤْمِنَةٌ
جَنَّات	سے	جَنَّةٌ
جَنَّات	سے	جَنَّةٌ

خُطْبَةٌ سے خُطَبَات

خُطْبَةٌ سے خُطَبَات

عَابِدَةٌ سے عَابِدَات

عَابِدَةٌ سے عَابِدَات

نوٹ: جمع سالم مؤنث میں لمبی ت پر ”زبر“ نہیں آتی۔

جمع مکسر:

جمع کی وہ شکل جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم جوں کا توں موجود نہ ہو جمع مکسر کہلاتی ہے۔ مثلاً کُتُب ”سے کُتُب“ اور قَلَم ”سے اَقْلَام“ جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس کا علم صرف عربی محاورے یا لغت کے استعمال ہی سے ہوگا۔ البتہ جمع مکسر کے کچھ اوزان ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

أَفْعَالٌ = اَقْلَامٌ اصْحابٌ اَبْوَابٌ اَذْکارٌ اَشْخاصٌ

اَسْبَابٌ اَوْقاتٌ اَنْصارٌ اَعْمالٌ اَشْعارٌ
اَوْزانٌ اَمراضٌ

فَعَالٌ = جَبالٌ عِبَادٌ بَخارٌ کِرامٌ غَلاظٌ
شِدادٌ

فُعُولٌ = قُلُوبٌ نَجُومٌ بَیُوتٌ حُدُودٌ دُنُوبٌ
وُجُوہٌ اُمُورٌ نَفُوسٌ اُجُورٌ

مَفَاعِلٌ = مَساجِدُ مَدارسُ مَذاہِبُ مَنازِلُ
فُعَلَاءٌ = غُرَباءُ شُرَکاءُ شُعراءُ حُکماءُ اَمراءُ
جُهَلَاءُ

اَفْعِلَاءٌ = اَنْبیاءُ اُولِیّاءُ اَغْنِیاءُ
فَعائِلٌ = صَحائفُ صَغائِرُ کَبائِرُ خَبائِثُ

خَرائِنُ عَقائِدُ قَواعِدُ کَواکِبُ عَوامِلُ شَواهدُ
فَواعِلٌ = فَواجِشُ

﴿وسعت﴾

وسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ نکرہ اور ☆ معرفہ

نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم ”نکرہ“ شمار ہوگا جب تک اس کا معرفہ ہونا ثابت نہ ہو۔

عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہو سکتا ہے۔

1۔ اسم علم:

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلاً زید، مکہ وغیرہ

2۔ اسمائے ضمائر:

عربی زبان میں ضمائر معرفہ ہوتے ہیں یعنی وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً هُوَ، هِيَ، أَنْتَ، أَنَا اور نَحْنُ وغیرہ ضمائر کے متعلق تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

3۔ اسمائے اشارہ:

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً هَذَا، هَذِهِ، ذَٰلِكَ اور تِلْكَ وغیرہ اسمائے اشارہ کی تفصیلات ہیں ہم آگے پڑھیں گے۔

4۔ اسمائے موصولہ:

اردو کے ”جو“ اور ”جس“ وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلاً الَّذِي، الَّتِي اور الَّذِينَ وغیرہ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں۔ اسمائے موصولہ کی تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

5۔ معرف باللام:

(کسی نکرہ اسم کے شروع میں ”أل“ لگا کر معرفہ بنایا گیا) مثلاً

قَلَمٌ	ہے	الْقَلَمُ
كِتَابٌ	ہے	الْكِتَابُ
أَنْسَانٌ	ہے	الْأَنْسَانُ
مُسْلِمَاتٌ	ہے	الْمُسْلِمَاتُ

نوٹ: تنوین والے اسم پر آل داخل ہوتا ہے تو اس اسم کی تنوین ختم ہو جاتی ہے یا یوں کہیے کہ کسی اسم پر آل اور تنوین اکٹھے نہیں آسکتے۔

مثلی (مذکر۔ مؤنث) ، جمع سالم مذکر ، غیر منصرف اور مثنی اسماء پر جب آل داخل ہوتا ہے تو لفظ کی شکل میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا البتہ وہ معرف بن جاتے ہیں مثلاً

مُسْلِمَانِ	ے	اَلْمُسْلِمَانِ
بِنْتَانِ	ے	اَلْبِنْتَانِ
مُفْلِحُونَ	ے	اَلْمُفْلِحُونَ
مَسَاجِدُ	ے	اَلْمَسَاجِدُ
كُبْرَى	ے	اَلْكُبْرَى

☆ آل میں حمزہ (ا) حمزۃ الوصل کہلاتا ہے جبکہ لام کو لام تعریف کہا جاتا ہے (أل) میں (ن) کا کبھی تلفظ کیا جاتا ہے اور کبھی لام صرف لکھی رہ جاتی ہے اس کا تلفظ نہیں کہا جاتا مثلاً اَلْقَمَرُ اَلشَّمْسُ اس بات کا فیصلہ متعلقہ کلمہ اسم کے پہلے حرف سے کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حروف الصفا کی تقسیم دو طرح سے کی جاسکتی ہے

۱۔ حروف قمری

۲۔ حروف شمسی

ان کی تفصیل درج ذیل ہے

حروف شمسی

اَلتَّوَابُ	ت
اَلثَّاقِبُ	ث
اَلدُّنْيَا	د
اَلذُّكْرُ	ذ
الرَّءُوفُ	ر
الرَّكُوعُ	ز
السَّمِيعُ	س
الشُّكُورُ	ش
الصَّنَدُ	ص
الصَّارُ	ض

حروف قمری

اَلْاَوَّلُ	ا
اَلْبَاسِطُ	ب
اَلْجَبَّارُ	ج
اَلْحَكِيمُ	ح
اَلْخَالِقُ	خ
اَلْعَلِيمُ	ع
اَلْغَنِيُّ	غ
اَلْفَتْحُ	ف
اَلْقُدُّوسُ	ق
اَلْكَرِيمُ	ک

ط	الطَّيِّبُ	م	النَّبِيَّكَ
ظ	الظَّاهِرُ	و	الْوَهَّابُ
ل	اللَّطِيفُ	ه	الْهَادِي
ن	النُّورُ	ی	الْيَقِينُ

☆ اَل جب کسی غیر منصرف اسم پر داخل ہوتا ہے تو غیر منصرف اسم حالت ج میں کسرہ یعنی ذریعہ قبول کر لیتا ہے مثلاً

رفع	نصب	ج
مَسَاجِدُ	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدُ
الْمَسَاجِدُ	الْمَسَاجِدُ	الْمَسَاجِدُ

☆ اَل کسی معرفہ اسم پر داخل نہیں ہوگا اِلا یہ کہ اہل زبان داخل کریں

الرُّومُ . اَلْعَبَّاسُ

عربی کا "اَل" انگریزی کے آرٹیکل "The" کے مشابہ ہے، A Cow سے مراد کوئی گائے ہے اور جس طرح انگریزی میں The Cow سے مراد کوئی مخصوص گائے ہو سکتی ہے یا گائے کی پوری جنس بھی، اسی طرح عربی میں اَلانسان سے مراد کوئی متعین انسان بھی ہو سکتا ہے اور نسل انسانی بھی۔

نکرہ اور معرفہ میں فرق کرنے کے لیے اردو میں نکرہ کے ساتھ ایک / کوئی / کچھ / کا اضافہ کریں مثلاً

کتاب " ایک یا کوئی کتاب
اَلکِتَاب کتاب

۶۔ مضاف الی المعرفة:

کوئی نکرہ اسم جب کسی معرفہ اسم کے ساتھ متعلق ہو جائے تو اب وہ نکرہ نہیں رہتا بلکہ معرفہ شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً زید کی کتاب اور اُس کی کتاب میں کتاب معرفہ ہے کیونکہ اسے معرفہ اسماء یعنی اسم علم "زید" اور اسم ضمیر یا اسم اشارہ "اُس" کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے۔

۷۔ مُنَادٰی (جس کو پکارا جائے):

کسی نکرہ اسم کو بلانے یا آواز دینے پر وہ نکرہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اے لڑکے ، اے بھائی وغیرہ۔

﴿ مرکبات ﴾

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو ”مفرد“ کہتے ہیں مفرد جب مفرد سے ملتا ہے تو مرکب بنتا ہے یعنی

$$\text{مفرد} + \text{مفرد} = \text{مرکب}$$

مرکب دو طرح کے ہوتے ہیں

(۱) مرکب ناقص

(۲) مرکب تام

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری نہ ہو مرکب ناقص کہلاتا ہے مثلاً اچھا لڑکا، لڑکے کی کتاب

یہ کتاب اور کتاب میں وغیرہ

مرکب تام:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مثلاً کتاب پکڑ، لڑکا نیک ہے اور یہ

کتاب ہے وغیرہ، مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

عربی زبان میں اسم سے شروع ہونے والے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جبکہ فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔

مرکب ناقص کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چار درج ذیل ہیں

۱۔ مرکب توصیفی

۲۔ مرکب اشاری

۳۔ مرکب اضافی

۴۔ مرکب جازی

﴿مرکب اشاری﴾

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ”یہ“ اور ”وہ“ اور انگریزی میں This اور That وغیرہ عربی زبان میں ایسے الفاظ کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے اشارہ ”الیہ“ کہا جاتا ہے اسم اشارہ اور اشارہ ”الیہ“ مل کر مرکب اشاری بناتے ہیں مثلاً یہ کتاب، وہ کرسی، یہ لڑکے، اور وہ لڑکیاں وغیرہ اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی میں بھی قریب اور دور کا فرق کر کے اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد کے لیے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے اشارہ درج ذیل ہیں

اسمائے اشارہ

واحد	مثنیٰ		جمع
	قرب	بعید	
مذکر	هَذَا	هَذَانِ	هَؤُلَاءِ
مؤنث	هَذِهِ	هَٰئَاتَيْنِ	هَٰؤُلَاءِ
مذکر	ذَلِكَ	ذَٰلِكَ	أُولَٰئِكَ
مؤنث	تِلْكَ	تَٰئِكَ	تَٰئِكَ

☆ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

☆ واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مثنیٰ ہیں۔

☆ سادہ ترین مرکب اشاری میں اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور اشارہ ”الیہ“ بعد میں۔

☆ مرکب اشاری میں بھی مرکب توصیفی کی طرح مطابقت ضروری ہے البتہ اسم اشارہ اشارہ ”الیہ“ کے مطابق استعمال ہوتا ہے

☆ اشارہ ”الیہ“ اگر مرکز جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ واحد مؤنث بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ کتاب وہ لڑکی
اسم اشارہ اسم اشارہ
مشارہ ”الیہ“ مشارہ ”الیہ“
هَذَا تِلْكَ

عربی میں ترجمہ کریں۔

- | | |
|---------------------|---------------------|
| ۱۔ یہ آدمی | ۲۔ وہ لڑکا |
| ۳۔ یہ دو معلم | ۴۔ وہ دو معلمات |
| ۵۔ یہ لڑکے | ۶۔ وہ عورتیں |
| ۷۔ یہ پنکھا | ۸۔ وہ گاڑی |
| ۹۔ یہ کتابیں | ۱۰۔ وہ رسائل |
| ۱۱۔ یہ شہر | ۱۲۔ وہ نیک لڑکا |
| ۱۳۔ وہ اونچے پہاڑ | ۱۴۔ یہ اسن والا شہر |
| ۱۵۔ یہ دنیاوی زندگی | |

﴿مرکب اضافی﴾

کم از کم دو اسم کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے مرکب اضافی کہلاتا ہے مثلاً لڑکے کی کتاب جس اسم کو نسبت دی جائے اسے مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ مضاف الیہ کہلاتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں ”کتاب“ مضاف ہے جبکہ ”لڑکا“ مضاف الیہ ہے۔

اردو زبان کے برعکس عربی زبان میں ”مضاف“ پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، لہذا ترجمہ کرتے ہوئے اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ:

مرکب اضافی کے دونوں اجزاء مضاف اور مضاف الیہ پر قواعد کے اطلاق سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مضاف کے قواعد:

(۱) مضاف پر آل داخل نہیں ہوتا

(۲) مضاف کا اعراب ہلکا ہوتا ہے

اسم کا اعراب ہلکا کرنے کا طریقہ:

اسماء کی وہ Categories جن پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم کر دیں مثلاً

حالت جزم میں	حالت نصب میں	حالت رفع
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٌ
جَنَّةٌ	جَنَّةٌ	جَنَّةٌ
مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ

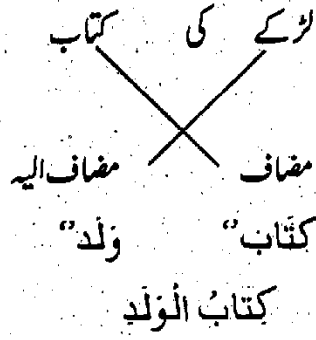
مثنی (مذکر اور مؤنث) اور جمع سالم مذکر اسماء کے آخر میں آنے والا نون ہٹا دیں مثلاً

حالت نصب اور حالت جزم میں	حالت رفع میں
مُؤْمِنِينَ	مُؤْمِنَانِ
اِيتِيْنِ	اِيتَانِ
مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمُوْنَ

مضاف الیہ کے قواعد:

مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے

مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد کے اطلاق کے بعد مطلوبہ مرکب اضافی



نوٹ: مرکب اضافی کی ترکیب کے معرّفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرّفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اوروے عربی میں ترجمہ کرتے وقت مرکب اضافی کی نکرہ یا معرّفہ ترکیب کا فیصلہ اردو ترکیب کے ساتھ لگے ہوئے الفاظ ایک، کوئی یا کچھ سے ہوگا۔ اردو ترکیب میں اگر ان الفاظ میں سے کوئی لفظ موجود ہے تو مرکب اضافی نکرہ بنائیں گے ورنہ معرّفہ

عربی میں ترجمہ کریں

اللہ کا گھر	نماز کا قائم کرنے والا	مدینہ کے مسلمان	مسلمانوں کا گھر
اللہ کی کتاب	رمضان کا مہینہ	مکہ کے مشرک	مومنوں کی ہستی
اللہ کا رسول	فجر کی نماز	اسرائیل کے بیٹے	تمام جہانوں کا رب
اللہ کا عذاب	غیب کا جاننے والا	آدم کے بیٹے	آسمانوں کے دروازے
اللہ کی نعمت	کسی عمل کرنے والے کا عمل	اللہ کی نشانیاں	آسمانوں کا نور
اللہ کا دین	کسی راستہ کا عبور کرنے والا	رحمن کے بندے	زمین کا نور
اللہ کا خوف	مومن کا قید خانہ/جیل	لوط کے بھائی	آسمانوں اور زمین کا نور
اللہ کا فضل	کافر کی جنت	مسجد کے دروازے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت
اللہ کی نشانی	مومن کی معراج	دین کا ستون	آسمانوں اور زمین کے خزانے
یوسف کے بھائی	اللہ کا بندہ	مریض کی عیادت	اللہ کی مدد
اللہ کے دور رسول	دو لڑکوں کی کتاب	مسلمانوں کے بھائی	مسجدوں کے دروازے
الرحمن کا بندہ	لڑکے کی دو کتابیں	دو کافروں کا قاتل	منافقوں کی نشانیاں
السیح کا بندہ	مسجد کے دو دروازے	دو بھائیوں کا گھر	سلامتی کا گھر
قیامت کا دن	جیل کے دو ساتھی	آخرت کا گھر	قدر کی رات

موت کا ذکر	جمعہ کا دن	منافق کی دو نشانیاں	احسان کا بدلہ
آخرت کی کھیتی	قرآن کی تلاوت	شہر کے دو چور	آخرت کا عذاب
ایوب کا صبر	موسیٰ کی قوم	محمود کا گھر	مسجد کا دروازہ
			جہنم کی آگ

پچیدہ مرکب اضافی:

ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں مثلاً حامد کے گھر کا دروازہ۔

مندرجہ بالا مرکب اضافی درحقیقت دو مرکبات اضافی کا مجموعہ ہے

(۱) حامد کا گھر

(۲) گھر کا دروازہ

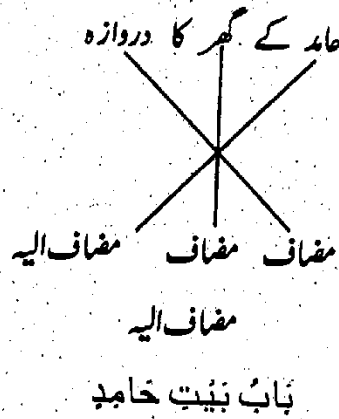
پہلے مرکب اضافی میں ”گھر“ مضاف ہے اور ”حامد“ مضاف الیہ جبکہ دوسرے مرکب اضافی میں ”دروازہ“ مضاف ہے اور ”گھر“ مضاف الیہ ان دونوں مرکبات میں مشترک ”گھر“ ہے جو پہلی ترکیب میں مضاف ہے اور دوسری ترکیب میں مضاف الیہ جبکہ ”حامد“ اور ”دروازہ“ بالترتیب مضاف الیہ اور مضاف ہیں۔

ان دونوں مرکبات کو ملا کر جب ہم نے ایک مرکب بنایا تو ”حامد“ اور ”دروازہ“ تو مضاف الیہ اور مضاف ہی رہے

جبکہ ”گھر“ مضاف اور مضاف الیہ دونوں حیثیتیں اختیار کر گیا۔

ایسے مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بڑا آسان ہے پہلے ہر اسم کی حیثیت معین کر لیں پھر اسکی حیثیت کے مطابق قواعد

کا اطلاق کر دیں۔



عربی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) اللہ کے رسول کی دعا
- (۲) اللہ کے فضل کی علامت
- (۳) موت کی یاد کی کثرت

- (۴) بدلے کے دن کا مالک
- (۵) اللہ کے رسول کی اطاعت
- (۶) ابولہب کے دونوں ہاتھ
- (۷) آدم کے بیٹے کے دونوں قدم
- (۸) اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا
- (۹) زید کے گھر کے کمرے کی چابی
- (۱۰) مدینہ کے مسلمانوں کے گھر

نوٹ:- غیر منصرف اسماء جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ کی مساجد کے دروازے

أَبْوَابُ مَسَاجِدِ اللَّهِ

مرکب اضافی میں ضمائر کا استعمال:

کسی اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں مثلاً مرکب اضافی زید کی کتاب میں اسم زید کی جگہ اگر میں ضمیر استعمال کروں تو مرکب بنے گا اُس کی کتاب اسی طرح ”تمہاری کتاب“ اور ”میری کتاب“ میں استعمال ہونے والے الفاظ ”تمہاری“ اور ”میری“ بھی ضمائر ہیں آپ اپنے کسی دوست سے مخاطب ہیں کہ میں حامد کے گھر جا رہا تھا۔ وہ اور اس کا دوست راستے ہی میں مجھے مل گئے وہیں سے ہم تمہارے گھر آ گئے۔ مندرجہ بالا جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ ”میں، وہ، اس، مجھے، ہم تمہارے“ ضمائر ہیں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی ترکیب یا جملے میں اسم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیے اس کے بارے میں وسعت، جنس، عدد اور اعراب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ضمائر بھی چونکہ اسم ہیں لہذا ضمائر کے بارے میں بھی ہمیں یہ چاروں پہلو معلوم ہونے چاہئیں۔ ضمائر کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ معرفہ ہیں باقی تین پہلوؤں کو جاننے کے لیے اگر ہم درج ذیل دو چارٹ یاد کر لیں تو ضمائر کو استعمال کرنا ہمارے لیے آسان ہو جائے گا (انشاء اللہ)۔ کسی ترکیب یا جملے میں ہمیں جس ضمیر کی ضرورت پڑے گی ہم ان دو چارٹس میں سے متعلقہ ضمیر استعمال کریں گے۔

ضمائر حالت رفع میں

جمع	مثنیٰ	واحد		
ہُمْ	هُمَا	هُوَ	مذکر	غائب
هِنَّ	هُمَا	هِيَ	مؤنث	3rd Person
أَنْتُمْ	أَنْتُمَا	أَنْتَ	مذکر	حاضر
أَنْتُنَّ	أَنْتُمَا	أَنْتِ	مؤنث	2nd Person
نَحْنُ	نَحْنُ	أَنَا	مذکر	مؤکلم
			مؤنث	1st Person

ضمائر حالت نصب اور جر میں

جمع	مثنیٰ	واحد		
ہُمْ	هُمَا	هُ	مذکر	غائب
هِنَّ	هُمَا	هَا	مؤنث	3rd Person
کُمْ	کُمَا	أَنْتَ	مذکر	حاضر
کُنَّ	کُمَا	أَنْتِ	مؤنث	2nd Person
نَا	نَا	أَنَا	مذکر	مؤکلم
			مؤنث	1st Person

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر کو یاد کرنے کے لئے ہر ضمیر کے ساتھ لفظ ”attached“ کا استعمال کریں کیونکہ یہ ضمائر زیادہ تر الفاظ کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

مركب اضافی میں ضمائر چونکہ مضاف الیہ کے طور پر آتے ہیں اور مضاف الیہ حالت جر میں ہوتا ہے لہذا مرکب اضافی میں حالت جر والے ضمائر استعمال ہونگے مثلاً

زید کی کتاب	اُس کی کتاب
کتاب زید	کتابہ
اُن (دو مذکر) کی کتاب	کتابھُمَا
اِن (سب مذکر) کی کتاب	کتابھُم
اُس (ایک مؤنث) کی کتاب	کتابہَا
اِن (دو مؤنث) کی کتاب	کتابھُمَا
اِن (سب مؤنث) کی کتاب	کتابھُنَّ
تیری (ایک مذکر کی) کتاب	کتابُکَ
تمہاری (دو مذکر کی) کتاب	کتابُکُمَا
تمہاری (سب مذکر کی) کتاب	کتابُکُم
تیری (مؤنث کی) کتاب	کتابُکِ
تمہاری (دو مؤنث کی) کتاب	کتابُکُمَا
تمہاری (سب مؤنث کی) کتاب	کتابُکُنَّ
میری (ایک مذکر/مؤنث کی) کتاب	کتابِی
ہماری (دو/سب/مذکر/مؤنث کی) کتاب	کتابِنَا

واحد مذکر غائب کی ضمیر یعنی ”وہ“:

واحد مذکر غائب کی ضمیر کو لکھنے اور پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں اس کا عام اصول یہ ہے کہ اس ضمیر سے پہلے اگر

☆	پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش آتا ہے جیسے	کتابہ، کتابہ
☆	زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے جیسے	کتابہ
☆	یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے	کتابیہ
☆	کوئی اور حرف ساکن ہو یا الف ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے	کتابا، منہ

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر ھما، ھم اور ھن کو بھی تبدیلی کے ساتھ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ انکا اصول ہے کہ اگر ان ضمائر سے پہلے

- زیر آجائے یا

- یائے ساکن آجائے

تو انھیں بالترتیب ھما، ھم اور ھن لکھا اور پڑھا جاتا ہے مثلاً

بھما	بھم	بھن
عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِنَّ

واحد متکلم کی ضمیر یعنی ”ی“:

واحد متکلم کی ضمیر کو یائے متکلم کہا جاتا ہے اس ضمیر کے متعلق بھی چند اہم باتیں نوٹ کرنے والی ہیں۔

☆ یائے متکلم اپنے ماقبل زیر demand کرتی ہے اسم اس کی یہ demand پوری کرتا لہذا جب بھی مرکب اضافی میں یائے متکلم استعمال ہو تو مرکب اضافی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیئے ہوتا ہے

حالت رفع کتاب + ی = کتابی

حالت نصب کتاب + ی = کتابی

حالت جر کتاب + ی = کتابی

☆ یائے متکلم کی طرف جب مثنیٰ (مذکر مؤنث) اور جمع سالم (مذکر) مضاف ہو کر آتے ہیں تو یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

حالت رفع کتابا + ی = کتابائی

حالت نصب کتابی + ی = کتابائی

حالت جر کتابی + ی = کتابائی

☆ یائے متکلم سے پہلے اگر الف آجائے تو بھی یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

عصائی (میری لاشی)

☆ یائے متکلم کو آگے ملائیں تو بھی اس پر زبر آتی ہے مثلاً

رَبِّی اللہ (میرا رب اللہ ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ اُس کا رسول
- ۲۔ اُس کا بندہ
- ۳۔ اُس کی حمد
- ۴۔ ان دو کا گھر
- ۵۔ اس کے دونوں ہاتھ
- ۶۔ اُن سب کے اعمال
- ۷۔ تمہارا دین
- ۸۔ تمہارا حال
- ۹۔ تم دو کا رب
- ۱۰۔ تم سب کا دین
- ۱۱۔ ان سب کا گھر
- ۱۲۔ ہمارا اعمال نامہ
- ۱۳۔ میری قیامت
- ۱۴۔ میری حیات
- ۱۵۔ میری موت (میرا مرنا)
- ۱۶۔ میرا حکم
- ۱۷۔ میری اطاعت
- ۱۸۔ میری نافرمانی
- ۱۹۔ ہمارا رب
- ۲۰۔ تم سب (مؤنث) کے صدقات
- ۲۱۔ تم سب کی مائیں

مرکب اضافی میں صفت کا استعمال:

بعض مرکب اضافی ایسے ہوتے ہیں جن میں صفت استعمال ہوتی ہے صفت مضاف کی بھی ہو سکتی ہے، مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کی بھی مثلاً

- (مضاف کی صفت) - اللہ کا باعزت رسول
 - (مضاف الیہ کی صفت) - باعزت اللہ کا رسول
 - (مضاف، مضاف الیہ دونوں کی صفات) - باعزت اللہ کا باعزت رسول
- ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی کا ترجمہ کر لیں اب اس کے آگے صفت لگائیں جو اسم کے چاروں پہلوں کی لحاظ سے اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

(۱) اللہ کا باعزت رسول

رَسُولُ اللَّهِ الْكَرِيمُ

یہاں الْكَرِيمُ مضاف رَسُوْل کی صفت ہے جو اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے موصوف کے مطابق ہے۔

(۲) باعزت اللہ کا رسول

رَسُولُ اللَّهِ الْكَرِيمِ

یہاں الْكَرِيمِ مضاف الیہ اللہ کی صفت ہے اور اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

(۳) باعزت اللہ کا باعزت رسول

رَسُولُ اللَّهِ الْكَرِيمِ الْكَرِيمِ

ایسی تراکیب میں پہلے صفت اُس اسم کی آئے گی جو قریب ہوگا اور وہ مضاف الیہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ استاد کا نیک شاگرد

۲۔ محنتی استاد کا شاگرد

۳۔ اللہ کی عظیم نعمت

۴۔ عظیم اللہ کی نعمت

۵۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ

۶۔ نیک مومنوں کے دل

۷۔ محنتی استانی کا نیک شاگرد

مرکب اضافی میں اشارہ کا استعمال:

بعض مرتبہ مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ کی طرح اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً

لڑکے کی یہ کتاب (مضاف کی طرف اشارہ)

اس لڑکے کی کتاب (مضاف الیہ کی طرف اشارہ)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اشارہ مضاف کی طرف ہے یا مضاف الیہ کی طرف پھر

☆ اگر اشارہ مضاف کی طرف ہو تو مرکب اضافی کے آخر میں لگا دیں

☆ اگر اشارہ مضاف الیہ کی طرف ہو تو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لگا دیں

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشار' الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔

لڑکے کی یہ کتاب اس لڑکے کی کتاب

کتاب الولد هذا الولد

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اس سکول کا لڑکا

۲۔ سکول کی یہ لڑکی

۳۔ اس گھر کا رب

۴۔ میری یہ قمیض (قمیص)

۵۔ میرے استاد کی یہ گاڑی (سٹیارة)

۶۔ تمہارا یہ بھائی

۷۔ لڑکے کی وہ سائیکل (دراجة)

۸۔ نیک معلمہ کا یہ لڑکا

۹۔ میرے بھائی کا وہ گھر

۱۰۔ شہر کی یہ مساجد

﴿مرکب جاڑی﴾

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کو حالت جر میں لے جاتے ہیں انہیں حروف جاڑہ کہتے ہیں۔ جو اسم حالت جر میں ہوا سے مجرور کہتے ہیں۔ جاڑ اور مجرور ملکر مرکب جاڑی بناتے ہیں۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے حروف جاڑہ کی تعداد ۷ ہے ہم ان میں سے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے حروف کا مطالعہ کریں گے جو درجہ ذیل ہیں۔

(۱) **ب:** یہ حرف اردو میں ”کے ساتھ“ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ)

بِالْقَلَمِ . بِنَضْرِ اللَّهِ . بِإِذْنِ اللَّهِ . بِسْمِ اللَّهِ . بِاسْمِ رَبِّكَ . بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ .
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

(۲) **ت:** (قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ مخصوص ہے) تَاللَّهِ (اللہ کی قسم)

(۳) **و:** (یہ بھی قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے) وَاللَّهِ (اللہ کی قسم)

وَالشَّمْسِ . وَالْقَمَرِ . وَالنَّهَارِ . وَاللَّيْلِ . وَالسَّمَاءِ . وَالْأَرْضِ . وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ .
وَالطَّارِقِ . وَالْغَضْرِ . وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ . وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ . وَرَبِّي

(۴) **ك:** (کی طرح۔ کی مانند۔ کے جیسا۔ like) كَالْقَمَرِ (چاند کی طرح۔ چاند جیسا)

كَالْجَمَارِ . كَالْجَبَالِ . كَالْجَبَارَةِ . كَالْأَنْعَامِ . كَالْمُجْرِمِينَ . كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ .
كَغَضَبِ مَا كُوِّلَ . كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ . كَالْعِهْنِ الْمَنْقُوشِ . كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ .

(۵) **فِي:** (میں In) فِي النَّبِيِّتِ (گھر میں)

فِي الْمَسْجِدِ . فِي الْكِتَابِ . فِي الْغُرْفَةِ . فِي الْجَنَّةِ . فِي جَهَنَّمَ . فِي اللَّيْلِ . فِي النَّهَارِ

فِي الْأَرْضِ . فِي السَّمَوَاتِ . فِي الْقُرْآنِ . فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ . فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

فِي دِينِ اللَّهِ . فِي أَمَانِ اللَّهِ . فِي رَحْمَتِهِ . فِي أَمْوَالِكُمْ . فِي الصُّحُفِ الْأُولَى .

فِي لَوْحٍ مَّخْفُوظٍ . فِي صُدُورِ النَّاسِ . فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ .

(۶) **مِنْ اور عَنْ:** (From) مِنْ مَكَّةَ (مکہ سے)

مِنْ الْمَدِينَةِ . مِنَ النَّبِيِّتِ . مِنَ الْمَسْجِدِ . مِنَ السَّمَاءِ . مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ . مِنْ شَرِّ النَّفَثَاتِ . مِنْ شَرِّ خَاسِدٍ .

نوٹ: مِنْ کے نون ساکن کو آگے ملانے کے لیے زبردی جاتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . عَنْ الْفُحْشَاءِ . عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ .

(۸) **إلى:** (تک۔ کی طرف To, towards) إلى جنب (کسی پہاڑ کی طرف)
 إلى البیت۔ إلى السوق۔ إلى الأبل۔ إلى السماء۔ إلى الجبال۔ إلى الأرض۔
 إلى المسجد الأقصى۔ إلى ذکر الله۔

(۹) **على:** (پر On - At) على الكرسي (کرسی پر)

على العرش۔ على العالمين۔ على قلوبهم۔ على سمعهم۔ على ابصارهم۔
 (۱۰) **حتى:** (تک Till) حتى حين (ایک مقرر وقت تک)
 حتى مطلع الفجر۔

(۱۱) **ل (لام جارہ):** (کے لئے For) لزيد (زید کے لیے)

لولد۔ لبشر۔ لرجل۔

نوٹ: لام جارہ جب معرف باللام اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کا ہمرہ الوصل لکھنے میں بھی نہیں آتا۔

للولد۔ للرجل۔ للذكر۔ للمتقين۔ للكافرين۔ لا مريد الله۔

نوٹ: لام جارہ ملکیت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت اُسے لام تملیک یعنی مالک بنانے والی لام کہتے ہیں مثلاً

لله ملك السموات والأرض اور

لله خزائن السموات والأرض

میں اللہ کا ترجمہ ”اللہ کا“ کرنا زیادہ مناسب ہے

کچھ حروف جارہ ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں چونکہ حروف جارہ اسم کو تہ دیتے ہیں لہذا ان کے ساتھ جو ضمائر استعمال ہو گئے وہ حالت جروالے ہو گئے۔ حروف جارہ کا ضمائر کے ساتھ استعمال درج ذیل ہے

جمع	مثنیٰ	واحد		
بہم	بہما	بہ	مذکر	غائب
			مؤنث	3rd Person
بکم	بکما	بک	مذکر	حاضر
			مؤنث	2nd Person
بکن	بکنا	بئی	مذکر	مؤکلم
			مؤنث	1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد		
مَنْهُمْ	مَنْهُمَا	مَنْهُ	مذكر	غائب 3rd Person
مَنْهُنَّ	مَنْهُمَا	مَنْهَا	مؤنث	
مِنْكُمْ	مِنْكُمَا	مِنْكَ	مذكر	حاضر 2nd Person
مِنْكُنَّ	مِنْكُمَا	مِنْكِ	مؤنث	
مِنَّا		مِنِّي	مذكر	متكلم 1st Person
			مؤنث	

نوٹ: حروف جار عن کو مین پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

جمع	مثنیٰ	واحد		
			مذكر	غائب 3rd Person
			مؤنث	
			مذكر	حاضر 2nd Person
			مؤنث	
			مذكر	متكلم 1st Person
			مؤنث	

جمع	مثنیٰ	واحد		
الْيَهُم	الْيَهُمَا	الْيَهُ	مذكر	غائب 3rd Person
الْيَهُنَّ	الْيَهُمَا	الْيَهُا	مؤنث	
الْيَكُم	الْيَكُنَا	الْيَك	مذكر	حاضر 2nd Person
الْيَكُنَّ	الْيَكُنَا	الْيَك	مؤنث	
الْيَنَا		الْيَی	مذكر	مستقيم 1st Person
			مؤنث	

نوٹ: حروف جار علی کو الی پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

جمع	مثنیٰ	واحد		
			مذكر	غائب 3rd Person
			مؤنث	
			مذكر	حاضر 2nd Person
			مؤنث	
			مذكر	مستقيم 1st Person
			مؤنث	

جمع	مثنى	واحد		
فِيهِمْ	فِيهِمَا	فِيهِ	مذكر	غائب 3rd Person
			مؤنث	
فِيَهُنَّ	فِيَهُمَا	فِيَكُنَّ	مذكر	حاضر 2nd Person
			مؤنث	
فِيَكُنَّ	فِيَكُنَّ	فِيَكُنَّ	مذكر	مؤنث 1st Person
			مؤنث	

جمع	مثنى	واحد		
لَهُمْ	لَهُمَا	لَهُ	مذكر	غائب 3rd Person
			مؤنث	
لَكُمْ	لَكُمَا	لَكَ	مذكر	حاضر 2nd Person
			مؤنث	
لَنَا		لِي	مذكر	مستقيم 1st Person
			مؤنث	

لام جارہ اور ضمائر:

لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم کے
عربی زبان میں کسی اسم، فعل، حرف پر زور دینے کے لیے ایک زبر والا لام استعمال کیا جاتا ہے جیسے لام تاکید کہتے ہیں لام تاکید اسم کی
اعرابی حالت کو تبدیل نہیں کرتا۔

(اسم کے ساتھ)	لَزَيْدٌ . لَكُنُودٌ . لَشَدِيدٌ
(فعل کے ساتھ)	لَيَنْصُرُنَّ . لَتَسْنُلَنَّ . لَتَكُونَنَّ
(حرف کے ساتھ)	لَفِي

ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے والے لام جارہ اور لام تاکید کی پہچان:

ہم پڑھ آئے ہیں کہ لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم جبکہ لام تاکید ہوتا ہی زبر والا ہے
تو ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے پر لام جارہ اور لام تاکید کا فرق کس طرح ہوگا؟
اس سوال کا جواب نہایت آسان ہے۔

زبر والے لام کے ساتھ اگر حالت رفع والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام تاکید ہے اور اگر جر والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام جارہ ہے مثلاً

لَهُو	نِ	+	هُوَ	=	لام تاکید
لَهُ	نِ	+	هُ	=	لام جارہ
لَهِی	نِ	+	هِيَ	=	لام تاکید
لَهَا	نِ	+	هَا	=	لام جارہ

﴿ مرکب تام ﴾

تام کے معنی ہیں ”مکمل“

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس میں بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جس جملے کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں جملہ فعل کے بغیر بھی بن جاتا ہے اور چونکہ ہم نے ابھی تک صرف اسم پڑھا ہے لہذا ہم اسماء کے مرکب سے ہی جملہ بنائیں گے۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء معلوم کرنے کے لیے درج ذیل جملے پر غور کریں۔

لڑکا نیک ہے

جملہ پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے دو اجزاء ہیں ایک لڑکا جس سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور جسکے متعلق بات کہی

جاری ہے جبکہ دوسرا جزو ہے ”نیک ہے“ یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔

انگریزی گرامر میں انہیں بالترتیب Subject اور Predicate کہتے ہیں۔

عربی میں جسکے متعلق بات کہی جائے اسے مبتداء کہتے ہیں اور جو بات کہی جائے اسے خبر کہتے ہیں، عربی کے جملہ اسمیہ میں

عام طور پر مبتداء پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں۔ عربی میں ہے، ہوں یا ہیں کے لیے الفاظ موجودہ نہیں ہیں۔ الفاظ کو ایک خاص ترکیب میں لانے سے یہ مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کر لیں پھر مبتداء اور خبر کے قواعد لاگو کرتے ہوئے جملہ کو مکمل کریں۔

مبتداء اور خبر کے قواعد:

☆ وسعت کے لحاظ سے مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے

☆ اعراب کے لحاظ سے مبتداء اور خبر دونوں حالت رفع میں ہوتے ہیں

☆ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتداء کے مطابق ہوتی ہے

مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ”لڑکا نیک ہے“ کا ترجمہ کریں

لڑکا / نیک ہے

مبتداء خبر

أَلْوَلَدُ صَالِحٌ

☆ طریقہ کار زمین میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اس طرح ہوگا

- ۱۔ لڑکی نیک ہے الْبَنْتُ صَالِحَةٌ
- ۲۔ دولہ کے نیک ہیں الْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
- ۳۔ دولہاکیاں نیک ہیں الْبَنَتَانِ صَالِحَتَانِ
- ۴۔ لڑکے نیک ہیں الْوَلَدَانِ صَالِحُونَ
- ۵۔ لڑکیاں نیک ہیں الْبَنَاتُ صَالِحَاتُ
- ۶۔ قلم نئے ہیں الْأَقْلَامُ جَدِيدَةٌ
- ۷۔ کتابیں پرانی ہیں الْكُتُبُ قَدِيمَةٌ

نوٹ: مبتداء جب غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی خبر عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ اللہ رحم کرنے والا ہے
- ۲۔ محمد رسول ہیں
- ۳۔ قرآن حق ہے
- ۴۔ مسجد وسیع ہے
- ۵۔ کمرہ بڑا ہے
- ۶۔ زمین وسیع ہے
- ۷۔ دولہ کے بچے ہیں
- ۸۔ منافق جھوٹے ہیں
- ۹۔ دولہاکیاں محنتی ہیں
- ۱۰۔ عورتیں نیک ہیں

☆ ضمائر اور اسمائے اشارہ چونکہ معرفہ ہوتے ہیں لہذا وہ بھی مبتداء بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

- ۱۔ وہ نیک ہے
- ۲۔ وہ دونوں سچے ہیں
- ۳۔ وہ (سب) برابر ہیں
- ۴۔ وہ معلقہ ہے
- ۵۔ وہ دونوں (مؤنث) مخفی ہیں
- ۶۔ وہ (سب مؤنث) عبادت گزار ہیں
- ۷۔ تم یوسف ہو
- ۸۔ تم (سب) مسلمان ہو
- ۹۔ تو فاطمہ ہے
- ۱۰۔ میں مخفی ہوں
- ۱۱۔ ہم مومن ہیں
- ۱۲۔ یہ قلم ہے
- ۱۳۔ وہ کرسی ہے
- ۱۴۔ یہ دونوں جادوگر ہیں
- ۱۵۔ وہ دونوں ذہین ہیں
- ۱۶۔ وہ قلاح پانے والے ہیں
- ۱۷۔ یہ پنکھا ہے
- ۱۸۔ وہ جھوٹی ہیں
- ۱۹۔ یہ دونوں (مؤنث) مخفی ہیں
- ۲۰۔ وہ جادوگر ہیں

﴿جملہ اسمیہ میں مرکبات کا استعمال﴾

اب تک ہم نے جملہ اسمیہ کی جتنی بھی مثالیں کیں ان سب میں مبتداء اور خبر مفرد تھے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات جملہ اسمیہ میں کبھی مبتداء مرکب ہوتا ہے اور کبھی خبر اور کبھی دونوں ہی مرکب ہوتے ہیں مثلاً

لبا آدی نیک ہے مبتداء مرکب (توصیلی)
 قرآن اللہ کا کلام ہے خبر مرکب (اضافی)
 رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے مبتداء مرکب (اضافی) خبر مرکب (اضافی)
 مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے یعنی پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کریں پھر مبتداء اور خبر کے متعلق یہ معلوم کریں کہ آیا وہ مفرد ہیں یا مرکب اگر مرکب ہیں تو کونسا مرکب پھر ترجمہ کر لیں۔

(۱) لبا آدی / نیک ہے

مبتداء خبر

مرکب (توصیلی) مفرد

الرَّجُلُ الطَّيِّبُ ضَالِحٌ

(۲) قرآن / اللہ کا کلام ہے

مبتداء خبر

مفرد مرکب (اضافی)

الْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ

(۳) رسول کی اطاعت / اللہ کی اطاعت ہے

مبتداء خبر

إِطَاعَةُ الرَّسُولِ إِطَاعَةُ اللَّهِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید نیک لڑکا ہے

۲۔ حامد کا بھائی سچا ہے

۳۔ محمد اللہ کے رسول ہیں

۴۔ جھوٹا آدی موجود ہے

۵۔ اللہ کی مدد قریب ہے

- ۶۔ اللہ متقیوں کا ولی ہے
 - ۷۔ نماز دین کا ستون ہے
 - ۸۔ نماز مومن کی معراج ہے
 - ۹۔ دنیا کا سامان قلیل ہے
 - ۱۰۔ دعا عبادت کا مغز ہے
 - ۱۱۔ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے
 - ۱۲۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے
 - ۱۳۔ روزہ ایک ڈھال ہے
 - ۱۴۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے
 - ۱۵۔ اللہ بدلے کا دن کا مالک ہے
 - ۱۶۔ اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے
 - ۱۷۔ یہ کتاب نئی ہے
 - ۱۸۔ حامد کا یہ قلم پرانا ہے
 - ۱۹۔ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں
 - ۲۰۔ وہ چنگھا پرانا ہے
 - ۲۱۔ یہ زید کے لڑکے ہیں
 - ۲۲۔ یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں
 - ۲۳۔ حامد اور زید نیک ہیں
 - ۲۴۔ فاطمہ اور زید نیک ہیں
- نوٹ: مبتداء اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔

درج ذیل پیرا گراف کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ ہمارا رب ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے۔ محمد ہمارے نبی ہیں۔ وہ عبد اللہ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ اور زینب ان کی بیٹیاں ہیں۔ ابو بکر اور عمر آپ ﷺ کے سر ہیں۔ عثمان ابو علی آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

﴿جملہ اسمیہ میں متعلق خبر﴾

بعض اوقات جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کے علاوہ ایک تیسرا جزو ہوتا ہے جیسے متعلق خبر کہا جاتا ہے مثلاً آدمی گھر میں موجود ہے مذکورہ جملے میں ”آدمی“ مبتدا ”موجود ہے“ خبر اور ”گھر میں“ متعلق خبر ہے عربی میں ترتیب کے لحاظ سے متعلق خبر عموماً خبر کے بعد ہی آتا ہے۔

الرَّجُلُ مُوجُودٌ فِي الْبَيْتِ

علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

نوٹ: بعض مرتبہ متعلق خبر کو خبر سے پہلے لے آتے ہیں مثلاً

اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

۲۔ یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

۳۔ مرد و عورتوں پر قوام ہیں۔

۴۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۔ احسان کی روش اختیار کرنے والا خیر سے قریب ہوتا ہے اور شر سے دور ہوتا ہے۔

☆ بعض مرتبہ جملہ اسمیہ میں خبر موجود نہیں ہوتی اس صورت میں متعلق خبر اسکی جگہ لے لیتا ہے اسی صورت میں متعلق خبر کو قائم مقام خبر یا صرف خبر کہتے ہیں۔

آدمی گھر میں ہے

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں

جنت متقیوں کے لئے ہے

جہنم کافروں کے لئے ہے

حیاء ایمان میں سے ہے

انسان خسارے میں ہے

میرا گھر مسجد کے سامنے ہے

الرَّجُلُ فِي الْبَيْتِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ

الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

الْإِنْسَانُ فِي خُسْرٍ

بَيْتِي أَمَامَ الْمَسْجِدِ

☆ بعض مرتبہ قائم مقام خبر کو مبتداء سے مقدم کر دیا جاتا ہے جس سے جملے میں ایک طرح کی تاکید پیدا ہو جاتی ہے مثلاً
 لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے
 لِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں
 اَلِیْنٰ مَرْجِعُکُمْ تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے

نوٹ: جار مجرور اور ظرف جملہ اسپیہ میں خبر تو بن سکتے ہیں لیکن مبتداء نہیں عربی زبان میں کوئی جملہ جار مجرور یا ظرف سے شروع ہو رہا ہو تو اسکے بعد آنے والا اسم (خواہ وہ مفرد ہو یا مرکب) مبتداء ہوتا ہے اگرچہ نکرہ ہو

☆ مبتداء کو نکرہ لانے کے لیے یہ اسلوب اختیار کیا جاتا ہے اور اُسے مؤخر کر دیا جاتا ہے مثلاً

فِی الْبَیْتِ رَجُلٌ (گھر میں ایک آدمی ہے)
 مَعَ الْعُسْرِ یُسْرٌ (تنگی کے ساتھ آسانی ہے)
 فِی الْجَسَدِ مُضْغَةٌ (جسم میں ایک لوتھڑا ہے)

فِی قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

عَلٰی قُلُوْبِهِمْ غِشَاوَةٌ

فِی الصَّلٰحِ خَیْرٌ

اَمَامَ الْمَسْجِدِ شَجَرَةٌ

فِی الْفَسَادِ شَرٌّ

فِی حَیَاةِ الرَّسُوْلِ اُسُوَةٌ

لِیْ اَخٍ

فِی بَیْتِیْ حَیْقَةٌ

فِی عُرْفَتِیْ مَرْوَحَةٌ جَبِیْلَةٌ

﴿جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنا﴾

جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے عموماً جملے کے شروع میں لفظ ”اِنَّ“ کا اضافہ کرتے ہیں جس کے معنی ”بے شک یاقیناً“ ہیں جملہ اسمیہ پر جب ”اِنَّ“ داخل ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ میں ایک اعرابی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ جملہ اسمیہ کا مبتدا حالت نصب میں چلا جاتا ہے مثلاً

زید نیک ہے زید ”صالح“

بیشک زید نیک ہے اِنَّ زیداً صالح“

جملہ اسمیہ پر ”اِنَّ“ کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا ”اِنَّ کا اسم“ اور خبر ”اِنَّ کی خبر“ کہلاتی ہے مندرجہ ذیل جملوں پر ”اِنَّ“ داخل کر کے ترجمہ کریں

- | | |
|--|--|
| ۱۔ اَللّٰهُ غَفُوْرٌ | ۲۔ الرَّجُلَانِ صَالِحَانِ |
| ۳۔ الْمُعْلِمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ | ۴۔ الْبَنَتَانِ صَادِقَتَانِ |
| ۵۔ الْبَنَاتُ مُؤْمِنَاتٌ | ۶۔ هُوَ صَادِقٌ |
| ۷۔ هُمْ كَاذِبُوْنَ | ۸۔ هِيَ مُجْتَهِدَةٌ |
| ۹۔ اَنْتَ اَمِيْنٌ | ۱۰۔ اَنْتَ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ |
| ۱۱۔ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ | ۱۲۔ اَنَا مُسْلِمٌ |
| ۱۳۔ نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ | ۱۴۔ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ |
| ۱۵۔ لِيْ جَارَانِ | ۱۶۔ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايْ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ |
| ۱۷۔ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ | رَبِّ الْعَالَمِيْنَ |
| ۱۸۔ خَيْرُ الْخَبِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ | ۱۹۔ كِتَابِيْ جَدِيْدٌ |
| ۲۰۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ | |

عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ علم نافع ہے
- ۲۔ یقیناً علم نافع ہے
- ۳۔ اللہ کی مدد قریب ہے
- ۴۔ بیشک اللہ کی مدد قریب ہے
- ۵۔ تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
- ۶۔ یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
- ۷۔ یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے
- ۸۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے
- ۹۔ یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں
- ۱۰۔ یقیناً وہ نیک ہے
- ۱۱۔ بے شک تم ذہین ہو
- ۱۲۔ یقیناً ہم اللہ کے ہیں
- ۱۳۔ میں اللہ کا بندہ ہوں
- ۱۴۔ یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں
- ۱۵۔ یقیناً یہ دونوں جادوگر ہیں

☆ اِنَّ كِي خَبر پر لام تاكيد داخل كرنے سے جملہ ميں مزيد تاكيد پيدا ہو جاتى ہے

الشَّرْكُ ظُلْمٌ عَظِيمٌ

اِنَّ الشَّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيمٌ

اِنَّ الشَّرْكَ لظُلْمٌ عَظِيمٌ

مندرجہ ذیل جملوں پر اِنَّ اور لام تاكيد كا استعمال كريں

۱۔ بَطَشُ رَبِّكَ شَدِيدٌ

۲۔ الْمُنَافِقُونَ كَاذِبُونَ

۳۔ اَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۔ اَنْتَ رَسُولُهُ

۵۔ الْإِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ

۶۔ الْأَبْرَارُ فِيْ نَعِيمٍ

۷۔ الْفُجَّارُ فِيْ جَحِيمٍ

۸۔ الْإِنْسَانُ لِرَبِّهِ كَنُودٌ

۹۔ هُوَ عَلَى ذَلِكَ شَهِيدٌ

۱۰۔ هُوَ لِحَبِّ الْخَيْرِ شَدِيدٌ

۱۱۔ رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيرٌ

۱۲۔ هَذَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى

﴿حروف مشبہ بالفعل﴾

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں جبکہ خبر اپنی اصلی حالت میں ہی رہتی ہے۔ انھیں حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں، ان میں سے ایک حرف ”اِنَّ“ کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں لہذا باقی حروف کے عمل کو سمجھنے میں ہمیں مشکل نہیں ہوگی۔

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) اِنَّ (بے شک۔ یقیناً)

اس کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

(۲) اَنْ (بے شک۔ یقیناً)

اِنَّ عام طور پر جملے کے شروع میں آتا ہے جبکہ اَنْ جملے کے درمیان میں

☆ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ

(۳) كَاَنَّ (گویا کہ)

یہ حروف تشبیہ کی لئے استعمال ہوتا ہے، حرف جار ”ك“ کے مقابلے میں اسکی تشبیہ قوی تر ہوتی ہے۔

كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

كَاَنَّ الْوَلَدُ قَمَرٌ (گویا کہ بچہ چاند ہے)

(۴) لَكِنَّ (لیکن)

عام طور پر دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے

☆ بے شک قرآن واضح ہے لیکن کافر جاہل ہیں

اِنَّ (الْقُرْآنَ بَیِّنٌ) لَكِنَّ (الْكَافِرُونَ جَاهِلُونَ)

اِنَّ الْقُرْآنَ بَیِّنٌ لَكِنَّ الْكَافِرِينَ جَاهِلُونَ

☆ زید عالم ہے لیکن اسکا بیٹا جاہل ہے

زَيْدٌ عَالِمٌ لَكِنَّ ابْنَهُ جَاهِلٌ

☆ آدمی امیر ہے لیکن (وہ) بخیل ہے

الرَّجُلُ غَنِیٌّ لَكِنَّهُ بَخِیْلٌ

☆ لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے لیکن انکی اکثریت غافل ہے

وَقْتُ حِسَابِ النَّاسِ قَرِیْبٌ لَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ غَافِلُونَ

(۵) لَيْتَ (کاش)

تمنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

☆ کاش اسلام غالب ہو

لَيْتَ الْإِسْلَامُ غَالِبٌ

☆ کاش صحت دائمی ہوتی

لَيْتَ الصَّحَّةُ دَائِمَةً

☆ کاش اس کا باپ زندہ ہوتا

لَيْتَ أَبَاهُ حَيٌّ

(۶) لَعَلَّ (شاید تاکہ)

امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے اندیشے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

☆ شاید زید سچا ہو

لَعَلَّ زَيْدًا صَادِقٌ

☆ شاید زید بیمار ہو

لَعَلَّ زَيْدًا مَرِيضٌ

نوٹ: یاد رہے حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں اور اب جملہ اسمیہ کا مبتدا ان

حروف کا اسم اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔

اگر ان حروف کے ساتھ ”نما“ زائدہ لگ جائے تو وہ ان حروف کا اثر ختم کر دیتی ہے یعنی ان کا عمل روک دیتی ہے یہ

مَا كَا فَہ کہلاتی ہے یعنی عمل روک دینے والی نما۔

یہ ”نما“ ان حروف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہے جیسے

إِنَّمَا - أَنَّمَا - لَيِّنَمَا - وغيرہ۔

﴿ إِنَّمَا الْآغْمَانُ بِالْبَيِّنَاتِ ﴾

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ﴾

﴿ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴾

﴿ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ ﴾

﴿ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ﴾

﴿ إِنَّمَا هَذِهِ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ﴾

﴿جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر کا مفہوم پیدا کرنا﴾

- جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر یعنی ”ہی“ کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے
- ☆ مبتدا اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر لائیں جو مبتدا کے مطابق ہو۔
- ☆ خبر کو معرفہ بنادیں (اگر معرفہ نہ ہو) مثلاً

- (۱) **اللَّهُ غَفُورٌ**
(i) اللَّهُ هُوَ غَفُورٌ
(ii) اللَّهُ هُوَ الْغَفُورُ (اللہ ہی بخشنے والا ہے)

- (۲) **الْقُرْآنُ حَقٌّ**
(i) الْقُرْآنُ هُوَ حَقٌّ
(ii) الْقُرْآنُ هُوَ الْحَقُّ (قرآن ہی حق ہے)

درج ذیل جملوں میں حصر کا مفہوم پیدا کریں

(۱) أُولَئِكَ مُفْلِحُونَ

(۲) الْكَافِرُونَ ظَالِمُونَ

(۳) أَصْحَابُ الْجَنَّةِ فَايزُونَ

(۴) هَذَا كِتَابُكَ

(۵) الْآخِرَةُ دَارُ الْقَرَارِ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

(۲) یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے

(۳) یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے

(۴) یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں

(۵) یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں

(۶) (اللہ نے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں

مندرجہ ذیل جملے میں حصر کا مفہوم پیدا کر کے اِنّ اور لام تاکید کا اضافہ کریں

الْأُخْرَى الْآخِرَةُ حَيَوَانٌ (آخری گھر (آخرت کا گھر) زندگی ہے)

﴿جملہ اسمیہ کو منفی بنانا﴾

جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے اس کے شروع میں زیادہ تر ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کا اضافہ کرتے ہیں ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے مثلاً

زَیْدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے)

مَا / لَیْسَ (زَیْدٌ صَالِحٌ)

مَا زَیْدٌ صَالِحًا _____ زید نیک نہیں ہے

لَیْسَ زَیْدٌ صَالِحًا _____ زید نیک نہیں ہے

الرَّجُلُ طَوِيلٌ (آدمی لمبا ہے)

لَیْسَ الرَّجُلُ طَوِيلًا (آدمی لمبا نہیں ہے)

هَذَا بَشَرٌ (یہ بشر ہے)

مَا هَذَا بَشَرًا (یہ بشر نہیں ہے)

عربی سیکھنے کی اس Stage پر ”لَیْسَ“ کا استعمال صرف اس وقت کریں جب متبدا

☆ واحد مذکر ہو

☆ ضمیر نہ ہو

جملہ اسمیہ پر ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا اور خبر بالترتیب ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کا اسم اور خبر کہلاتے ہیں۔

”ما“ یا ”لَیْسَ“ کی خبر پر حرف جار ”بِ“ کے داخل ہونے سے خبر حالت جر میں چلی جاتی ہے اور منفی جملے میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

مَا اللّٰهُ غَافِلٌ (اللہ غافل نہیں ہے)

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ (اللہ ہرگز غافل نہیں ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) لڑکا محنتی نہیں ہے
- (۲) لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے
- (۳) وہ ہرگز مومن نہیں ہے
- (۴) دو لڑکیاں سچی نہیں ہیں
- (۵) لڑکے نیک نہیں ہیں
- (۶) وہ (اشارہ) ہرگز مومن نہیں ہیں
- (۷) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں
- (۸) تم ہرگز مجنوں نہیں ہو
- (۹) عورتیں جھوٹی نہیں ہیں
- (۱۰) طالبات حاضر نہیں ہیں

جملہ اسمیہ پر حرف ”لا“ داخل کرنے سے بھی نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور ”لا“ بھی وہی عمل کرتا ہے جو ”ما“ اور ”لیسن“ کرتے ہیں لیکن ”ما“ اور ”لا“ کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ ”لا“ کا اسم ہمیشہ مکرہ ہوتا ہے

لا وَلَدٌ صَالِحًا (کوئی لڑکا نیک نہیں ہے)

لَا رَجُلٌ مُّجْتَهِدًا (کوئی آدمی محنتی نہیں ہے)

﴿لَا نَفِیْ جِنْسٍ﴾

اگر لا کے بعد کوئی تکرر اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں نظر آئے تو اس اسم کی پوری جنس کی نفی ہو جاتی ہے یہ لا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔ اردو میں اس لا کا ترجمہ درج ذیل انداز میں کیا جاسکتا ہے۔

- (۱) کوئی _____ ہی نہیں
- (۲) کسی قسم کا _____ ہے ہی نہیں
- (۳) کوئی بھی _____ نہیں
- ﴿ لَا رَيْبَ فِيْهِ ﴾
- ﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ﴾
- ﴿ لَا خَالِقَ إِلَّا اللَّهُ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ ﴾
- ﴿ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾
- ﴿ لَا أَكْرَاهُ فِي الذِّينِ ﴾
- ﴿ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ﴾
- ﴿ لَا مُضِلَّ لَهُ ﴾
- ﴿ لَا هَادِيَ لَهُ ﴾
- ﴿ لَا يَسْهَلُ ﴾

جملے میں زور پیدا کرنے کا ایک اور انداز:

ہم کہتے ہیں عبادت کے لائق اللہ ہے تو یہ ایک سادہ سی خبر ہے، لیکن جب ہم کہتے ہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے تو یہ خبر تو وہی رہتی ہے مگر بات کا لہجہ بدل جاتا ہے، عربی زبان میں یہ اسلوب درج ذیل طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔

- (۱) مَا _____ إِلَّا _____
- (۲) لَا _____ إِلَّا _____
- (۳) اِنْ _____ اِلَّا _____

- ﴿ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ﴾
- ﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ﴾
- ﴿ اِنْ هَذَا إِلَّا ذِكْرٌ ﴾

﴿حروفِ ندا﴾

ندا کے معنی ہیں ”بلانا یا پکارنا“ ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً اردو میں ”اے لڑکے“ اور ”ارے بھائی“

کسی کو پکارنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں انہیں حروفِ ندا کہتے ہیں اور جسکو پکارا جائے وہ منادی کہلاتا ہے جیسے ”اے لڑکے“ میں ”اے“ حرفِ ندا ہے اور ”لڑکا“ منادی۔ عربی میں پکارنے کے لیے زیادہ تر حرف ”یا“ استعمال ہوتا ہے۔

حرفِ ندا یا کے استعمال کی مختلف صورتیں:

(۱) منادی اگر مفرد لفظ ہو جیسے زید، نار، مریم، ابراہیم، موسیٰ تو جن اسماء پر تین آتی ہے انکی تین ختم ہو جاتی ہے۔

یا + زید = یا زید (اے زید)
یا + نار = یا نار (اے آگ)
یا + مریم = یا مریم (اے مریم)
یا + ابراہیم = یا ابراہیم (اے ابراہیم)
یا + موسیٰ = یا موسیٰ (اے موسیٰ)

(۲) منادی اگر معرف بالام ہو جیسے ”الرَّجُلُ“، ”الْبِنْتُ“ تو مَر کے لیے حرفِ ندا اور منادی کے درمیان ”اِیُّهَا“ اور مؤنث کے لیے ”اَیَّتِهَا“ کا اضافہ کرتے ہیں۔

مؤنث	مذكر
یا + اَلْبِنْتُ = یا اَیَّتِهَا الْبِنْتُ	یا + الرَّجُلُ = یا اَیُّهَا الرَّجُلُ
یا + الطِّفْلَةُ = یا اَیَّتِهَا الطِّفْلَةُ	یا + النَّبِيُّ = یا اَیُّهَا النَّبِيُّ
یا + النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ = یا اَیَّتِهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	یا + الْاِنْسَانُ = یا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ

(۳) منادی اگر مرکب اضافی ہو جیسے عَبْدُ اللَّهِ، أُخْتُ هُرُون، تو حرفِ ندا مضاف کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔

یا + عَبْدُ اللَّهِ = یا عَبْدُ اللَّهِ
یا + أُخْتُ هُرُون = یا أُخْتُ هُرُون
یا + رَبُّنَا = یا رَبُّنَا

نوٹ: عربی میں میم مشدد (مّ) بھی حرف ندا ہے لیکن

☆ منادی کے بعد آتا ہے

☆ صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (اسلام سے پہلے بھی اور آج بھی)

اللّٰهُ + مّ = اللّٰهُمّ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب

۲۔ اے جیل کے دوست تھیو

۳۔ اے میری قوم

۴۔ اے میرے بیٹو

۵۔ اے اسرائیل کے بیٹو

﴿جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانا﴾

سوال دو طرح کے ہوتے ہیں

☆ جن کا جواب ہاں یا ناں میں دیا جاسکے مثلاً ”کیا یہ قلم ہے“

☆ جن کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو مثلاً ”یہ کیا ہے“

پہلی قسم کے سوالوں کے لئے جملہ اسمیہ کے شروع میں ”ا“ یا ”هَلْ“ لگا دیں ”ا“ یا ”هَلْ“ کو حروف استفہام کہتے ہیں حروف استفہام کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

ایا هَلْ / زَيْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے)

هَلِ الرَّجُلُ صَالِحٌ (کیا آدمی نیک ہے)

نوٹ: معرف باللام اسماء پر فی الحال ”ا“ کی بجائے ”هَلْ“ لگائیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) کیا زید نیک ہے؟

(۲) ہاں وہ نیک ہے

(۳) کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟

(۴) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟

(۵) کیا حامد زید کا لڑکا ہے؟

سوالات کی وہ قسم جس کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو ان کے لئے اسمائے استفہام استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اسمائے استفہام

۱۔ مَا (کیا What)

مَا هَذَا (یہ کیا ہے)

مَا اسْمُكَ (تیرا نام کیا ہے)

۲۔ مَنْ (کون Who)

مَنْ أَنْتَ (تو کون ہے)

مَنْ رَبُّكَ (تیرا رب کون ہے)

۳۔ کَیْفَ (کیا How)

کَیْفَ اَنْتَ (تو کیسا ہے)
کَیْفَ خَالِکَ (تیرا حال کیسا ہے)

۴۔ اَیْنِ (کہاں Where)

اَیْنِ اَخُوکَ (تیرا بھائی کہاں ہے)
اَیْنِ الْمَقَرُّ (فرار کی جگہ کہاں ہے)

۵۔ ۶۔ مَتٰی (کب When)

مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ (اللہ کی مدد کب آئے گی)
مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ (یہ وعدہ کب پورا ہوگا)
اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ (قیامت کا دن کب آئے گا)

۷۔ اَنِّی (کہاں سے، کیونکر Where from)

اَنِّی لَکَ هٰذَا (یہ تیرے لیے کہاں سے آیا؟)
اَنِّی لَہُمْ الذِّکْرٰی (ان کے لیے نصیحت کہاں؟)

۸۔ اَیُّ (کونسا Which)

اَیُّ شَیْءٍ (کوئی چیز)
اَیُّ الْفَرِیقَیْنِ (دو فریقوں میں سے کونسا)
اَیُّکُمْ (تم میں سے کون)

۹۔ کَمَ (کتنا، بہترے How many, How much)

دو طرح سے استعمال ہوتا ہے

(۱) کَمَ استفہامیہ:

جسکے بعد والا اسم واحد، مکررہ اور حالت نصب میں ہوتا ہے۔

کَمَ کِتَابًا عِنْدَکَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)
کَمَ سَنَۃً عُمُرُکَ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)

جسکے بعد والا اسم حالت جر میں ہوتا ہے اور اس سے پہلے عام طور پر حرف جار "مِنْ" ہوتا ہے۔

وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ
كَمْ تَرَكُوا مِنْ خِثْثٍ وَعُيُونٍ
كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ

اسمائے استفہام کے شروع میں حروف جارہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروف جارہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔

۱۔ لِي + مَا = لِيَمَا يَلِمَ (کیوں۔ کس لیے)

لِمَ أَنْتَ جَالِسٌ "فِي الْبَيْتِ"
لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

۲۔ فَي + مَا = فَيَمَا (کس چیز میں)

فَيَمَا أَنْتَ مَشْغُولٌ

۳۔ مِنْ + مَا = مِمَّا (کس چیز سے)

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۴۔ عَنْ + مَا = عَمَّا (کس چیز کی نسبت سے)

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

۵۔ لِي + مَن = لِمَن (کس کے لیے)

لِمَن هَذَا الْكِتَابُ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

۶۔ مِنْ أَيْنَ (کہاں سے)

مِنْ أَيْنَ أَنْتَ

۷۔ إِلَى أَيْنَ (کہاں کو)

إِلَى أَيْنَ أَنْتَ ذَاهِبٌ

(کب تک)

۸۔ اِلٰی مَتٰی

اِلٰی مَتٰی اَنْتَ رَاجِعٌ

(کتنے میں)

۹۔ بِکُمْ

بِکُمْ هٰذِهِ الْبَقْرَةُ

اسمائے موصولہ

اردو میں جو کام ”ج“ سے شروع ہونے والے الفاظ جو/ جس/ جہاں/ جوں وغیرہ جیسے الفاظ سے لیا جاتا ہے انگریزی اور عربی میں یہ کام دو طرح سے لیا جاتا ہے۔
انگریزی میں:

(۱) That اور Those کے اسمائے اشارہ کو استعمال کر کے جیسے

All that glitters is not Gold

Interrogative Nouns (۲) کو جملے کے درمیان میں لا کر

God helps those who help themselves

The book which i have read is very useful.

عربی میں:

(۱) اسمائے استفہام کے استعمال سے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعَبِيدَ

نوٹ: (زیادہ تر ”ما“ اور ”مَنْ“ استعمال ہوتے ہیں)

(۲) اور عربی زبان میں علیحدہ سے اسمائے موصولہ بھی وضع کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں

واحد	مثنیٰ		جمع
	مذكر	مؤنث	
الَّذِي	الَّذَانِ	الَّذَيْنِ	الَّذِينَ
الَّتِي	الَّتَانِ	الَّتَيْنِ	
			الْبَلَاءِ

اسمائے موصولہ کے متعلق ضروری باتیں:

☆ اسمائے موصولہ مثنیٰ ہیں سوائے مثنیٰ کے

☆ اسم موصول چونکہ مبہم ہوتا ہے اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے

اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے اس کے بعد ایک جملہ (یا مرکب) لایا جاتا ہے جسے ”صلہ“ کہتے ہیں اسم موصول اور صلہ مل کر جملے کا حصہ بنتے ہیں۔

الرَّجُلُ الَّذِي عِنْدَكَ كَاذِبٌ

(وہ شخص جو تیرے پاس ہے جھوٹا ہے)

اس جملے میں ”الَّذِي“ اسم موصول اور ”عِنْدَكَ“ اس کا صلہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے

۲۔ وہ لڑکی جو محلہ کے سامنے ہے ذہین ہے

۳۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں

۴۔ وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے

۵۔ وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں

میرا گھر

یہ میرا گھر ہے۔ میرا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ اس میں ایک باغ ہے۔ میرا گھر وسیع ہے۔
 یہ میرا کمرہ ہے۔ اس میں ایک بڑا پنکھا ہے۔ یہ میرا پتنگ، یہ میری کرسی اور یہ میری میز ہے۔ میری
 کتابیں میز پر ہیں۔ میرے کمرے میں ایک خوبصورت گھڑی ہے۔ میرا ایک بھائی ہے۔ اس کا نام
 اسامہ ہے۔ میری ایک بہن ہے۔ اس کا نام نہنب ہے۔ یہ میرے بھائی کا کمرہ اور وہ میری بہن کا
 کمرہ ہے۔ میرے بھائی کا کمرہ بڑا اور میری بہن کا کمرہ چھوٹا ہے۔ میرے بھائی کا کمرہ میرے
 کمرے کے سامنے اور میری بہن کا کمرہ کچن کے سامنے ہے۔ میرے والدین اس بڑے کمرے
 میں ہیں۔ ہم سب مطمئن ہیں۔

سامنے	آمام	کچن	مطمئن	بہن	اُخت
باغ	حدیثہ	مطمئن	مطمئن	بڑا	کبوتر
پتنگ	ستریز	خوبصورت	جھیل	چھوٹا	صغیر
میز	مکتب	پنکھا	مرزخہ		
گھڑی	ساعة	بھائی	آخ		

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل - ۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

(حصہ دوئم)

مرب: عامر سمیل

﴿فعل﴾

کلمہ کی وہ قسم جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو کسی زمانے میں ظاہر کرے اسے فعل کہتے ہیں۔ زمانے تین ہیں، ماضی، حال اور مستقبل۔ ہم جانتے ہیں کہ اردو اور انگریزی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں۔

- ۱۔ فعل ماضی Past Tense (جس میں کسی کام کے گزرے ہوئے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)
- ۲۔ فعل حال Present Tense (جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)
- ۳۔ فعل مستقبل Future Tense (جس میں کسی کام کے آنے والے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

عربی زبان میں ان تین زمانوں کے لیے دو فعل استعمال ہوتے ہیں

- ۱۔ فعل ماضی (زمانہ ماضی کے لیے)
 - ۲۔ فعل مضارع (زمانہ حال اور مستقبل کے لیے)
- فعل کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن میں واضح کر لیں۔

مادہ اور وزن کا مفہوم:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس کے ۹۹ فیصد الفاظ ایسے ہیں جن کی بنیاد کسی نہ کسی تین حروف پر ہوتی ہے۔ ان تین حروف کو ”مادہ“ کہا جاتا ہے۔ دوسری اہم چیز عربی زبان میں استعمال ہونے والی مختلف ”Dies“ ہیں جن میں سے ہر ”Die“ ایک خاص مفہوم رکھتی ہے۔ ان ”Dies“ کو وزن کہا جاتا ہے۔

فاء، عین اور لام تین حروف کو ”Standard“ مان کر مادہ اور وزن کا ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے۔

مختلف مادوں کو مختلف ”Dies“ میں ڈالنے کے بعد جو الفاظ بنتے ہیں۔ ان الفاظ کے معنی میں مادہ اور وزن دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے مثلاً ”ك ت ب“ تین حروف پر مشتمل ایک مادہ ہے جو لکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور (ا۔ ا۔ ا۔) ایک ”Die“ ہے جو کام کرنے والے کا مفہوم دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جب ”ك ت ب“ مادے کو اس ”Die“ میں ڈالا جائے گا تو لفظ بنے گا۔ کاتب جس کے معنی ہونگے ”لکھنے والا“

اسی طرح (م۔ و۔ و۔) ایک ”Die“ ہے جس میں ”جس پر کام ہوا ہو“ کا مفہوم ہوتا ہے۔

جب ”ك ت ب“ مادے کو اس ”Die“ میں ڈالیں گے تو لفظ بنے گا ”مکتوب“ جس کے معنی ہونگے ”لکھا ہوا“

وزن	وزن	مادہ
م م م و	ا ا ا	ع ب د
م م م و	ا ا ا	س ج د
م م م و	ا ا ا	ع ل م
م م م و	ا ا ا	ظ ل م
م م م و	ا ا ا	ح م د
م م م و	ا ا ا	ق ت ل

- ☆ عربی زبان میں مادے اور وزن کے نظام کو سمجھ لینے سے افعال کے استعمال کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔
- ☆ عربی زبان میں ۹۹ فیصد افعال ایسے ہیں جن کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انہیں ثلاثی کہتے ہیں۔
- ☆ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ صیغہ کہلاتے ہیں۔
- ☆ کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہوتی ہے۔
- ☆ ضمائر تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) غائب کے ضمائر (۲) حاضر کے ضمائر (۳) متکلم کے ضمائر
- ☆ ضمیر کے مطابق فعل کے صیغہ بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں جبکہ عربی میں اسے فعل کی تصریف کہا جاتا ہے۔
- ☆ اردو میں فعل کی گردان بعض افعال میں مذکر اور مؤنث کے فرق کے ساتھ ہوتی ہے

مثلاً

وہ گئی	وہ گئے
تم گئیں	تم گئے
ہم گئیں	ہم گئے

- ☆ جبکہ بعض افعال میں مذکر اور مؤنث یکساں رہتا ہے

مثلاً

اُس نے مارا	انھوں نے مارا
تو نے مارا	تم نے مارا
میں نے مارا	ہم نے مارا

☆ اردو کے برعکس انگریزی میں گردان متکلم سے شروع ہو کر غائب پر ختم ہوتی ہے

I Went We Went مثلاً

You Went

He Went They Went

☆ اردو اور انگریزی کی گردان کے ہر صیغے میں فعل کے ساتھ ایک ضمیر بھی لانی پڑتی ہے جبکہ عربی میں صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں متعلقہ ضمیر چھپی ہوئی تصور کی جاتی ہے اور اسے صیغے کی بناوٹ سے سمجھا جاسکتا ہے۔

﴿فعل ماضی اور جملہ فعلیہ﴾

وہ فعل جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعل ماضی کی گردان

جمع	مثنیٰ	واحد		
فَعَلُوا	فَعَلَا	فَعَلَ	مذکر	غائب
فَعَلْنَ	فَعَلَتَا	فَعَلَتْ	مؤنث	3rd Person
فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتَ	مذکر	حاضر
فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
فَعَلْنَا		فَعَلْتُ	مذکر	مؤکلم
		مؤنث		1st Person

مندرجہ بالا گردان کے ہر صیغے کا اردو میں ترجمہ کچھ اس طرح ہوگا

فَعَلَ	اُس (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلَا	اُن (دو مذکر) نے کیا
فَعَلُوا	اُن (سب مذکر) نے کیا
فَعَلَتْ	اُس (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلَتَا	اُن (دو مؤنث) نے کیا
فَعَلْنَ	اُن (سب مؤنث) نے کیا
فَعَلْتَ	تو (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمْ	تم (سب مذکر) نے کیا
فَعَلْتِ	تو (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مؤنث) نے کیا

تم (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَ

میں (مذکر/مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُ

ہم (دو یا سب مذکر/مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَا

مادے اور وزن کے نظام کے سمجھ لینے کے بعد آپ کے سامنے فعل ماضی کا ایک وزن ”فَعَلَ“ آیا۔ اب ہم فعل ماضی کے دو اور اوزان ”فَعِلَ“ اور ”فَعُلَ“ کی گردان کریں گے۔ آپ نوٹ کریں گے کہ ان تینوں گردانوں میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔

غائب	مذکر	واحد	مثنیٰ	جمع
3rd Person	مؤنث	فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوا
حاضر	مذکر	فَعِلْتُ	فَعِلْتَا	فَعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
متکلم	مذکر	فَعِلْتُ		فَعِلْنَا
1st Person	مؤنث			

غائب	مذکر	واحد	مثنیٰ	جمع
3rd Person	مؤنث	فَعُلَ	فَعُلَا	فَعُلُوا
حاضر	مذکر	فَعُلْتُ	فَعُلْتَا	فَعُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعُلْتِ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُنَّ
متکلم	مذکر	فَعُلْتُ		فَعُلْنَا
1st Person	مؤنث			

عربی زبان میں کونسا مادہ فعل ماضی کے کس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ آپ کو لغت اور محاورے سے معلوم ہوگا۔ اب ہم تینوں اوزان پر آنے والے مختلف افعال کی پریکٹس کرتے ہیں۔ جو تین فہرستوں میں دیے گئے ہیں۔ ان تین فہرستوں میں موجود مواد کو ہم نے بنیاد بنا کر بہت سے نتائج نکالنے ہیں لہذا ان فہرستوں کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے اور یاد کرنا ہے۔

۱۔ فَعَلَ

۱۔ خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا
۲۔ جَعَلَ	اُس نے بنایا
۳۔ غَفَرَ	اُس نے بخشا
۴۔ صَبَرَ	اُس نے صبر کیا
۵۔ فَتَحَ	اُس نے کھولا
۶۔ عَبَدَ	اُس نے عبادت کی
۷۔ رَفَعَ	اُس نے بلند کیا
۸۔ حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا
۹۔ غَفَلَ	وہ غافل ہوا
۱۰۔ عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا
۱۱۔ سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا
۱۲۔ جَلَسَ	وہ بیٹھا
۱۳۔ ضَرَبَ	اُس نے مارا
۱۴۔ دَخَلَ	وہ داخل ہوا
۱۵۔ خَرَجَ	وہ نکلا
۱۶۔ ذَهَبَ	وہ گیا
۱۷۔ رَزَقَ	اُس نے عطا کیا
۱۸۔ ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا
۱۹۔ نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا
۲۰۔ رَجَعَ	وہ لوٹا
۲۱۔ بَلَغَ	وہ پہنچا

۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اتر ا
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا

۲۔ فَعِلَ

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا
۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سنا
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا
۱۱۔	رَجَمَ	اُس نے رحم کیا
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا
۱۵۔	مَرَضَ	وہ بیمار ہوا

۳۔ فَعْلٌ

- ۱۔ قَرُبَ وہ قریب ہوا
- ۲۔ بَعُدَ وہ دور ہوا
- ۳۔ كَرُمَ وہ باعزت ہوا
- ۴۔ ثَقُلَ وہ بھاری ہوا
- ۵۔ ضَعُفَ وہ کمزور ہوا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہم نے ماضی کے جو تین اوزان پڑھے ہیں ان کی گردان میں استعمال ہونے والا ہر صیغہ ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے اور ہر صیغے میں ایک فاعل ضمیر کی صورت میں موجود ہے اور چھپا ہوا ہے۔ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے لہذا ہر صیغے میں چھپی ہوئی ضمیر بھی حالت رفع والی ضمیر ہوگی یعنی

عَبَدَ	میں	هُوَ
خَرَجَا	میں	هُمَا
سَجَدُوا	میں	هُمْ
شَرِبْتُ	میں	هِيَ
دَخَلْنَا	میں	هُمَا
ذَهَبْنَا	میں	هُنَّ
خَلَقْتُ	میں	أَنْتَ
مَرَضْتُمَا	میں	أَنْتُمَا
جَلَسْتُم	میں	أَنْتُمْ
ضَجَكْتُ	میں	أَنْتَ
فَرَحْتُمَا	میں	أَنْتُمَا
صَدَقْتُنَّ	میں	أَنْتُنَّ
قَرُبْتُ	میں	أَنَا
نَصَرْنَا	میں	نَحْنُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اسم ظاہر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور ہم نے پڑھ لیا ہے کہ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے

زید داخل ہوا	دَخَلَ زَيْدٌ
اللہ نے پیدا کیا	خَلَقَ اللَّهُ
ابراہیم نے مدد کی	نَصَرَ اِبْرَاهِيْمُ
ایوب نے صبر کیا	صَبَرَ اَيُّوبُ
موسیٰ نکلے	خَرَجَ مُوسٰى

جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ:

جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا چاہے فاعل واحد ہو مثنیٰ ہو یا جمع ہو

کسی معلم نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمٌ
(کوئی سے) دو معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمَانِ
(کچھ) معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمُونَ

البتہ جنس کا لحاظ رکھا جائے گا	
(کسی) معلمہ نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ
(کوئی سی) دو معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ
(کچھ) معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ

فاعل اگر غیر عاقل (مذکر/ مؤنث) کی جمع کسر ہو تو فعل مؤنث آئے گا	
اُونٹ گئے	ذَهَبَتِ الْجَمَالُ
اُونٹیاں گئیں	ذَهَبَتِ النُّوُثُ

مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مذکر یا مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے

(۱)	فاعل اگر عاقل (مذکر یا مؤنث) کی جمع کسر ہو	
مرد داخل ہوئے	دَخَلَ الرَّجَالُ	یا
عورتیں داخل ہوئیں	دَخَلَتِ النِّسَاءُ	یا
	دَخَلَتِ الرَّجَالُ	
	دَخَلَتِ النِّسَاءُ	

(۲) فاعل اگر اسم جمع (Collective Noun) ہو

قوم غالب ہوئی غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ

(۳) فاعل اگر غیر حقیقی مؤنث ہو

سورج طلوع ہوا طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ

(۴) فاعل اگر چہ حقیقی مؤنث ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو

فاطمہ نے آج پڑھا قَرَأَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ یا قَرَأَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ زید گیا
- ۲۔ حامد نے مدد کی
- ۳۔ کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی
- ۴۔ مسلمانوں نے سجدہ کیا
- ۵۔ تم نے ظلم کیا
- ۶۔ عودتیں کامیاب ہوئیں
- ۷۔ تم دونوں نے صبر کیا
- ۸۔ ہم نے شکر کیا
- ۹۔ معلمات بیٹھیں
- ۱۰۔ اللہ نے سنا
- ۱۱۔ (کچھ) مرد آئے
- ۱۲۔ وہ بیٹھے
- ۱۳۔ ابراہیم بیمار ہوا
- ۱۴۔ لڑکیوں نے پڑھا
- ۱۵۔ دو مسلمانوں نے مدد کی

﴿جملہ فعلیہ میں مفعول کا استعمال﴾

جس اسم پر فعل واقع ہوا ہے مفعول کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت نہیں

ہوتی انہیں لازم افعال (Intransitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً زید گیا۔ حامد آیا

جبکہ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں متعدی افعال

(Transitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پانی پیا۔ حامد نے محمود کو مارا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔ اور

ترتیب کے لحاظ سے عام طور پر فاعل کے بعد آتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کچھ اس طرح ہوگا۔

لڑکے نے پانی پیا شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ

حامد نے محمود کو مارا ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُودًا

نوٹ: اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کیلئے پہلے فعل، فاعل اور مفعول کا تعین کریں۔ پھر جملہ فعلیہ کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے

جملہ فعلیہ کی ترتیب کے مطابق ترجمہ کریں۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ اللہ نے زمین کو پیدا کیا
- ۲۔ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا
- ۳۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
- ۴۔ حامد نے محمود کی مدد کی
- ۵۔ زید نے دو لڑکوں کو مارا
- ۶۔ میں نے قرآن پڑھا
- ۷۔ مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا
- ۸۔ ہم نے قرآن سنا
- ۹۔ مسلمان نے گائے کو ذبح کیا
- ۱۰۔ نسیب نے سبق یاد کیا
- ۱۱۔ دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا
- ۱۲۔ اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا

۱۳۔ ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی

۱۴۔ داود نے جالوت کو قتل کیا

۱۵۔ دو چوروں نے مال چرایا

۔ کچھ متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لیے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ایسے افعال الْمُتَعَدِي إِلَى مَفْعُولَيْنِ کہلاتے ہیں۔ ایسی صورت میں دونوں مفعول حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ نے زمین کو ایک فرش بنایا جَعَلَ اللَّهُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

اللہ نے آسمان کو ایک چھت بنایا جَعَلَ اللَّهُ السَّمَاءَ بِنَاءً

حامد نے محمود کو ایک عالم گمان کیا حَسِبَ حَامِدٌ "مَحْمُودًا عَالِمًا

جملہ فعلیہ میں اسم ضمیر بطور مفعول

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل کی طرح مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آتا ہے۔ مثلاً حامد نے محمود کو مارا کی بجائے ہم کہیں کہ اُس نے اُس کو مارا تو اس جملہ میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے لہذا ضمیر بھی حالت نصب والی ہی استعمال کریں گے۔

اُس نے مارا ضَرَبَ

اُس نے اس کو مارا ضَرَبَهُ

اُس نے ان دو (مذکر) کو مارا ضَرَبَهُمَا

اُس نے ان (سب مذکر) کو مارا ضَرَبَهُمْ

اُس نے اس (مؤنث) کو مارا ضَرَبَهَا

اُس نے ان دو (مؤنث) کو مارا ضَرَبَهُمَا

اُس نے ان (سب مؤنث) کو مارا ضَرَبَهُنَّ

اُس نے تجھ (مذکر) کو مارا ضَرَبَكَ

اُس نے تم دو (مذکر) کو مارا ضَرَبَكُمَا

اُس نے تم (سب مذکر) کو مارا ضَرَبَكُمْ

اُس نے تجھ (مؤنث) کو مارا ضَرَبَكِ

اُس نے تم دو (مؤنث) کو مارا ضَرَبَكُمَا

اُس نے تم (سب مؤنث) کو مارا ضَرَبَكُنَّ

یائے متکلم کے مفعول آنے کی صورت میں یائے متکلم کی ماقبل کسرہ کی demand پوری کرنے کے لیے فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جاتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ فعل چونکہ یائے متکلم کی زیر والی demand پوری نہیں کرتا لہذا اس نون وقایہ کو زید دے دی جاتی ہے۔

اس نے مجھ (مذکر مؤنث) کو مارا ضَرَبَنِیْ

اس نے ہم (دو سب مذکر مؤنث) کو مارا ضَرَبْنَا

فعل ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں آنے والا الف لکھنے میں نہیں آتا۔

انھوں نے حامد کو مارا ضَرَبُوا حَامِدًا

انھوں نے اُس کو مارا ضَرَبُوْهُ

فعل ماضی کے جمع مذکر حاضر کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر حاضر کے صیغے کے آخر میں آنے والا "تُم" "تُمُو" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تم (سب) نے حامد کو مارا ضَرَبْتُمْ حَامِدًا

تم (سب) نے اُس کو مارا ضَرَبْتُمُوْهُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو اور مفعول اسم ضمیر ہو تو جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب بدل جاتی ہے اور مفعول فاعل سے پہلے فعل ہی کے ساتھ متصل (attach) ہو کر آتا ہے۔

حامد نے اس کو مارا ضَرَبَهُ حَامِدٌ

حامد نے تجھ (مذکر) کو مارا ضَرَبَكَ حَامِدٌ

حامد نے مجھے مارا ضَرَبَنِيْ حَامِدٌ

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول کے علاوہ بھی کچھ اجزاء ہوتے ہیں انھیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں انھیں فاعل کے بعد اور فعل متعدی ہونے کی صورت میں انھیں مفعول کے بعد لایا جاتا ہے مثلاً

زید کرسی پر بیٹھا جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكَرْسِيِّ

فاطمہ گھر میں داخل ہوئی دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فِي الْبَيْتِ

ابراہیم مسجد سے گھر کی طرف گیا ذَهَبَ اِبْرَاهِيْمُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَى الْبَيْتِ

اسامہ نے ابراہیم کو کوڑے سے مارا ضَرَبَ اُسَامَةُ اِبْرَاهِيْمَ بِالسَّوْطِ

﴿جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال﴾

بعض مرتبہ جملہ فعلیہ میں فاعل مرکب کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو کبھی مفعول اور کبھی دونوں مثلاً

حامد کا بھائی خوش ہوا	فَرِحَ أَخُو حَامِدٍ	(فاعل بطور مرکب)
زید نے حامد کے بھائی کو مارا	ضَرَبَ زَيْدٌ أَخَا حَامِدٍ	(مفعول بطور مرکب)
مسجد کے امام نے ایک طویل خطبہ پڑھا	قَرَأَ إِمَامُ الْمَسْجِدِ خُطْبَةً طَوِيلَةً	(فاعل اور مفعول دونوں مرکب)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ عظیم اللہ نے سچ کہا
- ۲۔ تیرے رب نے مدد کی
- ۳۔ محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے
- ۴۔ لوگوں نے خطیب کا کلام سنا
- ۵۔ اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا
- ۶۔ سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا
- ۷۔ اس سکول کے لڑکے نے اُس سکول کے لڑکے کو مارا
- ۸۔ میرا دوست ہنسا
- ۹۔ میں نے اپنے دوست کی مدد کی
- ۱۰۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا
- ۱۱۔ اللہ نے ہماری مدد کی
- ۱۲۔ تو نے اُس کو مارا
- ۱۳۔ تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی
- ۱۴۔ تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا
- ۱۵۔ زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا
- ۱۶۔ مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا
- ۱۷۔ دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مال چرایا
- ۱۸۔ موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے

- ۱۹۔ تیرے لڑکے نے مجھے مارا
- ۲۰۔ حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا
- ۲۱۔ فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا
- ۲۲۔ کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گئے
- ۲۳۔ تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا
- ۲۴۔ اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا
- ۲۵۔ ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا

فعل کے ساتھ صلہ Preposition کا استعمال

انگریزی زبان کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ Verb کے ساتھ Preposition کا استعمال Verb کے مفہوم کو بدل دیتا ہے مثلاً

دینا	To give
ترک کر دینا	To give up

اسی طرح

دیکھنا	To look
تلاش کرنا	To look for
دیکھ بھال کرنا	To look after
غور کرنا	To look into

اور

توڑنا	To break
پھیل جانا	To break out

اور

برداشت کرنا	To bear
تصدیق کرنا	To bear out

عربی زبان میں اس مقصد کے لیے حروف جارہ استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں ”صلہ“ کہتے ہیں۔ حروف جارہ کے بدلنے سے فعل کے معنی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کس فعل کے ساتھ کون سا صلہ کیا معنی دیتا ہے؟ اس کے لیے کوئی لگے بندھے اصول نہیں ہوتے یہ سب اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتا ہے۔ مطالعے کی کثرت اور عربی لغت (Dictionary) اس سلسلے میں ہمیں مدد دیں گے۔

بعض افعال اور ان کے ساتھ مختلف صلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

دھب	وہ گیا
دھب ب	وہ لے گیا
دھب اللہ بنورہم	(اللہ ان کا نورے گیا)

نَزَلَ نَزَلَ ب. وہ اُترا اُس نے اُتارا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ

فعل سَجَدَ کے ساتھ ”ن“ کا صلہ ضرور استعمال ہوتا ہے
اُس نے اللہ کو سجدہ کیا سَجَدَ لِلَّهِ
تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ لِآدَمَ

فعل غَفَرَ بھی ”ن“ کے صلے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے
اللہ نے زید کو بخش دیا غَفَرَ اللَّهُ لَزَيْدٍ

فعل شَكَرَ بغیر صلہ کے بھی استعمال ہوتا ہے ”ن“ کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور شاذ ”ب“ کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا شَكَرَ اللَّهَ ، شَكَرَ لِلَّهِ ، شَكَرَ بِاللَّهِ

فعل أَمَرَ (اس نے حکم دیا) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

(۱) جسے حکم دیا جائے

(۲) جو حکم دیا جائے

پہلا مفعول بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے جبکہ دوسرے مفعول کے ساتھ ”ب“ کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔

میرے رب نے مجھے نماز کا حکم دیا أَمَرَ نَبِيَّ رَبِّي بِالصَّلَاةِ

فعل ضَرَبَ مارنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اسکے مختلف استعمالات درج ذیل ہیں

مثال بیان کرنا

۱۔ ضَرَبَ مَثَلًا

تجارت یا جنگ کے لیے سفر کرنا

۲۔ ضَرَبَ فِي الْأَرْضِ

اعراض کرنا

۳۔ ضَرَبَ عَنْ

تھوپ دینا۔ مسلط کر دینا

۴۔ ضَرَبَ عَلَى

﴿ فعل ماضی میں نفی کے معنی پیدا کرنا ﴾

فعل ماضی پر مانگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً

زید خوش ہوا	فَرِحَ زَيْدٌ
زید خوش نہیں ہوا	مَا فَرِحَ زَيْدٌ
میں نے زید کو نہیں مارا	مَا ضَرَبْتُ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا (قَرَأَ)
- ۲۔ زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی (سَرَقَ)
- ۳۔ اسے اس کے مال نے نفع نہیں دیا (نَفَعَ)
- ۴۔ زید مسجد سے نہیں لوٹا (رَجَعَ)
- ۵۔ یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا (قَتَلَ)
- ۶۔ انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا
- ۷۔ تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا
- ۸۔ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی (رَبَحَ)
- ۹۔ زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی (نَصَرَ)
- ۱۰۔ لڑکے نے پانی نہ پیا (شَرَبَ)

﴿جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانا﴾

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں حروف استفہام یا اسمائے استفہام کا استعمال کیا جاتا ہے

فَتَحَّتِ الْبَابُ	تو نے دروازہ کھولا
أَفَتَحَّتِ الْبَابُ	کیا تو نے دروازہ کھولا؟
لَا مَا فَتَحْتُ الْبَابُ	نہیں! میں نے نہیں دروازہ کھولا
لَمْ ضَرَبْتُ زَيْدًا	تو نے زید کو کیوں مارا؟

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟
- (۲) ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا
- (۳) کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھالیا؟
- (۴) ہاں میں نے اپنا کھانا کھالیا
- (۵) تو نے مجھے کیوں مارا؟
- (۶) تیرا بھائی کہاں گیا؟
- (۷) تمہارے ابولا ہور سے کب آئے؟
- (۸) اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟
- (۹) اے لوگو! آسمانوں اور زمیں کو کس نے پیدا کیا؟
- (۱۰) اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا

﴿فعل ماضی کے ساتھ قَدْ کا استعمال﴾

فعل ماضی پر حرف ”قَدْ“ کے داخل ہونے سے یا تو اُس میں

(۱) تاکید اور فی الواقع ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یا

(۲) ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں

- قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

- قَدْ خَبِطَ غَمَلُهُ

- قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

کبھی مزید تاکید کے لیے ”قَدْ“ پر لام تاکید کا اضافہ کیا جاتا ہے

- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

- لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

ماضی قریب کا مفہوم:

- قَدْ فَرَّقَ الْوَلَدُ

لڑکا ڈر گیا ہے

- قَدْ شَرِبْنَا الْمَلْحَمَ

ہم نے دودھ پی لیا ہے

- قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

سورج طلوع ہو چکا ہے

- قَدْ نَجَحَ زَيْدٌ فِي الْاَمْتِحَانِ

زید امتحان میں پاس ہو گیا ہے

- قَدْ ضَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْمُصِيبَةِ

مسلمان (مؤنث) نے مصیبت پر صبر کر لیا ہے

فعل ماضی مجہول

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ البتہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں مفہوم مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں۔ لیکن ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور وہ اسم ضمیر یا اسم ظاہر کی شکل میں موجود ہوتا ہے ایسا فعل ”فعل معروف“ یا ”فعل معلوم“ کہلاتا ہے یعنی ایسا فعل جس کا فاعل جانا پہچانا ہو یا معلوم ہو مثلاً

شَرِبَ الْمَاءَ اُس نے پانی پیا (فاعل اسم ضمیر کی صورت میں)
شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ لڑکے نے پانی پیا (فاعل اسم ظاہر کی صورت میں)

بعض مرتبہ فعل کا فاعل مذکور نہیں ہوتا یعنی معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا فعل ”فعل مجہول“ کہلاتا ہے مثلاً پانی پیا گیا۔
فعل ماضی کا مجہول بنانا نہایت آسان ہے۔ ماضی معروف کے تین اوزان ہم پڑھ چکے ہیں فَعَلَ - فَعِلَ اور فَعُلَ
ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے ”فَعِلَ“

جمع	مثنیٰ	واحد		
فَعِلُوا	فَعِلَا	فَعِلَ	مذکر	غائب
فَعِلْنَ	فَعِلْتَا	فَعِلَتْ	مؤنث	3rd Person
فَعِلْتُمْ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتَ	مذکر	حاضر
فَعِلْتُمْ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتِ	مؤنث	2nd Person
فَعِلْنَا		فَعِلْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

کسی بھی مادے کو ”فَعِلَ“ کے وزن پر لے آئیں۔ مثلاً

نَصَرَ سے نَصِرَ
قَتَلَ سے قَتِلَ
شَرِبَ سے شَرِبَ

مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا status دے دیں یعنی حالت رفع میں لے آئیں

پانی پیا گیا شَرِبَ الْمَاءَ

فعل مجہول بنانے کے لیے چند باتیں سمجھنا بہت ضروری ہیں

۱۔ فعل مجہول صرف متعدی افعال سے بنے گا

۲۔ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اسکی جگہ مفعول کا ذکر ہوتا ہے لہذا مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا

Status دے دیا جاتا ہے یعنی وہ حالت رفع میں آ جاتا ہے۔ اسے گرامر کی اصطلاح میں مفعول "مَا لَمْ يُسَمَّ

فَاعِلُهُ" یعنی "وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو" کہتے ہیں۔ اور اُسے آسانی کی خاطر نائب الفاعل کہہ دیا جاتا ہے

۳۔ نائب الفاعل کے جملہ میں مذکور نہ ہونے کی صورت میں مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں ہی نائب الفاعل ہوتی ہیں۔ مثلاً

ضَرِبَ میں هُوَ

قَاتَلَ میں هُمَا

نَصَرُوا میں هُمْ

سَطَحَتْ میں هِيَ

ضَرَبْتَ میں أَنْتَ

طَلَبْتَ میں أَنَا

نَصَرْنَا میں نَحْنُ

۴۔ دو مفعول والے متعدی افعال کے لیے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر

حالت رفع میں آتا ہے۔ لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے مثلاً

محمود کو عالم گمان کیا گیا حُسِبَ مُحَمَّدٌ عَالِمًا

عربی میں ترجمہ کریں

۹۔ رزق پھیلا دیا گیا

۱۰۔ رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا گیا

۱۔ حامد کو مارا گیا

۲۔ زید کو طلب کیا گیا

۳۔ دو لڑکوں کی مدد کی گئی

۴۔ کافر قتل کیے گئے

۵۔ موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا

۶۔ میری مدد کی گئی

۷۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

۸۔ دروازہ بند کیا گیا

﴿ جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا ﴾

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب میں سب سے پہلے فعل، پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ اگر ہم فاعل کو فعل سے پہلے آئیں تو وہ جملہ فعلیہ نہیں رہتا بلکہ جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جملہ اسمیہ کے قواعد مطابق فعل (خبر) عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (مبتداء) کے مطابق آتا ہے۔

خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ (جملہ فعلیہ)

اللَّهُ خَلَقَ الْأَرْضَ (جملہ اسمیہ)

مبتدا + خبر (جملہ فعلیہ) = جملہ اسمیہ

دَخَلَ الْمُعَلِّمُ	ع	الْمُعَلِّمُ دَخَلَ
دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ	ع	الْمُعَلِّمَانِ دَخَلَا
دَخَلَ الْمُعَلِّمُونَ	ع	الْمُعَلِّمُونَ دَخَلُوا
دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ	ع	الْمُعَلِّمَةُ دَخَلَتْ
دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ	ع	الْمُعَلِّمَتَانِ دَخَلَتَا
دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَاتُ	ع	الْمُعَلِّمَاتُ دَخَلْنَ
دَخَلَ	ع	هُوَ دَخَلَ
دَخَلَا	ع	هُمَا دَخَلَا
دَخَلُوا	ع	هُمْ دَخَلُوا
دَخَلَتْ	ع	هِيَ دَخَلَتْ
دَخَلْتَ	ع	أَنْتَ دَخَلْتَ
دَخَلْتِ	ع	أَنْتِ دَخَلْتِ
دَخَلْتُ	ع	أَنَا دَخَلْتُ
دَخَلْنَا	ع	نَحْنُ دَخَلْنَا

درج ذیل فعلیہ جملوں کو اسمیہ جملوں میں تبدیل کریں۔

- ۱۔ جَلَسَ الْوَلَدَانِ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ
- ۲۔ نَصَرَ الْمُسْلِمُونَ إِخْوَانَهُمْ
- ۳۔ شَرِبَ الْوَلَدُ اللَّبَنَ
- ۴۔ أَكَلَ الْمُسَافِرُونَ الطَّعَامَ
- ۵۔ كَتَبْتُ رِسَالَةً إِلَى أَخِي
- ۶۔ هَلْ ضَرَبْتَ حَامِداً
- ۷۔ أَفَعَلْتَ هَذَا يَا إِبْرَاهِيمُ
- ۸۔ سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيبِ
- ۹۔ دَخَلَ الْوَلَدُ ابْنَ الصَّالِحِينَ فِي الْمَسْجِدِ
- ۱۰۔ خَرَجَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ
- ۱۱۔ رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
- ۱۲۔ طَلَبَ الْمُدِيرُ الطُّلَابَ
- ۱۳۔ دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ
- ۱۴۔ لَمْ ضَرَبْتُمُونِي
- ۱۵۔ آيِنَ ذَهَبَ زَيْدٌ

﴿فعل مضارع﴾

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ یا آنے والے زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل مضارع کہلاتا ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی چار علامات ہیں (ی - ت - ا - ن) جن میں سے ”ا“ صرف واحد متکلم اور ”ن“ صرف جمع متکلم کے صیغے سے پہلے لگتا ہے۔ ”ی“ چار صیغوں میں استعمال ہوتی ہے جن میں سے تین مذکر غائب کے صیغے ہیں جبکہ ایک مؤنث غائب کا باقی آٹھ صیغوں میں علامت مضارع ”ت“ استعمال ہوتی ہے۔

فعل ماضی معروف کی طرح فعل مضارع معروف کے بھی تین وزن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) يَفْعَلُ

(۲) يَفْعِلُ

(۳) يَفْعُلُ

﴿فعل مضارع کی گردان﴾

۱۔ يَفْعَلُ

جمع	مثنیٰ	واحد		
يَفْعَلُونَ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُ	مذکر	غائب
يَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعَلُونَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مذکر	حاضر
تَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلِينَ	مؤنث	2nd Person
تَفْعَلُ		أَفْعَلُ	مذکر	متکلم
			مؤنث	1st Person

جمع	مثنی	واحد		
یَفْعَلُونَ	یَفْعَلَانِ	یَفْعِلُ	مذكر	غائب
یَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعِلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعَلُونَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعِلُ	مذكر	حاضر
تَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلِینِ	مؤنث	2nd Person
تَفْعِلُ		أَفْعِلُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

جمع	مثنی	واحد		
یَفْعُلُونَ	یَفْعُلَانِ	یَفْعُلُ	مذكر	غائب
یَفْعُلْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعُلُونَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُ	مذكر	حاضر
تَفْعُلْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلِینِ	مؤنث	2nd Person
تَفْعُلُ		أَفْعُلُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

وہ افعال جن کا ماضی ”فَعَلَ“ کے وزن پر آتا ہو لازمی نہیں ہوتا کہ ان کا مضارع بھی عین کلمہ کی زیر یعنی ”يَفْعَلُ“ کے وزن پر ہی آئے۔ وہ ”يَفْعَلُ“ کے وزن پر بھی آسکتا ہے اور ”يَفْعَلُ“ کے وزن پر بھی تیس سب اہل زبان کے استعمال سے ہی معلوم ہوتا ہے ہم نے ماضی کے اوزان کی جو تین فہرستیں بنائیں تھیں ان تینوں فہرستوں میں استعمال ہونے والے افعال کے مضارع جس جس وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱)

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	يَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے/ کرے گا
۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا	يَجْعَلُ	وہ بناتا ہے/ بنائے گا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا	يَغْفِرُ	وہ بخشتا ہے/ بخشے گا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا	يَصْبِرُ	وہ صبر کرتا ہے/ کرے گا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا	يَفْتَحُ	
۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی	يُعْبُدُ	
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	يَرْفَعُ	
۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا	يَحْشُرُ	
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا	يَغْفُلُ	
۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا	يَعْقِلُ	
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	يَسْجُدُ	
۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا	يَجْلِسُ	
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا	يَضْرِبُ	
۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا	يَدْخُلُ	
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا	يَخْرُجُ	
۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا	يَذْهَبُ	
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	يَرْزُقُ	
۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا	يَظْلِمُ	
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	يَنْجَحُ	
۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا	يَرْجِعُ	

يَبْلُغُ	وہ پہنچا	بَلَغَ	۲۱۔
يَجْهَدُ	اُس نے کوشش کی	جَهَدَ	۲۲۔
يَنْقَعُ	اُس نے نفع دیا	نَقَعَ	۲۳۔
يَنْظُرُ	اُس نے دیکھا	نَظَرَ	۲۴۔
يَنْزِلُ	وہ اترتا	نَزَلَ	۲۵۔
يَصْدُقُ	اُس نے سچ کہا	صَدَقَ	۲۶۔
يَكْذِبُ	اُس نے جھوٹ کہا	كَذَبَ	۲۷۔
يَشْكُرُ	اُس نے شکر کیا	شَكَرَ	۲۸۔
يَنْقُصُ	اُس نے کمی کی	نَقَصَ	۲۹۔
يَتْرُكُ	اُس نے چھوڑا	تَرَكَ	۳۰۔

(۲)

يَفْرَحُ	وہ خوش ہوا	فَرِحَ	۱۔
يَعْمَلُ	اُس نے عمل کیا	عَمِلَ	۲۔
يَعْلَمُ	اُس نے جانتا	عَلِمَ	۳۔
يَضْحَكُ	وہ ہنسا	ضَحِكَ	۴۔
يَقْدِمُ	وہ آیا	قَدِمَ	۵۔
يَحْمَدُ	اُس نے حمد کی	حَمَدَ	۶۔
يَسْمَعُ	اُس نے سنا	سَمِعَ	۷۔
يَحْسِبُ	اُس نے گمان کیا	حَسِبَ	۸۔
يَشْرَبُ	اُس نے پیا	شَرَبَ	۹۔
يَحْفَظُ	اُس نے یاد کیا	حَفِظَ	۱۰۔
يَرْحَمُ	اُس نے رحم کیا	رَحِمَ	۱۱۔
يَرْكَبُ	وہ سوار ہوا	رَكَبَ	۱۲۔
يَشْهَدُ	اُس نے گواہی دی	شَهِدَ	۱۳۔
يَقْبَلُ	اُس نے قبول کیا	قَبِلَ	۱۴۔

۱۵۔ مَرَضٌ وہ بیمار ہوا يَمْرَضُ
(۳)

۱۔ قَرُبَ وہ قریب ہوا يَقْرُبُ
۲۔ بَعُدَ وہ دور ہوا يَبْعُدُ
۳۔ كَرُمَ وہ باعزت ہوا يَكْرُمُ
۴۔ ثَقُلَ وہ بھاری ہوا يَثْقُلُ
۵۔ ضَعُفَ وہ کمزور ہوا يَضْعُفُ

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ ہم صبر کرتے ہیں
- ۲۔ وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں
- ۳۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں
- ۴۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں
- ۵۔ مسلمان گائے کو ذبح کریں گے
- ۶۔ اللہ ہمیں رزق دیتا ہے
- ۷۔ اللہ اسلام کے لیے ہمارا سینا کھول دے گا
- ۸۔ اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے
- ۹۔ کافر مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں
- ۱۰۔ ان کے پاؤں گواہی دیں گے

فعل مضارع کو متنی بنانا:

فعل مضارع سے پہلے عام طور پر ”لا“ لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے مثلاً

وہ نہیں لکھتا / لکھے گا لَا يَكْتُبُ

تم صبر نہیں کرتے / کرو گے لَا تَصْبِرُ

مسلمان کافروں کی مدد نہیں کرتے لَا يَنْصُرُ الْمُسْلِمُونَ الْكَافِرِينَ

فعل مضارع کو حال کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے لام مفتوح ”ن“ لگانے سے مضارع صرف حال کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً

لَيَنْصُرُ وہ مدد کرتا ہے

لَيَكْتُبُ وہ لکھتا ہے

فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے سین مفتوح ”س“ یا ”سَوْفَ“ لگانے سے مضارع مستقبل کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے۔ مثلاً

سَيَنْصُرُ وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا

سَوْفَ تَعْلَمُونَ تم جلدی جان لو گے

﴿ مضارع مجہول ﴾

جس طرح ماضی مجہول کا ایک ہی وزن تھا۔
 اسی طرح مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہے۔

يُنْصَرُ سے يُنْصَرُ
 يَقْبَلُ سے يَقْبَلُ
 يُضْرَبُ سے يُضْرَبُ

فعل مجہول کے بارے میں تفصیل سے گفتگو ہم ماضی مجہول کے سبق میں کر چکے ہیں۔

درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ وہ قتل کیا جاتا ہے
- ۲۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے
- ۳۔ تم (سب) لوٹائے جاؤ گے
- ۴۔ آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا
- ۵۔ اُس (مؤنٹ) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی
- ۶۔ وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں
- ۷۔ تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا
- ۸۔ اس پر رحم نہیں کیا جائے گا
- ۹۔ مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے
- ۱۰۔ یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی

﴿ابواب ثلاثی مجرد﴾

ہم جانتے ہیں کہ جن افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثلاثی کہتے ہیں اور ایسے افعال کی تعداد تقریباً ۹۹ فیصد ہے۔
جن افعال کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں رباعی کہتے ہیں اور یہ تعداد میں بہت کم ہیں۔

فعل کے مادے کے حروف کا پتہ ہمیں ماضی کے پہلے صیغے سے لگتا ہے۔ ثلاثی میں اگر ماضی کے پہلے صیغے میں حروف مادہ کے علاوہ کوئی اضافی حرف ہو تو اسے ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں اور اگر صرف مادے کے ہی تین حروف ہوں تو وہ ثلاثی مجرد کہلاتا ہے۔

ہم نے ماضی معروف کے تین وزن پڑھے ہیں۔ فَعَلَ - فَعِلَ - فَعُلَ

اور مضارع معروف کے بھی تین ہی وزن پڑھے ہیں۔ يَفْعَلُ - يَفْعِلُ - يَفْعُلُ

ماضی اور مضارع کے تینوں اوزان میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو افعال ماضی میں عین کلمہ کی جس حرکت سے استعمال ہوں وہ مضارع میں بھی عین کلمہ کی اسی حرکت سے لازماً استعمال ہوں گے۔

افعال کی دی گئی گزشتہ فہرستوں پر غور کر کے ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

۱۔ ماضی میں عین کلمہ جب پیش والا ہو تو مضارع میں بھی وہ لازماً پیش والا ہوتا ہے۔

مثلاً كَرَّمَ يَكْرُمُ

۲۔ ماضی میں عین کلمہ جب زیر والا ہو تو مضارع میں وہ زیر والا بھی ہو سکتا ہے اور زیر والا بھی

مثلاً سَمِعَ يَسْمَعُ
حَسِبَ يَحْسِبُ

۳۔ ماضی میں عین کلمہ جب بر والا ہو تو مضارع میں وہ زیر، زیر اور پیش تینوں حرکات والا ہو سکتا ہے۔

مثلاً فَتَحَ يَفْتَحُ
ضَرَبَ يَضْرِبُ
نَصَرَ يَنْصُرُ

علمائے لغت نے جب ثلاثی مجرد کے تمام افعال پر غور کیا تو انھیں ماضی اور مضارع کے مندرجہ بالا چھ Combinations ہی نظر آئے۔ پھر انھوں نے مندرجہ بالا چھ افعال کو ہی بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ترتیب دے دیے۔ پھر مزید آسانی کی خاطر ہر باب کے نام کا پہلا حرف اس کی علامت، اس کی پہچان بن گیا مثلاً

(۱)	كَرُمَ	يَكْرُمُ	(ك)
(۲)	نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ن)
(۳)	فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ف)
(۴)	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ض)
(۵)	سَمِعَ	يَسْمَعُ	(س)
(۶)	حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ح)

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب معلوم ہونے کا ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اگر ہمارے پاس تین حروف پر مشتمل مادہ ہو اور باب کا نام معلوم ہو تو ہم اس باب کی مدد سے اس مادے کا ماضی اور مضارع بنا سکتے ہیں مثلاً (د خ ل) ایک مادہ ہے اب ہمیں نہیں معلوم کہ اس مادے سے ماضی کس وزن پر بنانا ہے اور مضارع کس وزن پر۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ (د خ ل) مادہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ یا (ن) سے استعمال ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر (د خ ل) مادے سے مقررہ باب کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ صیغے (دَخَلَ يَدْخُلُ) بنا لیں گے۔

- ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی مادہ کس باب سے استعمال ہوتا ہے؟ اس کے لیے ہمیں عربی لغت (Dictionary) کی ضرورت پڑے گی۔

- عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) مادہ کے ساتھ بریکٹ میں باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے جیسے

علم (س) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

(۲) ماضی کا صیغہ عین کلمہ کی حرکت کے ساتھ لکھ کر بریکٹ میں مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دی جاتی ہے مثلاً

علم (_) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

درج ذیل مادوں سے بریکٹ میں دے ہوئے باب کی مدد سے ماضی اور مضارع تحریر کریں۔

ماضی اور مضارع	باب	مادہ	ماضی اور مضارع	باب	مادہ
	(ن)	نظر		(ن)	سجد
	(س)	ضحک		(ن)	کتب
	(ن)	دخل		(ن)	خرج
	(ف)	رفع		(ن)	رزق
	(س)	فرح		(س)	علم
	(س)	حسب		(س)	تبع
	(ف)	ذبح		(ض)	غفر
	(ن)	عبد		(ض)	ملك
	(ن)	صدق		(ف)	قطع
	(ف)	ذهب		(ف)	منع
	(س)	حفظ		(ض)	صبر
	(ن)	ذكر		(س)	قبل
	(ح)	نعم		(ض)	نزل
	(ن)	غفل		(ف)	شفع
	(ن)	ترك		(س)	شهد
	(س)	جمل		(ك)	ضعف
	(ض)	رجع		(ض)	كسر
	(س)	عمل		(س)	حمد
	(ن)	طلب		(ن)	حكم
	(س)	رحم		(ك)	كبر
	(ن)	نقص		(س)	ركب

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے فاطمہ ! کیا تو جانتی ہے تجھے کس نے پیدا کیا؟
ہاں ! میں جانتی ہوں اللہ نے مجھے پیدا کیا

جاننا مادہ (ع ل م) باب (س)
پیدا کرنا مادہ (خ ل ق) باب (ن)

۲۔ اے لڑکے ! کیا تو جانتا ہے زید کہاں گیا؟
میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا

جاننا مادہ (ذ ہ ب) باب (ف)

۳۔ ۱۔ یٰھینا اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے

دیکھنا مادہ (ن ظ ر) باب (ف)

۴۔ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

وہ جانتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور

وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

نکلتا مادہ (خ ھ ج) باب (ن)
نازل ہونا مادہ (ن ز ل) باب (ض)

۵۔ کیا تم (سب) عربی زبان سمجھتے ہو؟

سمجھنا مادہ (ف ہ م) باب (س)

﴿غیر صحیح افعال﴾

عربی زبان میں حروف مادہ کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے

۱۔ صحیح فعل

۲۔ غیر صحیح فعل

کسی فعل کے حروف مادہ میں یعنی فاء، عین یا لام کلمہ میں سے کسی جگہ پر اگر حمزہ آجائے، ایک ہی حرف دومرتبہ آجائے یا حرف علت (یعنی و اور ی میں سے کوئی حرف) آجائے تو وہ فعل غیر صحیح فعل کہلاتا ہے۔

غیر صحیح فعل کی درج ذیل اقسام ہیں

۱۔ **مَهْمُوز**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی جگہ حمزہ آجائے

مثلاً أَمَرَ - سَتَلَّ - قَرَأَ

۲۔ **مُضَاعَف**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو

مثلاً فَرَزَ - تَبَّبَ - خَضَضَ

۳۔ **مِثَال**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں فاکلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً وَجَدَ - وَعَدَ - يَسْتَرِ

۴۔ **أَجُوف**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً قَوْلَ - خَوْفَ - بَيْعَ

۵۔ **نَاقِص**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً دَعَوْ - تَلَّوْ - هَذَى

۶۔ **لَفِيف**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائے

مثلاً وَفَى - خَبَى - رَوَى

کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی صورت میں فعل کی گردان میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کہیں تبدیلی کم ہوتی ہے کہیں زیادہ لیکن ہر تبدیلی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے غیر صحیح افعال میں ہونے والی تبدیلیوں کے جس طرح قواعد مرتب کیئے واقعی وہ قابل تحسین ہیں۔ آئندہ آنے والے اسباق میں ضروری قواعد کو آسان کر کے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مزید قواعد مطالعے میں اضافے کے ساتھ معلوم ہوتے جائیں گے۔ اس وقت تک ہم نے صرف ثلاثی مجرد ابواب پڑھے ہیں لہذا غیر صحیح افعال کے قواعد بھی فی الحال ثلاثی مجرد ابواب کی حد تک ہی سمجھیں گے۔

﴿مہموز﴾

جس فعل کے حروف مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز کہتے ہیں۔

اگر فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں مثلاً اَمَرَ - اَكَلَ - أَخَذَ

اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز العین کہتے ہیں مثلاً سَنَدَلٌ - يَنْبَسُ

اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز اللام کہتے ہیں مثلاً قَرَأَ

مہموز الفاء میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللام میں بہت کم۔ مہموز الفاء میں اگر کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہو جائیں اس طرح کہ پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزے کو پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

مثلاً	اُمُرٌ	ے	اُمُرٌ
	اَكُلُ	ے	اَكُلُ

اگر کسی لفظ میں ساکن ہمزہ سے پہلے کوئی اور حرف (ہمزہ کے علاوہ) متحرک ہو تو دوسرے ہمزے کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

رَأْسٌ	ے	رَأْسٌ
ذَنْبٌ	ے	ذَنْبٌ
مُؤْمِنٌ	ے	مُؤْمِنٌ

نوٹ: ہم نے اب تک ثلاثی مجرد کے ۶ ابواب پڑھے ہیں ان ابواب کے مضارع میں ^{صرف} واحد متکلم کے صیغے میں یہ Situation واقع ہوتی ہے لہذا قاعدہ بھی صرف وہیں استعمال ہوگا

میں اسے حکم دیتا ہوں اُمُرُہ

﴿مَضَاعِف﴾

ایسے اسماء و افعال جن کے حروف مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔ انہیں مضاعف کہتے ہیں۔
ایک ہی حرف کے دو مرتبہ آنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

- (۱) جب فا اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "بَبْر"
- (۲) جب فا اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "ثُلُث"
- (۳) جب عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "مَدَد"

اس سبق میں ہم صرف تیسری صورت کے متعلق پڑھیں گے۔ یعنی وہ صورت جب حروف مادہ کا عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً

(م د د) (ق ص ص) (ض ر ر) (د ع ع)

(ف ر ر) (ت ب ب) (م س س)

عین اور لام کلمہ کے حروف کے لیے ہم "مثلین" کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ جن میں عین کلمہ مثل اول اور لام کلمہ مثل ثانی ہوگا۔ ایسی صورت میں کبھی مثلین کا ادغام کیا جائے گا اور کبھی نہیں۔

ادغام کی آئیڈیل صورت:

مثل اول ساکن اور مثل ثانی متحرک

مثل اول اگر ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کریں گے۔

مثل اول کو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) مثل اول کی حرکت ماقبل منتقل کر کے (اگر ماقبل ساکن ہو) ورنہ

(۲) مثل اول کو زبردستی ساکن کر دیں گے یعنی حرکت ختم کر دیں گے۔

مثل ثانی اگر متحرک نہ ہو تو (اسے متحرک نہیں کریں گے اور اس صورت میں) ادغام نہیں ہوگا۔

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

- ۱- نَضَرَ يَنْضُرُ مثلاً ضَرَر يَضُرُّ ع ضَرَّ يَضُرُّ
- ۲- ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً فَرَرَ يَفِرُّ ع فَرَّ يَفِرُّ
- ۳- سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً مَبِيسَ يَمْسِسُ ع مَسَّ يَمْسُ

ض ر ر (ن) بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

د ع ع (ن) يَدْعُ الْيَتِيمَ

ح ض ض (ن) وَلَا يَخْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ

ت ب ب (ن) تَبَّتْ يَدَايِي لَهَبٍ وَتَبَّ

ق م م (ن) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ

م ن ن (ن) قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا

ف ر ر (ض) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ

م م م (س) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ

﴿ مِثَال ﴾

حروف مادہ میں فاکلہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو مثال کہتے ہیں۔

فاکلہ اگر "و" ہو تو مثال واوی مثلاً (و ج د) (و ع د) (و ذ ر)
 اگر "ی" ہو تو مثال یائی مثلاً (ی ق ن) (ی س ر) (ی م س)
 مثال واوی میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں اور مثال یائی میں تبدیلیاں کم

مثال واوی:

- مثال واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے استعمال نہیں ہوتا
 - مثال واوی میں تبدیلی صرف مضارع معروف میں ہوتی ہے
 - تبدیلی صرف ۳ ابواب میں ہوتی ہے۔

(۱)	فَتَحَ	يَفْتَحُ
(۲)	ضَرَبَ	يَضْرِبُ
(۳)	حَسِبَ	يَحْسِبُ

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ مضارع معروف میں "و" گر جاتا ہے

مثلاً	و ه ب (ف)	وَهَبَ	يَهَبُ	(عطا کرنا)
	و ل ج (ض)	وَلَجَ	يَلِجُ	(داخل ہونا)
	و ر ث (ح)	وَرِثَ	يَرِثُ	(وارث ہونا)

مثال یائی:

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب (ن) اور (ح) سے استعمال نہیں ہوتا

ی س ر (ض)	يَسْرُ	يَيْسُرُ	(آسان ہونا)
ی ن ع (ف)	يَنْعُ	يَيْنَعُ	(میوے کا پکنا)
ی ت م (س)	يَتَمُ	يَيْتَمُ	(یتیم ہونا)
ی ق ظ (ك)	يَقْظُ	يَيْقُظُ	(جاگنا)

مثال کے چند اور قواعد:

(۱) ”و“ ساکن کے ماقبل اگر کسرہ (زیر) ہو تو ”و“ کو ”ی“ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

(۲) ”ی“ ساکن کے ماقبل ضمہ (پیش) ہو تو ”ی“ کو ”و“ میں بدل دیتے ہیں۔

مثلاً وصل (افعال) سے مصدر اَوْصَالُ بنتا ہے۔

اَوْصَالُ سے اِيْصَالُ

اور یقین (افعال) سے معاصر یُتَقَرَّنُ بنتا ہے۔

یُنَقِّنُ سے یُوقِنُ

وجہ (ض) وَوَجَدَكَ غَائِلًا

وَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا

إِنِّي لَأَجِدُ رِيْحَ يُوسُفَ

وزر (ف) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى

ولج (ض) يَعْلَمُ مَا يَلْجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

وعد (ض) الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

وعظ (ض) وَهُوَ يَعِظُهُ

ورث (ح) إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا

وَوَرِثَ سُلَيْمُنُ دَاوُدَ

وزر (ف) وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ

دھب (ف) وَيَهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّا ثَاوِيَهْبٌ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ

یس (س) لَا يَلْبَسُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ

﴿اَجَوَف﴾

حروف مادہ میں عین کلمہ اگر حرف علت یعنی ”و“ یا ”ی“ ہو تو اس فعل کو اجوف کہتے ہیں۔

عین کلمہ اگر ”و“ ہو تو اجوف واوی مثلاً (ق و ل) (ک و ن) (غ و ف)

اگر ”ی“ ہو تو اجوف یائی مثلاً (ب ی ع) (ز ی ذ) (ش ی ے)

اجوف واوی فریادہ تردد و ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف یائی فریادہ تردد و ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف کے قواعد کا تعلق تین Situations کے ساتھ ہے۔ فعل کی گردان میں جہاں جو Situation واقع ہوگی اسی کے مطابق قاعدہ استعمال ہوگا۔

ما قبل	حرف علت	ما بعد
(۱) فتح	متحرک	متحرک
(۲) ساکن	متحرک	متحرک
(۳) فتح یا ساکن	متحرک	ساکن

قاعدہ نمبر (۱) حرف علت متحرک ہو، ما قبل فتح ہو اور ما بعد بھی متحرک ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف یائی

اجوف واوی

زَيْدٌ سے زَادَ

شَيْءٌ سے شَاءَ

قَوْلٌ سے قَالَ

خَوْفٌ سے خَافَ

قاعدہ نمبر (۲) حرف علت متحرک ہو، ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود اس حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف داوی	اجوف یائی
يَقُولُ سے يَقُولُ	يَزِيدُ سے يَزِيدُ
يَخُوفُ سے يَخُوفُ	يَنْشَأُ سے يَنْشَأُ

قاعدہ نمبر (۳ الف) حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتح یا ساکن ہو لیکن مابعد ساکن ہو تو حرف علت قاعدہ نمبر (۱) یا قاعدہ نمبر (۲) کی Application کے بعد ڈراپ ہو جاتا ہے۔ پھر

قاعدہ نمبر (۳ ب) کے تحت فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فاکلمہ کی حرکت تبدیل کی جائے یا نہیں۔ اصول یہ ہے کہ اگر فاکلمہ کی حرکت اصلی ہے تو وہ لازماً تبدیل ہوگی اور اگر منتقل ہو کر آئی ہے تو تبدیل نہیں ہوگی۔ تبدیل ہونے کی صورت میں باب (ن) اور (ک) میں پیش آتی ہے باقی میں زیر۔ جبکہ اجوف یائی میں زیر ہی آتی ہے۔ مثلاً

اجوف داوی	اجوف یائی
قَوْلُن سے قُلْن	زَيْدُن سے زِدْن
خَوْفُن سے خَفْن	شَيْئُن سے شَيْئُن
يَقُولُن سے يَقُلْن	يَشْيُون سے يَشْيُون
يَخُوفُن سے يَخْفُن	يَزِيدُن سے يَزِيدُن

قاعدہ (۳ ب) کا اطلاق اجوف کے مٹائی مجرد ابواب میں ہی ہوتا ہے۔

- نوٹ: (۱) اجوف کے قاعدہ غیر (۳ ب) کا اطلاق مٹائی مزید فیہ ابواب میں نہیں ہوتا
 (۲) اجوف کے قواعد کا اطلاق اسم الآلہ، اسم التفضیل، الوان و عیوب اور افعال تعجب میں نہیں ہوتا
 (۳) اجوف میں مجہول ”فیل“ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً	قَوْلُ سے قِيلَ
	سَوْقُ سے سِيقَ
	جِيءَ سے جِيءَ

قوله (ن) وَأَذَقْنَا لِرَبِّكَ الْمَلِيكََةَ ۖ وَأَذَقْنَا لِلْمَلِيكََةِ
يَوْمَ نَقُولُ لِيَجْهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتَ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ
وَأَذَقْنَا لَهُمْ

قوم (ن) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلِيكََةُ صَفًّا
فَذَقَامَتِ الصَّلَاةُ

كون (ن) يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ
وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ

عوز (ن) أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

سوق (ن) وَسَيُقَالُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُرْمًا

خوف (س) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ

زى و (ض) فَرَاذُهُمُ اللَّهُ مَرْضًا

زادتهم إيماناً

جى و (ض) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَاكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا

وجاء يومئذ بجهنم

شى و (س) إِنْ شَاءَ اللَّهُ

ماده: قول (ن) نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	قَالَ	قَالُوا
3rd Person	مؤنث	قَالَتْ	قُلْنَ
حاضر	مذكر	قُلْتَ	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُنَّ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	يَقُولَان	يَقُولُونَ
3rd Person	مؤنث	تَقُولَان	يَقُلْنَ
حاضر	مذكر	تَقُولَان	تَقُولُونَ
2nd Person	مؤنث	تَقُولَيْنِ	تَقُلْنَ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	أَقُولُ	نَقُولُ

مادہ: سوم ع (سر)

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	خَافَا	خَافُوا
3rd Person	مؤنث	خَافَتَا	خَفْنَ
حاضر	مذکر	خِفْتُ	خِفْتُمَا
2nd Person	مؤنث	خِفْتِ	خِفْتُنَّ
متکلم	مذکر مؤنث	خِفْتُ	خِفْنَا
1st Person			

مضارع	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَخَافَانِ	يَخَافُونَ
3rd Person	مؤنث	تَخَافَانِ	يَخْفُنَّ
حاضر	مذکر	تَخَافُ	تَخَافُونَ
2nd Person	مؤنث	تَخَافِينَ	تَخْفُنَّ
متکلم	مذکر مؤنث	أَخَافُ	نَخَافُ
1st Person			

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماده: ب ی ع (ض)

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	بَاعَ	بَاعُوا
3rd Person	مؤنث	بَاعَتْ	بِعْنَ
حاضر	مذكر	بِعَتْ	بِعْتُمْ
2nd Person	مؤنث	بِعْتِ	بِعْتُنَّ
متكلم	مذكر مؤنث	بِعْتُ	بِعْنَا
1st Person			

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	يَبِيعُ	يَبِيعُونَ
3rd Person	مؤنث	تَبِيعُ	يَبِيعْنَ
حاضر	مذكر	تَبِيعُ	تَبِيعُونَ
2nd Person	مؤنث	تَبِيعِينَ	تَبِيعْنَ
متكلم	مذكر مؤنث	أَبِيعُ	نَبِيعُ
1st Person			

ماده: شنیء (س)

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	شَاءَ	شَاءَا	شَاءُوا
3rd Person	مؤنث	شَاءَتْ	شِئْنَ
حاضر	مؤنث	شِئْتِ	شِئْتُمْ
2nd Person	مؤنث	شِئْتِ	شِئْتُمْ
متكلم	مؤنث	شِئْتُ	شِئْنَا
1st Person	مؤنث	شِئْتُ	شِئْنَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	يَشَاءُ	يَشَاءَانِ	يَشَاءُونَ
3rd Person	مؤنث	تَشَاءُ	يَشِئْنَ
حاضر	مؤنث	تَشَاءُ	تَشَاءُونَ
2nd Person	مؤنث	تَشَائِيْنِ	تَشِئْنَ
متكلم	مؤنث	أَشَاءُ	نَشَاءُ
1st Person	مؤنث	أَشَاءُ	نَشَاءُ

گان - یَکُونُ کے استعمالات

- گان کے معنی ہیں۔ وہ تھا

- یَکُونُ کے معنی ہیں۔ وہ ہو گا یا ہو جائے گا

گان عموماً ماضی کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے اور یَکُونُ عموماً صرف مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حال کے لیے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً

- زید بیمار ہے (جملہ اسمیہ)

- زید بیمار تھا (گان استعمال کریں گے)

- زید بیمار ہو جائے گا (یَکُونُ استعمال کریں گے)

جملہ اسمیہ پر گان کے داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا جملوں کی عربی کچھ اس طرح ہوگی

- زید بیمار ہے "زید مریض"

- زید بیمار تھا "گان زید مریضاً"

- زید بیمار ہو جائے گا "یَکُونُ زید مریضاً"

گان دراصل ایک فعل ناقص ہے۔ فعل ناقص اس فعل کو کہا جاتا ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر بھی مفہوم واضح نہ کرے۔

جاء زید	زید آیا	مفہوم مکمل
ضرب زید	زید نے مارا	مفہوم مکمل
کان زید	زید تھا	مفہوم نامکمل

مفہوم نامکمل اور واضح کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ گان کا فاعل دراصل گان کا اسم اور گان کا مفعول گان کی خبر

کہلاتے ہیں اور گان کی خبر حالت نصب میں ہوتی ہے۔ فاعل

گان اگرچہ فعل ناقص ہے لیکن اس پر فعل کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے یعنی فعل اگر اسم ظاہر ہے تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا خواہ فاعل واحد ہو مثنیٰ ہو یا جمع ہو۔

كَانَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً
كَانَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ قَائِمَتَيْنِ

كَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا
كَانَ الْمُعَلِّمَانِ قَائِمَيْنِ

كَانَتْ الْمُعَلِّمَاتُ قَائِمَاتٍ

كَانَ الْمُعَلِّمُونَ قَائِمِينَ

فاعل اگر اسم ضمیر ہو تو فعل کی گردان چلے گی

كُنْتُ قَائِمًا

كُنْتُ قَائِمَةً

كَانَ قَائِمًا

كُنَّا قَائِمِينَ

كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ

كَانَا قَائِمِينَ

كُنْتُمْ قَائِمِينَ

كَانُوا قَائِمِينَ

كُنْتُ قَائِمَةً

كَانَتْ قَائِمَةً

كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ

كَانَتَا قَائِمَتَيْنِ

كُنْتُنَّ قَائِمَاتٍ

كَانَ قَائِمَاتٍ

كَانَ اور يَكُونُ فعل کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں فعل کے ساتھ استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ كَان + ماضی = ماضی بعید

كَانَ كَتَبَ (اس نے لکھا تھا)

كَانَ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۲۔ كَان + مضارع = ماضی استمراری

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا)

كَانَ اور فعل (مضارع) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۳۔ يَكُونُ + ماضی = ماضی شکہ

يَكُونُ كَتَبَ (اس نے لکھا ہوگا)

يَكُونُ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطُّعَامَ

کچھ آفاقی صداقتیں (Universal truths) ہوتی ہیں جو زمانے سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ ماضی میں بھی وہی صداقت، حال میں بھی وہی صداقت اور مستقبل میں بھی وہی صداقت۔ زبانوں کا مسئلہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ، فعل یا اسم نہیں ہے جو تینوں زمانوں پر یک

وقت حاوی ہو۔ اس لئے مجبوراً ہر زبان میں ایسی آفاقی صداقت کو بیان کرنے کے لیے کسی ایک مخصوص زمانہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔
 اردو میں اس کا اظہار زمانہ حال سے کرتے ہیں جبکہ عربی میں ماضی سے۔

كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا	(اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)
كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا	(اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)
كَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَدُوْلًا	(شیطان انسان کا دشمن ہے)

﴿ ناقص ﴾

حروف مادہ میں لام کلمہ اگر حرف علت یعنی ”و“ یا ”ی“ ہو تو اس فعل کو ناقص کہتے ہیں۔

لام کلمہ اگر ”و“ ہو تو ناقص واوی مثلاً (د ع و) (ت ل و) (ر ض و)
 اگر ”ی“ ہو تو ناقص یائی مثلاً (ھ د ی) (س ع ی) (ن س ی)

ناقص واوی فیادہ تردد ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَضَرَ يَنْضُرُ مثلاً دَعَوُ يَدْعُو

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً رَضُو يَرْضُو

ناقص یائی فیادہ تریں ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً هَدَى يَهْدِي

۲۔ فَتَحَ يُفْتَحُ مثلاً سَعَى يَسْعَى

۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً نَبِيَّ يَنْسِي

ناقص کے قواعد:

(۱) حرف علت متحرک ہو اور ما قبل فتح ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے ناقص واوی میں اسے الف یعنی ”ا“ اور

ناقص یائی میں اسے الف مقصور ی یعنی ”ی“ کی صورت میں لکھتے ہیں مثلاً

دَعَوُ سے دَعَا هَدَى سے هَدَى

الف مقصور ی کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول کے طور پر آ جائے تو اس الف مقصور ی کو بھی الف کی صورت میں ہی لکھتے ہیں مثلاً

عَصَى + هُ = عَصَاهُ

(۲) ناقص کا حرف علت اور صیغہ کا حرف علت اکٹھے ہو جائیں تو ناقص کا حرف علت گر جاتا ہے پھر اگر ما قبل حرف پر زبر ہو تو وہ برقرار

رہتا ہے ورنہ صیغہ کے حرف علت کی مناسبت سے حرکت لگائی جاتی ہے مثلاً

دَعَوُوا	سے	دَعَوَا	سے	نَسِيُوا	سے	نَسُوا
يَدْعُوْنَ	سے	يَدْعَوْنَ	سے	يَنْسِيُوْنَ	سے	يَنْسَوْنَ
تَدْعُوْنَ	سے	تَدْعَيْنَ	سے	تَنْسِيْنَ	سے	تَنْسَيْنَ
				هَدِيُوا	سے	هَدَوْا

يَهْدِيُونَ سے يَهْدُونَ
تَهْدِيْنَ سے تَهْدِيْنَ

(۳) حرف علت متحرک ہوا قبل فتح ہلکا حرف علت گر جاتا ہے مثلاً

دَعَوْتُ سے دَعْتُ هَدَيْتُ سے هَدْتُ

(۴) فعل ماضی میں پانچواں صیغہ یعنی مَثَلِیْ مَوْنُثْ غائب کا صیغہ چوتھے صیغے یعنی واحد مَوْنُثْ غائب کے صیغے سے بنتا ہے مثلاً

دَعْتُ سے دَعَتَا هَدْتُ سے هَدَتَا

(۵) مضموم واو سے پہلے پیش ہو تو واو ساکن ہو جاتی ہے مثلاً

يَذْعُوُ سے يَذْعُوْ

مضموم یاء سے پہلے زیر ہو تو یاء ساکن ہو جاتی ہے

يَهْدِيْ سے يَهْدِيْ

(۶) کسی لفظ کے آخر میں آنے والی واو ”و“ (جو عموماً ناقص واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل کسرہ ہو تو ”و“ کو ”ی“ میں تبدیل

کر دیتے ہیں مثلاً

رَضُو سے رَضِيْ

(۷) جب ”و“ کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمّہ نہ ہو تو بھی ”و“ کو ”ی“ میں تبدیل کر

دیتے ہیں مثلاً

يَرْضُو سے يَرْضِيْ

نوٹ: قاعدہ نمبر ۶ اور ۷ کا اطلاق زیادہ تر ماضی مجہول اور مضارع مجہول پر ہوتا ہے۔

دع و (ن) يَا رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَنَهَارًا

رض و (س) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

هدی (ض) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

س رع ی (ف) يَوْمَ تَرٰى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبَاَيْمَانِهِمْ

ن س ی (س) وَنَسِيْ خَلْقَهٗ

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	ذکر	دَعَا	دَعَوْا
3rd Person	مؤنث	دَعَتْ	دَعَوْنَ
حاضر	ذکر	دَعَوْتُ	دَعَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دَعَوْتِ	دَعَوْتُنَّ
متکلم 1st Person	ذکر مؤنث	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	ذکر	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
حاضر	ذکر	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَدْعِيْنِ	تَدْعُوْنَ
متکلم 1st Person	ذکر مؤنث	أَدْعُوْ	نَدْعُوْ

سَمِعَ يَسْمَعُ
ماده: رَضُو (س)

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	رَضِيَ	رَضُوا
3rd Person	مؤنث	رَضِيَتْ	رَضِينَ
حاضر	مذكر	رَضِيْتُ	رَضَيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	رَضِيْتِ	رَضَيْتُنَّ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	رَضَيْتُ	رَضَيْنَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	يَرْضِيَان	يَرْضَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرْضِيَان	يَرْضَيْنَ
حاضر	مذكر	تَرْضِيَان	تَرْضَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرْضَيْنَ	تَرْضَيْنَ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	أَرْضِي	نَرْضِي

ضَرْبَ يَضْرِبُ
ماده: ج ب و (ض)

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	جَبَا	جَبَوَا
3rd Person	مؤنث	جَبَتْ	جَبَوْنَ
حاضر	مذکر	جَبُوتُ	جَبُوتُمْ
2nd Person	مؤنث	جَبُوتِ	جَبُوتَنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	جَبُوتُ	جَبُونَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	يَجْبِيَانِ	يَجْبُونُ
3rd Person	مؤنث	تَجْبِيَانِ	يَجْبِينِ
حاضر	مذکر	تَجْبِيَانِ	تَجْبُونُ
2nd Person	مؤنث	تَجْبِيَانِ	تَجْبِينِ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	أَجْبِيَانِ	نَجْبِيَانِ

فَتَحَ يَفْتَحُ
ماده: س ع ي (ف)

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	سَعِيَ	سَعَوْا
3rd Person	مؤنث	سَعَتْ	سَعَيْنَ
حاضر	مذكر	سَعَيْتُ	سَعَيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	سَعَيْتِ	سَعَيْتُنَّ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	سَعَيْتُ	سَعَيْنَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	يَسْعِي	يَسْعَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْعِي	يَسْعَيْنَ
حاضر	مذكر	تَسْعِي	تَسْعَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْعَيْنَ	تَسْعَيْنَ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	أَسْعِي	نَسْعِي

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماده: ن م ر ی (س)

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	نَسِيَ	نَسِيَا	نَسُوا
3rd Person	مَوْنِث	نَسِيَتْ	نَسِيْنَ
حاضر	مَذَكِر	نَسِيْتُ	نَسِيْتُمْ
2nd Person	مَوْنِث	نَسِيْتِ	نَسِيْتُنَّ
متكلم 1st Person	مَذَكِر مَوْنِث	نَسِيْتُ	نَسِينَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	يُنْسِي	يُنْسِيَان	يُنْسَوْنَ
3rd Person	مَوْنِث	تُنْسِي	يُنْسِيْنَ
حاضر	مَذَكِر	تُنْسِي	تُنْسَوْنَ
2nd Person	مَوْنِث	تُنْسِيْنَ	تُنْسِيْنَ
متكلم 1st Person	مَذَكِر مَوْنِث	أُنْسِي	نُنْسِي

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماده: ح د ی (ض)

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	هَدَيَا	هَدَوْا
3rd Person	مؤنث	هَدَتَا	هَدَيْنَ
حاضر	مذكر	هَدَيْتَا	هَدَيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	هَدَيْتَا	هَدَيْتُنَّ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	هَدَيْتُ	هَدَيْنَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	يَهْدِيَانِ	يَهْدُونُ
3rd Person	مؤنث	تَهْدِيَانِ	يَهْدِينَ
حاضر	مذكر	تَهْدِيَانِ	تَهْدُونُ
2nd Person	مؤنث	تَهْدِيَانِ	تَهْدِينَ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	أَهْدِي	نَهْدِي

﴿ لَفِيف ﴾

حروف مادہ میں اگر دو جگہ پر حرف علت آجائے تو اس فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ مثلاً (وق ی) - (س و ی) - (ح ی ی) لفیف کی دو اقسام ہیں۔

(۱) لفیف مفروق: جب دونوں حروف علت کے درمیان کوئی اور حرف آجائے تو اسے لفیف مفروق کہتے ہیں
مثلاً (وق ی) (وف ی) (ول ی)

(۲) لفیف مقرون: جب دونوں حروف علت ساتھ ساتھ واقع ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں
مثلاً (رو ی) (ھ و ی) (ح ی ی)

لفیف مفروق

- ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱- ضَرَبَ یَضْرِبُ

۲- سَمِعَ یَسْمَعُ

۳- حَسِبَ یَحْسِبُ

- لفیف مفروق = مثال + ناقص

مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱- وق ی (ض) وَقَى یُوقِیْ

وقی یُوقِیْ

۲- وھ ی (س) وَهَى یُوهِیْ

وھى یُوهِیْ

۳- ول ی (ح) وَلَى یُولِیْ

ولی یُولِیْ

- فاعلمہ پر ہمیشہ ”و“ اور لام کلمہ پر ”ی“ آتا ہے

لفیف مقرون

- ثلاثی مجرد کے دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱- ضَرَبَ یَضْرِبُ

۲- سَمِعَ یَسْمَعُ

- لفیف مقرون = اجوف + ناقص

صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱- ر و ی (ض) رَوَى یُرَوِیْ

رَوِیْ یُرَوِیْ

۲- ح ی ی (س) حَبِیْ یُحْبِیْ

حَبِیْ یُحْبِیْ

- عین کلمہ پر ”و“ اور لام کلمہ پر ”ی“ آتا ہے

نوٹ: (۱) فا اور عین کلمہ پر حروف علت کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور اگر ہیں تو ان سے فعل استعمال نہیں ہوتا
مثلاً "وَنِيلَ" - "يَوْمَ"

(۲) بعض اوقات لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (ح ی ی) - (ع ی ی)
ایسی صورت میں مثلین کا ادغام کرنا یا نا کرنا دونوں جائز ہیں

ح ی ی (س) خَبِيْ خَبِيْ يٰ خِيْ يَخِيْ (زندہ ہونا)
ع ی ی (س) عَبِيْ عَبِيْ يٰ عِيْ يَعِيْ (تھک جانا)

موت (ن) ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰ
ح ی ی (س) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتْ وَ اَحْيٰ
ع ی ی (س) اَفْعَيْتَنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ

﴿ ابواب ثلاثی مزید فیہ ﴾

ہم جانتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حروف پر مشتمل مادے کا ایسا فعل ہے جسکے اصلی حروف میں مزید کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو۔ کسی فعل کے مادے کے اصلی حروف معلوم کرنے کے لیے ہمیں فعل ماضی کے پہلے صیغے کی طرح رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد افعال کے ماضی کے پہلے صیغے میں ہمیں صرف مادے کے ہی تین حروف ملتے ہیں۔ اگر ثلاثی مجرد افعال میں مادے کے حروف کے ساتھ ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ فعل ثلاثی مجرد نہیں رہتا بلکہ ثلاثی مزید فیہ بن جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال کے چھ ابواب ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ افعال کے آٹھ ابواب کا مطالعہ کریں گے۔

- ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو فاعل سے پہلے ہوتا ہے یا فاعل اور مفعول کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی باب میں ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے کسی میں دو کا اور کسی میں تین کا۔

- ایک مادہ ثلاثی مجرد کے باب سے ثلاثی مزید فیہ کے باب میں آتا ہے تو اسکے مفہوم میں بھی تبدیل واقع ہوتی ہے یہ تبدیلی اس باب کی خصوصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر باب کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں ہم ہر باب کی صرف ایک اہم خصوصیت کا مطالعہ کریں گے باقی خصوصیات ہمیں مطالعے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلوم ہوں گی

ثلاثی مجرد ابواب کے مصدر کا پتہ ہمیں یا تو ڈکشنری سے چلتا ہے یا پھر اہل زبان سے سکر۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ ابواب کے نام ہی ان ابواب کے مصدر ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ابواب کے مصدر ہمیں باب کے معنی بتانے میں اہم کردار ادا کریں گے کیونکہ تقریباً سب الفاظ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں جو ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔
ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل آٹھ ابواب ہم نے پڑھنے ہیں:-

- ۱۔ اَفْعَال
- ۲۔ تَفْعِيل
- ۳۔ مُفَاعَلَة
- ۴۔ تَفْعُل
- ۵۔ تَفَاعُل
- ۶۔ اِفْتِعَال
- ۷۔ اِنْفِعَال
- ۸۔ اِسْتِفْعَال

﴿اَفْعَالٌ﴾

اس باب کے نام کے وزن پر استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ہم اردو زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً

اِکْرَام	اِخْرَاج	اِنْکَار	اِقْرَار
اِدْغَام	اِنْفَاق	اِنْصَاف	اِسْلَام
اِنْذَار	اِخْتِسان	اِسْرَاف	اِرْسَال
اِفْهَام	اِنْعَام	اِصْلَاح	اِعْرَاض
اَفْعَلْ	يُفْعِلْ	اِفْعَالًا	

خصوصیت :- یہ باب فعل لازم کو متعدی بنانے کے کام آتا ہے۔

مثلاً	نزل	(ض)	نَزَلَ	يُنْزِلُ	(ارتنا)
		(افعال)	أَنْزَلَ	يُنْزِلُ	(اتارتا)
	خرج	(ن)	خَرَجَ	يَخْرُجُ	(کلنا)
		(افعال)	أَخْرَجَ	يُخْرِجُ	(نکالنا)
	دخل	(ن)	دَخَلَ	يَدْخُلُ	(داخل ہونا)
		(افعال)	أَدْخَلَ	يُدْخِلُ	(داخل کرنا)
	نزل		أَنْزَلَ	يُنْزِلُ	(نازل کرنا)

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

ر س ل أَرْسَلَ يُرْسِلُ اِرْسَالًا (بھیجنا)

أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

ن ع م أَنْعَمَ يُنْعِمُ اِنْعَامًا (انعام کرنا)

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

يَبْنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

خ ر ج

أَخْرَجَ يُخْرِجُ أَخْرَاجًا (نكالا)

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاءُ هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى
الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ن ذ ر

أَنْذَرَ يُنْذِرُ أَنْذَارًا (خبردار کرنا)

إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا
إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلْتَظِي

ن ف ق

أَنْفَقَ يُنْفِقُ انْفَاقًا (خرج کرنا)

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ

ط ع م

أَطْعَمَ يُطْعِمُ اطْعَامًا (کھانا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

د خ ل

أَدْخَلَ يُدْخِلُ ادْخَالًا (داخل کرنا)

وَأَدْخَلْنَا هُمْ فِي رَحْمَتِنَا
يَدْخُلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ

ب ل غ

أَبْلَغَ يُبْلِغُ ابْلَاغًا (پہنچانا)

لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رَسُولَ رَبِّي

ف ل ح

أَفْلَحَ يُفْلِحُ افْلَاحًا (فلح پانا)

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

م م ن

أَمَنَ يُؤْمِنُ ائِمَانًا (ایمان لانا)

آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

ح ب ب	أَحَبُّ	يُحِبُّ	إِخْبَانًا	(محبت کرنا)
	مَنْ أَحَبَّ سُنْتُيَ فَأَخْبَنِي بَلْ تُجِبُّونَ الْعَاجِلَةَ			
ول ج	أَوْلَجُ	يُؤَلِّجُ	إِيْلًا جَا	(داخل کرنا)
	يُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ			
ی ق ت	أَيَقِنَ	يُوقِنُ	إِيقَانًا	(یقین رکھنا)
	وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ			
م و ت	أَمَاتَ	يُمِيتُ	إِمَاتَةً	(مارنا)
	فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةً عَامًا ثُمَّ بَعَثَهُ			
ز ی غ	أَزَاغَ	يُزَيِّغُ	إِزَاغَةً	(میزھا کرنا)
	فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ			
ل ه و	أَلْهَى	يُلْهِى	إِلْهَاءً	(غافل کرنا)
	أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ			
ء ذ ی	أَذَى	يُؤْذِي	إِذَاءً	(اذیت دینا)
	لِمَ تُوذُّونَنِي			
و ح ی	أَوْحَى	يُوحِي	إِيْحَاءً	(وحی کرنا)
	إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ			
ح ی ی	أَخْيَى	يُخْبِي	إِخْيَاءً	(زبدہ کرنا)
	أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا			

باب (اَفْعَال)

ماضی	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	اَفْعَلَّ	اَفْعَلُوا
3rd Person	مؤنث	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْنَا

مضارع	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يُفْعِلَانِ	يُفْعِلُونَ
3rd Person	مؤنث	تُفْعِلَانِ	يُفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُونَ
2nd Person	مؤنث	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعِلُ	نُفْعِلُ

﴿تفعیل﴾

تعلیم	تدریس	تصدیق	تکذیب	تکریم
ترسیل	تسلیم	تکفیر	تدبیر	تقدیر
تکویر	تذلیل	تعریف	ترغیب	تذکیر
تجدید	تجوید	تنزیل	تسبیح	تنبیہ
توحید	تبدیل	تضحیک	تفہیم	
فَعَلَ	يُفَعِّلُ	تَفْعِيلاً	تَفْعِلاً	

خصوصیت :- فعل لازم کو فعل متعدی میں تبدیل کرتا ہے۔

ع ل م عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيماً (سکھانا)

الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ . خَلَقَ الْإِنْسَانَ . عَلَّمَهُ الْبَيَانَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ن ز ل نَزَلَ يُنْزِلُ تَنْزِيلاً (نازل کرنا)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
هُوَ الَّذِي يُنْزِلُ عَلَى عَبْدِهِ الْيَتَى بَيِّنَاتٍ

س ب ح سَبَّحَ يُسَبِّحُ تَسْبِيحاً (سبح کرنا)

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

ک ل م کَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيماً (کلام کرنا)

كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيماً

ک ذ ب کَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيباً (جھٹلانا)

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا
أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْآيَاتِ

حدث	خَدَّثَ	يُخَدِّثُ	تَحْدِثُنَا	(بیان کرنا)
				يَوْمَئِذٍ تُخَدِّثُ أَخْبَارَهَا
قدم	قَدَّمَ	يَقْدِمُ	تَقْدِیْمًا	
اخر	أَخَّرَ	يُأَخِّرُ	تَأْخِیرًا	
				عَلِمْتُ نَفْسٍ "مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ
ودع	وَدَّعَ	يُودِّعُ	إِذَاعًا	(چھوڑ دینا)
				مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ
یسر	يَسَّرَ	يُيسِّرُ	تَيْسِيرًا	(آسان کرنا)
				وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَسَتُيسِّرُهُ، لِلْيُسْرَىٰ
عدد				وَيْلٌ "لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ"
صور	صَوَّرَ	يُصَوِّرُ	تَصْوِيرًا	(صورت بنانا)
				هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ
بین	بَيَّنَّ	يُبَيِّنُ	تَبْيِينًا	(واضح کر دینا)
				كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
زکو	زَكَّى	يُزَكِّي	تَزْكِيَةً	(پاک کرنا)
				قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَلَا يَكْلَمُهُمْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
جلی	جَلَّى	يُجَلِّي	تَجْلِيَةً	(روشن کرنا۔ ظاہر کرنا)
				وَالنَّهَارَ إِذَا جَلَّاهَا

وصی وصی یوصی توصیة (وصیت کرنا)

وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَنْبَىٰ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

سوی سؤی یسؤی تسؤیة (برابر کرنا۔ سنوارنا)

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا
فَإِذَا سَوَّيْتَهُ، وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي

(تَفْعِيلُ)

ماضي	واحد	مثنى	جمع
غائب	مذكر	فَعَّلَا	فَعَّلُوا
3rd Person	مؤنث	فَعَّلَتَا	فَعَّلْنَ
حاضر	مذكر	فَعْلَتَا	فَعْلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعْلَتَا	فَعْلْتُنَّ
متكلم	مذكر	فَعَّلْتُ	فَعَّلْنَا
1st Person	مؤنث		

مضارع	واحد	مثنى	جمع
غائب	مذكر	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ
3rd Person	مؤنث	تُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلْنَ
حاضر	مذكر	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُونَ
2nd Person	مؤنث	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُنَّ
متكلم	مذكر	أُفَعِّلُ	نُفَعِّلُ
1st Person	مؤنث		

﴿مُفَاعَلَةٌ﴾

مقابلہ	مشاہدہ	مجاہدہ	مناظرہ	مراقبہ
مراسلہ	مباہلہ	معالجہ	مقاربہ	مطالبہ
معاشقہ	محاصرہ	مقاتلہ	معاشرہ	مشاعرہ
مباحثہ	مذاکرہ			

فَاعِلٌ يَفَاعِلُ مُفَاعَلَةٌ يَفَاعَلُ فَعَالًا

خصوصیت: مشارکت:- دو اشخاص یا دو گروہ فعل میں اس طرح شریک ہوں کہ ایک فاعل ہو اور دوسرا مفعول

خ د ع خَادَعُ يُخَادِعُ مُخَادَعَةٌ (دھوکا دینا)

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ
يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَمَا يُخٰدِعُونَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

ن ف ق نَافِقٌ يُنَافِقُ مُنَافِقَةٌ (منافق ہونا)
نَافِقٌ خَنْظَلَةٌ

ق ت ل قَاتِلٌ يُقَاتِلُ مُقَاتِلَةٌ (جنگ کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَفًا

ج ه د جَاهِدُ يُجَاهِدُ مُجَاهِدَةٌ (جہاد کرنا)

مَنْ جَاهَدْنَا فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ

ج د ل جَادِلُ يُجَادِلُ مُجَادِلَةٌ (جھگڑنا)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الْتَّبٰى تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا

ظ ه ر ظَاهِرٌ يُظَاهِرُ مُظَاهَرَةٌ (اظہار کرنا)

الَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاءِهِمْ مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ

ح ف ظ حَافَظَ يُحَافِظُ مُحَافَظَةٌ (محافظت کرنا)

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ

د ف ع دَافَعَ يُدَافِعُ مُدَافَعَةٌ يَا دِفَاعًا (دفاع کرنا)

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

ض ح ف ضَاعَفَ يُضَاعِفُ مُضَاعَفَةٌ (بڑھانا۔ دوگنا کرنا)

إِنَّ اللَّهَ يُضَاعِفُ أَجْرَ مَنْ يَشَاءُ

ه ج ر هَاجَرَ يُهَاجِرُ مُهَاجِرَةٌ (ہجرت کرنا۔ چھوڑ دینا)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ أَوْوُوا وَنَصَرُوا
أُولَئِكَ الْمُؤْمِنُونَ حَقَّ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

م خ ذ أَخَذَ يُؤْخِذُ مُؤَاخَذَةٌ (گرفت کرنا)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ ذَاتِهِ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ
إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى

ح ج ح حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةٌ

الَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ

وَع د وَاعَدَ يُوْاعِدُ مُوَاْعِدَةٌ يَا مِيعَادًا

وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

ر و د رَاوَدَ يُرَاوِدُ مُرَاوِدَةٌ

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ

ع ف و عَافَا يُعَافِي مُعَافَاةً (صحت دینا۔ بلا اور برائی سے بچانا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي

ن د ی نَادَى يُنَادِي نِدَاءً (پکارنا)

إِذْ نَادَى رَبُّهُ نِدَاءً خَفِيًّا

و ر ی وَارَى يُوَارِي مُوَارَاةً

كَيْفَ يُوَارِي سُوءَ أَخِي

(مُفَاعَلَةٌ)

ماضي	واحد	مثنى	جمع
غائب	مذكر	فَاعِلَا	فَاعِلُوا
3rd Person	مؤنث	فَاعِلَتَا	فَاعِلْنَ
حاضر	مذكر	فَاعِلْتُمَا	فَاعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَاعِلْتُمَا	فَاعِلُنَّ
متكلم	مذكر مؤنث	فَاعِلْتُ	فَاعِلْنَا
1st Person			

مضارع	واحد	مثنى	جمع
غائب	مذكر	يُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلُونَ
3rd Person	مؤنث	تُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلْنَ
حاضر	مذكر	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلُونَ
2nd Person	مؤنث	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلْنَ
متكلم	مذكر مؤنث	أُفَاعِلُ	نُفَاعِلُ
1st Person			

﴿تَفْعُلُ﴾

تذکر	تکبر	تبسم	تحفظ
تعجب	تجمل	تردد	تنزل
تعلم	تربص	تشکر	تجس
تصدق	تقدم	تکلف	تصرف
تَفْعُلُ	يَتَفَعَّلُ	تَفْعُلُ	

خصوصیت :- اس باب کی سب سے نمایاں خصوصیت تکلف ہے۔ جس فعل کا ذکر ہو رہا ہو اسکو خود حاصل کرنا۔

علم تَعْلَمُ يَتَعَلَّمُ تَعْلَمُنَا (سیکھنا)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

ذکر تَذْكُرُ يَتَذَكَّرُ تَذْكُرَا (یاد کرنا to recall)

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى

فکر تَفَكَّرُ يَتَفَكَّرُ تَفَكَّرَا (غور و فکر کرنا)

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

دبّر تَدْبِرُ يَتَدَبَّرُ تَدْبِرَا (غور و فکر کرنا)

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ

کلم تَكَلَّمُ يَتَكَلَّمُ تَكَلَّمْنَا

لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ

صدق تَصَدَّقُ يَتَصَدَّقُ تَصَدَّقَا (صدقہ کرنا)

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا

تَنَزَّلُ يَتَنَزَّلُ تَنَزَّلَا (نازل ہونا)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ

نوٹ:- فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" اکٹھی ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک "ت" کو گرا دینا جائز ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ

خ ب ط تَخْبُطُ يَتَخَبَّطُ تَخْبُطَا (باؤلا کر دینا)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ

خ ر تَأْخُرُ يَتَأَخَّرُ تَأْخَرَا (دیر کرنا)

وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

ج س س تَجَسَّسُ يَتَجَسَّسُ تَجَسَّسَا (تجسس کرنا)

لَا يَتَجَسَّسُ الْمُؤْمِنُونَ

و ک ل تَوَكَّلْ يَتَوَكَّلْ تَوَكَّلَا (توکل کرنا)

وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

ط و ع تَطَوَّعُ يَتَطَوَّعُ تَطَوَّعَا

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

م ی ز تَمَيَّزُ يَتَمَيَّزُ تَمَيَّزَا (پھٹ جانا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

و ف ی تَوَفَّى يَتَوَفَّى تَوَفَّيَا (پورا پورا لینا)

وَمَنْ تَوَفَّتْهُ مُنَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ

(تَفَعَّلَ)

ماضی	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذكر	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلُوا
3rd Person	مؤنث	تَفَعَّلَتَا	تَفَعَّلْنَ
حاضر	مذكر	تَفَعَّلْتَ	تَفَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَعَّلْتِ	تَفَعَّلْتُنَّ
متكلم	مذكر	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا
1st Person	مؤنث		

مضارع	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذكر	يَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلُونَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلْنَ
حاضر	مذكر	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُونَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلِينَ	تَتَفَعَّلْنَ
متكلم	مذكر	أَتَفَعَّلُ	نَتَفَعَّلُ
1st Person	مؤنث		

﴿تَفَاعُلٌ﴾

توازن	تعارف	تغابن	تفاخر	تکاثر
تناسب	تصادم	تعاقب	تواتر	تعاون
تدارك	تناظر	تقابل	تجاوز	تناسل
		تَفَاعُلًا	يَتَفَاعَلُ	تَفَاعُلٌ

خصوصیت: تشارک: کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔

غ م ز تَغَامُرٌ يَتَغَامَرُ تَغَامُرًا (ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا)
وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَرُونَ

د ر س تَذَارَسَ يَتَذَارَسُ تَذَارُسًا (باہم پڑھنا)
يَنْتَلُونَ كِتَابَ اللَّهِ. وَيَتَذَارَسُ سُونَهُ بَيْنَهُمْ

ع ق ب تَعَاقَبَ يَتَعَاقَبُ تَعَاقِبًا (یکے بعد دیگرے آنا)
إِنَّ الْعُسْرَ وَالْيُسْرَ يَتَعَاقَبَانِ

ن ص ر تَنَاصَرَ يَتَنَاصَرُ تَنَاصُرًا (ایک دوسرے کی مدد کرنا)
مَا لَكُمْ لَا تَنَاصِرُونَ

خ ف ت تَخَافَتَ يَتَخَافَتُ تَخَافَتَا (ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات کرنا)
وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ

ن ز ع تَنَازَعَ يَتَنَازَعُ تَنَازَعًا (باہم جھگڑنا)
لَا يَتَنَازَعُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْمَالِ

ک ث ر تَكَاثَرَ يَتَكَاثَرُ تَكَاثُرًا (باہم کثرت طلب کرنا)
أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

فخر	تَفَاخَرُ	يَتَفَاخَرُ	تَتَفَاخَرَا	(ایک دوسرے پر فخر کرنا)
	أَنَا الْحَيَوَةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ "وَرِيثَةٌ" وَتَفَاخَرُ "بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرُ" فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ			
سئل	تَسَاءَلُ	يَتَسَاءَلُ	تَسَاءَلَا	(ایک دوسرے سے سوال کرنا)
	عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ			
حب ب	تَحَابَّ	يَتَحَابُّ	تَحَابَّا	(ایک دوسرے سے محبت کرنا)
	وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ			
جوز	تَجَاوَزَ	يَتَجَاوَزُ	تَجَاوَزَا	
	وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ			
دی ن	تَذَايَنَ	يَتَذَايَنُ	تَذَايَنَا	(ایک دوسرے کو ادھار دینا)
	إِذَا تَذَايَنْتُمْ بِذِيْنِ			
علو	تَعَالَى	يَتَعَالَى	تَعَالَيْنَا	(بلند و برتر ہونا)
	فَتَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ			
عطی	تَعَاطَى	يَتَعَاطَى	تَعَاطَيْنَا	
	فَنَا دَوَّصَا جَبْهَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَّرَ			
وصی	تَوَاصَى	يَتَوَاصَى	تَوَاصَيْنَا	(ایک دوسرے کو وصیت کرنا)
	وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ			

(تَفَاعُل)

ماضی	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	تَفَاعَلَ	تَفَاعَلُوا
3rd Person	مؤنث	تَفَاعَلَتْ	تَفَاعَلْنَ
حاضر	مذكر	تَفَاعَلْتِ	تَفَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَاعَلْتِ	تَفَاعَلْتُنَّ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	تَفَاعَلْتُ	تَفَاعَلْنَا

مضارع	واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	يَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلُونَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلْنَ
حاضر	مذكر	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلُونَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلْنَ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	أَتَفَاعَلُ	نَتَفَاعَلُ

﴿افتنال﴾

اختلاف	اجتناب	اقتدار	اقتباس	اجتهاد
اكتساب	اشتعال	امتحان	اجتماع	اختیار
احترام	اهتمام	اعتراف	اعتبار	اختصار
انتقام	انتظار	انتشار	انتخاب	انتقال

اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ اِفْتَعَالًا

خصوصیت :- جس فعل کا ذکر ہو اس کو اہتمام سے کرنا اہمیت دے کر کرنا

نوٹ :- باب الفتنال کا ہمزہ، ہمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ب اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِسَابًا (کمانا)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

ق ر ب اقْتَرَبَ يَقْتَرِبُ اقْتِرَابًا (قریب ہونا)

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ

ج م ع اجْتَمَعَ يَجْتَمِعُ اجْتِمَاعًا (اکٹھ ہونا)

وَرَجُلَانِ تَحَابُّا فِي اللَّهِ اجْتِمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

ع ر ف اعْتَرَفَ يَعْتَرِفُ اعْتِرَافًا (اعتراف کرنا)

فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ

ن ق م اِنْتَقَمَ يَنْتَقِمُ اِنْتِقَامًا (انتقام لینا)

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ

ع ذ ر اعْتَذَرَ يَعْتَذِرُ اعْتِذَارًا (عذر پیش کرنا)

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ

م ل ہ امتلاً یمتلاً امتلاء (بہرجاء)
یَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلأتْ وَتَعْلَزُ حَلْ مِنْ مَزِزُ

ہ ز ز اھتز اھتز اھترآذا

فَلَمَّا رَاها تَهْتَزُّ كَأَنَّها جَانٌ

ک ی ل اکتال یکتال اکتیالاً (ماپ کرلیتا)

الَّذِينَ إِذَا اُكْتُلُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ

ب ل و ابتلی یبتلی ابتلاء (آزما)

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ، فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ، فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ

ن ہ ی انتھی ینتھی انتھاء (بار آتا)

فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ

س و ی استوی یستوی استواء (بار آتا)

لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ

لَا يَسْتَوِي أَصْحَبُ النَّارِ وَأَصْحَبُ الْجَنَّةِ

(اِفْتَعَال)

ماضی	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	اِفْتَعَلَ	اِفْتَعَلُوا
3rd Person	مؤنث	اِفْتَعَلَتْ	اِفْتَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِفْتَعَلْتِ	اِفْتَعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلْنَا

مضارع	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَعِلُ	يَفْتَعِلُونَ
3rd Person	مؤنث	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلُونَ
2nd Person	مؤنث	تَفْتَعِلِينَ	تَفْتَعِلُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	أَفْتَعِلُ	نَفْتَعِلُ

تفعّل اور تفاعل کے خصوصی قواعد

ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

- باب تفعّل اور تفاعل کا "ف" کلمہ اگر مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ان دونوں ابواب کی "ت" تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو "ف" کلمہ پر ہے۔ پھر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

ذکر (تفعّل) تَذَكَّرَ دَذَكَّرَ اَذَذَكَّرَ اِذَذَكَّرَ

يَتَذَكَّرُ يَدَذَكِّرُ يَذَذَكِّرُ يَذَذَكِّرُ

ثقل (تفاعل) تَثَقَّلَ ثَثَقَّلَ اِثَثَقَّلَ اِثَثَقَّلَ

يَتَثَقَّلُ يَثَثَقِّلُ يَثَثَقِّلُ يَثَثَقِّلُ

نوٹ: یہ قاعدہ اختیاری ہے لازمی نہیں۔

- باب تفعّل اور تفاعل کے فعل مضارع کی گردان کے جن صیغوں میں دو "ت" اکٹھے آجائیں ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔

نزل (تفعّل) تَنْزَلُ سے تَنْزِلُ

نصر (تفاعل) تَنْصَرُوْنَ سے تَنْصَرُوْنَ

افعال کے خصوصی قواعد

- باب افعال کا "ف" کلمہ اگر (د ذ ز) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افعال کی "ت" کو "ذ" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

فاکلمہ اگر "ذ" ہو تو دونوں "ذ" کا ادغام کر دیا جاتا ہے۔

دخَل	اِدْتَحَلَ	اِذْدَحَلَ	اِدْتَحَلَ	يَدْخُلُ	يَذْدَحُلُ	يَدْخُلُ
ذَكَر	اِذْتَكَّرَ	اِذْدَكَرَ	يَذْتَكِّرُ	يَذْدَكِرُ		
زَجَرَ	اِزْتَجَرَ	اِزْدَجَرَ	يَزْتَجِرُ	يَزْدَجِرُ		

"ذ" کو "ذ" میں اور "ذ" کو "ذ" میں بدل کر دونوں کا ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

اِذْدَكَرَ	اِذْدَكَرَ	اِذْدَكَرَ	يَذْدَكِرُ	يَذْدَكِرُ	يَذْدَكِرُ
اِذْدَكَرَ	اِذْدَكَرَ	اِذْدَكَرَ	يَذْدَكِرُ	يَذْدَكِرُ	يَذْدَكِرُ

- باب افعال کا "ف" کلمہ اگر (ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افعال کی "ت" تبدیل ہو کر (ط) بن جاتی ہے۔

صَبَرَ	اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ	يَصْتَبِرُ	يَصْطَبِرُ
ضَرَبَ	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ	يَضْتَرِبُ	يَضْطَرِبُ
طَلَعَ	اِطْتَلَعَ	اِطْطَلَعَ	يَطْتَلِعُ	يَطْطَلِعُ
ظَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	يَظْطَلِمُ	يَظْطَلِمُ

"ظ" کو "ط" میں یا "ظ" کو "ظ" میں تبدیل کر کے ادغام بھی کیا جاسکتا ہے

اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	يَظْطَلِمُ	يَظْطَلِمُ
اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	يَظْطَلِمُ	يَظْطَلِمُ

- باب افعال کا ف کما ار (و یا ی) ہوو اسے ت میں تبدیل کر کے باب افعال بنائی جاتا ہے۔
ہیں۔

وقی	اَوْتَقَى	اِتَّقَى	يُوْتَقَى	يَتَّقَى	يَتَّقَى
ی سر	اِتَسَرَ	اِتَّسَرَ	يِئْتَسِرُ	يَتَّسِرُ	يَتَّسِرُ

(و) کی تبدیلی لازمی ہے جبکہ (ی) کی تبدیلی اختیاری ہے۔

- (أَخَذَ) جب باب افعال سے آتا ہے تو خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

اخذ	اِتَّخَذَ	اِتَّخَذَ	يَاتَّخِذُ	يَتَّخِذُ	يَتَّخِذُ
-----	-----------	-----------	------------	-----------	-----------

﴿انفعال﴾

انقلاب	انكسار	انكشاف	انحراف	انقطاع
انشقاق	انشراح	انحصار	انحطاط	انقطاع
انفعل	ينفعل	انفعلاً		

خصوصیت :- متعدی افعال کو لازم بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

باب انفعال کا ہمزہ بھی ہمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ر انكسر ينكسر انكساراً (ٹوٹ جانا)

انكسر القلم

ص ر ف انصرف ينصرف انصرافاً (پھر جانا)

انصرفوا صرف الله قلوبهم

ک د ر انكدر ينكدر انكداراً (گدلا ہو جانا)

واذا النجوم انكدرت

ب ع ث انبعث ينبعث انبعثاً (اٹھ کھڑا ہونا)

اذا نبعث اشقاها

ط ل ق انطلق ينطلق انطلافاً (چلنا)

لا ينطلق لسانى

ق ل ب انقلب ينقلب انقلاباً (واپس مڑنا)

ويقلب الى اهله مسروراً

ف ج ر انفجر ينفجر انفجاراً (پھٹ پڑنا)

فا انفجرت منه اثنتا عشرة عينا

ق ط ع انْقَطَعَ يَنْقَطِعُ انْقِطَاعًا (کٹ جانا)

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ

ف ط ر انْفَطَرَ يَنْفَطِرُ انْفِطَارًا (پھٹ جانا)

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

ش ق ق انْشَقَّ يَنْشَقُّ انْشِقَاقًا (پھٹ جانا)

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

ب غ ی انْبَغَى يَنْبَغِي انْبِغَاءً (شایان شان ہونا)

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ

(اِنْفَعَال)

ماضی	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذكر	اِنْفَعَلَا	اِنْفَعَلُوا
3rd Person	مؤنث	اِنْفَعَلَتْ	اِنْفَعَلْنَ
حاضر	مذكر	اِنْفَعَلْتَ	اِنْفَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِنْفَعَلْتِ	اِنْفَعَلْتُنَّ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	اِنْفَعَلْتُ	اِنْفَعَلْنَا

مضارع	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذكر	يَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلُونَ
3rd Person	مؤنث	تَنْفَعِلُ	يَنْفَعِلْنَ
حاضر	مذكر	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلُونَ
2nd Person	مؤنث	تَنْفَعِلِينَ	تَنْفَعِلْنَ
متكلم 1st Person	مذكر مؤنث	اِنْفَعِلُ	نَنْفَعِلُ

﴿اِسْتِفْعَالُ﴾

استغفار استقبال استخراج استکبار استحصال
استقرار استحکام استهزاء استدراج استخلاف

اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ اِسْتَفْعَلَا

خصوصیت :- زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے
باب استفعال کا ہمزہ بھی ہمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

غ ف ر اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتَعْفَارًا (بخش مانگنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ

ک ب ر اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ اِسْتِكْبَارًا (برائی چاہنا)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذٰلِخِیْنٍ

ب د ل اِسْتَبْدَلَ يَسْتَبْدِلُ اِسْتِبْدَالًا (بدلنا چاہنا)

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ

ط ع م اِسْتَطْعَمَ يَسْتَطْعِمُ اِسْتِطْعَامًا (کھانا طلب کرنا)

اِسْتَطْعَمْنَا اَهْلَهَا

ع ج ل اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ اِسْتِعْجَالًا (جلدی مانگنا)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ

م ذ ن اِسْتَأْذَنَ يَسْتَأْذِنُ اِسْتِئْذَانًا (اجازت طلب کرنا)

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ہ ز ہ اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ اِسْتِهْزَاءً (استہزاء کرنا)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهٖمْ وَيَمْدُ هُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

ق ر ر	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	اِسْتَقْرَازًا	(قرار پکرتا)
	فَإِنْ اِسْتَقَرَّ مَكَانُهُ، فَسَوْفَ تَرَانِي			
و ق د	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	اِسْتِيقَادًا	
	مِثْلُهُمْ كَمِثْلِ الَّذِي اِسْتَوْقَدَ نَارًا			
ع و ن	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	اِسْتِعَانَةً	(مدد طلب کرتا)
	إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ			
خ و ر	اِسْتَخَارَ	يَسْتَخِيرُ	اِسْتِخَارَةً	(بھلائی طلب کرتا)
	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ			
ع ل و	اِسْتَعْلَى	يَسْتَعْلَى	اِسْتِعْلَاءً	
	وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنْ اِسْتَعْلَى			
س ق ی	اِسْتَسْقَى	يَسْتَسْقِیْ	اِسْتِسْقَاءً	(پانی مانگتا)
	وَإِذَا اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ			
و ف ی	اِسْتَوْفَى	يَسْتَوْفِیْ	اِسْتِيفَاءً	(پورا پورا مانگتا)
	الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ			
ح ی ی	اِسْتَحَى	يَسْتَحِیْ	اِسْتِحْيَاءً	(شرمانا)
	وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحِیْ مِنَ الْحَقِّ			

(اِسْتَفْعَال)

ماضی	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَفْعَلَا	اِسْتَفْعَلُوا
3rd Person	اِسْتَفْعَلَتْ	اِسْتَفْعَلَتَا	اِسْتَفْعَلْنَ
حاضر	اِسْتَفْعَلْتُ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُمْ
2nd Person	اِسْتَفْعَلْتِ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	اِسْتَفْعَلْتُ	اِسْتَفْعَلْنَا	

مضارع	واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	يَسْتَفْعِلُ	يَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلُونَ
3rd Person	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلْنَ
حاضر	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُونَ
2nd Person	تَسْتَفْعِلِينَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلْنَ
متکلم 1st Person	اَسْتَفْعِلُ	نَسْتَفْعِلُ	

مثلائی مدیفیہ (فعل مجہول)

ماضی مجہول :- مثلائی مدیفیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ ایک ہی ہے جو تین Steps پر مشتمل ہے۔

- ۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں
- ۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر لگا دیں
- ۳۔ باقی تمام متحرک حروف کی حرکت کو پیش میں تبدیل کر دیں

مضارع مجہول :- مثلائی مدیفیہ کے تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ بھی ایک ہی ہے یہ قاعدہ چار Steps پر مشتمل ہے۔

- ۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں
- ۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگا دیں
- ۳۔ علامت مضارع پر پیش لگا دیں
- ۴۔ باقی تمام حروف کو ویسے ہی رہنے دیں

﴿ ثلاثی مذید فیہ ابواب سے مجہول ﴾

باب	مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	ماضی مجہول	مضارع مجہول
اَفْعَال	ن ز ل	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اُنْزَلَ	يُنْزَلُ
	خ ر ج	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اُخْرِجَ	يُخْرَجُ
تَفْعِيل	ك و ر	كَوَّرَ	يُكَوِّرُ	كُوِّرَ	يُكَوَّرُ
	خ ف ف	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خُفِّفَ	يُخَفَّفُ
مُفَاعَلَه	ن د ی	نَادَى	يُنَادِي	نُوْدِي	يُنَادَى
	ح س ب	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حُوْسِبَ	يُحَاسَبُ
تَفْعُل	ق ب ل	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تُقَبِّلَ	يَتَقَبَّلُ
	خ ط ف	تَخَطَّفَ	يَتَخَطَّفُ	تُخَطِّفَ	يَتَخَطَّفُ
اِفْتِعَال	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اُخْتَلِفَ	يُخْتَلَفُ
	ن ف ع	اِنْتَفَعَ	يَنْتَفِعُ	اُنْتَفِعَ	يَنْتَفِعُ
اِنْفِعَال	ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	×	×
اِسْتِفْعَال	ه ز ء	اِسْتَهْزَأَ	يَسْتَهْزِئُ	اُسْتَهْزِئَ	يُسْتَهْزِئُ
	ع ت ز	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتَبُ	اُسْتَعْتَبَ	يُسْتَعْتَبُ

- ۱۔ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
- ۲۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا
- ۳۔ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ
- ۴۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
- ۵۔ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
- ۶۔ فَأَمَّا مَنْ أَوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا

٤. إِذْ قَرَّبْنَا قُربَانًا تُقْبَلُ مِنْ أَحَدِهِمَا
٨. إِنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ
٩. وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ
١٠. أَوْ عَلَّمَ يَنْتَفِعَ بِهِ
١١. وَلَقَدْ اسْتَهْزَى بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ
١٢. فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مُعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

﴿ مضارع کے تغیرات ﴾

فعل ماضی تو مبنی اسماء کی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کرتا لیکن فعل مضارع اپنی نارل شکل کے علاوہ مزید شکلیں اختیار کرتا ہے۔ یعنی وہ نارل مضارع سے ہلکا (خفیف) بھی ہوتا ہے اور ہلکا تر (اخف) بھی پھر وہ بھاری (ثقیل) بھی ہوتا ہے اور بھاری تر (اَثقل) بھی۔
 مضارع اخف >----- مضارع خفیف >----- نارل مضارع >----- مضارع ثقیل >----- مضارع اَثقل
 مضارع ثقیل اور مضارع اَثقل تو ہم (انشاء اللہ) فعل مضارع کے تاکیدی اسلوب کے حوالے سے پڑھیں گے۔ اس وقت ہم مضارع خفیف اور مضارع اخف کے متعلق معلومات و سوالات سامنے رکھ کر حاصل کرتے ہیں۔

(۱) خفیف اور اخف ہونے کی صورت میں نارل مضارع کی شکل میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

(۲) مضارع خفیف اور اخف کب یا کیوں ہوتا ہے؟

پہلے سوال کے جواب کے لیے پہلے ہم کسی بھی وزن کے فعل مضارع کی گردان کے صیغوں کو تین قسم کے صیغوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کے صیغے

(يَفْعَلُ . تَفْعَلُ . تَفْعَلُ . أَفْعَلُ . تَفْعَلُ)

۲۔ دوسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلَانِ . تَفْعَلَانِ . تَفْعَلَانِ . يَفْعَلُونَ . تَفْعَلُونَ . تَفْعَلَيْنِ)

۳۔ تیسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلْنَ . تَفْعَلْنَ)

4/1/19

﴿ مضارع خفیف ﴾

فعل مضارع جب خفیف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

(۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ”پیش“ ”زبر“ ”زبر“ میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

يَفْعَلُ - تَفْعَلُ - تَفْعَلُ - أَفْعَلُ - تَفْعَلُ

(۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

يَفْعَلَا - تَفْعَلَا - تَفْعَلَا - يَفْعَلُوا - تَفْعَلُوا - تَفْعَلِي

(۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلْنَ - تَفْعَلْنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع کو خفیف کر دیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ - اَنْ - كَسِي - اِذَنْ - حَتَّى - لَ

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اضلاع مضارع کو خفیف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد کوئی حرف محذوف سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ

سے مضارع خفیف ہوتا ہے۔ ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) **لَنْ**: حرف لَنْ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس میں دو طرح کی معنوی

تبدیلی لاتا ہے۔

(i) اس میں زور دار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

(ii) اس کے معنی مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/ کرے گا)

لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)

- وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامِ وَاجِدٍ

- اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوْا ذُبٰبًا وَلَوْ اٰجْتَمَعُوْا لَهٗ

- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰسْتَرَوْا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَضُرُّوْا اللّٰهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

- وَقَالُوْا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصْرٰى ۚ تِلْكَ اَمَانٰتُهُمْ ۚ قُلْ هَاتُوْا

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

وَقَالُوا لَنْ تَمْسُقَنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ
 قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ
 لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲) اَنْ: کہ

میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے امرتہ، اَنْ يَذْهَبَ

أَمَرْنَا اللَّهَ أَنْ نَعْبُدَهُ
 أَمَرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
 إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً
 عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 الرَّبُّ يُوسِّعُونَ حُبًّا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ
 كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْلَمُونَ
 الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ
 أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ
 إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ
 وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

(۳) گئی: تاکہ

یہ فعل کے بعد کر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَيْ أَفْهَمَهُ
 كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا
 فَرَدَّدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

(۴) اِذَنْ: تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا رد عمل "اِذَنْ" سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً

قُلْتُ لِزَيْدٍ "هَذَا الْكِتَابُ مُفِيدٌ" فَقَالَ "إِذْنُ سَاقِرَةٍ"

(۵) حَتَّى :- یہاں تک کہ

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ أَجْلِسَ حَتَّى يَأْذَنَ الْمُعَلِّمُ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ

وَمَا يُعْلِمَانِ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

قَالُوا يَمُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَنَنْذَرُهَا حَتَّى يُخْرِجُوا مِنْهَا

أَلَا وَإِنَّ نَفْسًا لَنَ تَمُوتُ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(۶) ل :- تاکہ کا مفہوم دیتا ہے اور وجہ بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں

خَلَقَ اللَّهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوهُ

اسے لام گئی بھی کہتے ہیں اور لام تعلیل بھی

ل . گئی . لکنی ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي يُنْزِلُ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

(۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ”پیش“ سکون میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

يَفْعَلُ . تَفْعَلُ . أَفْعَلُ . نَفْعَلُ

(۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

يَفْعَلَا . تَفْعَلَا . تَفْعَلَا . يَفْعَلُوا . تَفْعَلُوا . تَفْعَلِي

(۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلُن . تَفْعَلُن

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

(۱) **لَمْ**۔ حرف لم کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

(۱) اس میں زور دار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

(۲) اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے / کرے گا)

لَمْ يَفْعَلُ (اس نے بالکل نہیں کیا۔ اس نے کیا ہی نہیں)

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

(۲) **لَمَّا**۔ (ابھی تک نہیں)

لَمَّا يَكْتُبْ زَيْدٌ

زید نے ابھی تک نہیں لکھا

لَمَّا تَطَلَّعَ الشَّمْسُ
لَمَّا أَقْرَأَ هَذَا الْكِتَابَ

سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا
میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی

- وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ
- أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ

(۳) اِنْ: (اگر)

”اِنْ“ حرف شرط ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا
جملہ شرطیہ کے دو حصے ہوتے ہیں

(۱) شرط اگر تو بیٹھے گا

(۲) جواب شرط یا جزاء تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف ”اِنْ“ سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف ”اِنْ“ لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہو جاتا ہے اور جواب شرط والا مضارع بھی خود بخود اخف ہو جاتا ہے۔

اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا اِنْ تَجْلِسَ أَجْلِسْ
اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا اِنْ تُضْرِبْنِي أَضْرِبْكَ

عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔
- ۲۔ اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا۔
- ۳۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔
- ۴۔ اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔
- ۵۔ اگر تو مسکین کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تجھ سے راضی ہوگا۔
- ۶۔ اگر تم اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا۔
- ۷۔ اگر ہم قرآن کی زبان سمجھیں گے تو قرآن کو سمجھیں گے۔
- ۸۔ اگر وہ صبر کریں گی تو کامیاب ہوں گی۔
- ۹۔ اگر تو ظلم کرے گا تو لوگ تجھ سے محبت نہیں کریں گے۔

شریجہ ذیل اسماء بھی شرط کے لیے استعمال ہوتے ہیں
 مَنْ - مَا - اَیْن - اَنْتَی - اَیَّانَ - مَتَی - کَیْفَ - اَیْ
 اسماء شرط پر کبھی (ما) مائے تاکید بھی لگاتے ہیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا
- ۲۔ جو کسی ذرے کے ہم وزن نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا اور جو کسی ذرے کے ہم وزن برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا
- ۳۔ جو تم پیو گے میں پیوں گا
- ۴۔ جو تم کہو گی میں کروں گا
- ۵۔ جہاں وہ جائیں گے ہم جائیں گے
- ۶۔ جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پا لے گی
- ۷۔ جب تو جائے گا میں جاؤں گا
- ۸۔ جہاں تو پڑھے گا میں پڑھوں گا
- ۹۔ جو رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا
- ۱۰۔ ان میں سے جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا

ل (لام امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (عائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں عائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیے مضارع سے پہلے ”لِ“ لگایا جاتا ہے جسے ”لام امر“ کہتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/ کرے گا)
لِیَفْعَلُ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)
لَا فَعْلُ	(مجھے کرنا چاہیے)

۔ لام کی مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لام امر اخف پہلی قسم کے صیغوں میں تو لام گئی اور لام امر کی پہچان آسانی سے ہو جاتی ہے مثلاً

لِیَفْعَلُ	(تاکہ وہ کرے)	لام گئی
لِیَفْعَلُ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)	لام امر

- دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لام گئی اور لام امر کی پہچان عام طور پر سیاق و سباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

لَيْسَمْعُوا (تاکہ وہ سنیں)

لَيْسَمْعُوا (انہیں سننا چاہیے)

- لام گئی اور لام امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لام امر سے پہلے ”و“ یا ”ف“ آجائے تو لام امر ساکن ہو

جاتا ہے جبکہ لام گئی ساکن نہیں ہوتا۔

وَلَيْسَمْعُوا (اور تاکہ وہ سنیں)

وَلَيْسَمْعُوا (اور انہیں چاہیے کہ سنیں)

۱۔ وَلَنَنْظُرَنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

۲۔ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۳۔ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا النَّبِيِّ

۴۔ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

۵۔ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

۶۔ اے چاہیے کہ (وہ) محنت کرے تاکہ (وہ) کامیاب ہو

۷۔ پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

۸۔ انہیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں

۹۔ ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تاکہ وہ ہماری مدد کرے

۱۰۔ تمہارے طاقتور کو تمہارے کمزور کی مدد کرنی چاہیے

مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لیے یا درخواست کرنے کے لیے فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً تم لکھو۔ اے اللہ ہماری مدد فرما
فعل امر بنانے کا طریقہ:

۱۔ فعل امر فعل مضارع سے بنے گا

۲۔ حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

(۱) مضارع کو اخف کریں

(۲) علامت مضارع ہٹا دیں۔ اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ

پڑھنے کے لیے

(۳) شروع میں حمزۃ الوصل کا اضافہ کریں۔

حمزۃ الوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں حمزۃ الوصل پر
پیش لگائیں جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں حمزۃ الوصل پر زیر لگائیں۔ اس اصول کے تحت صرف دو
ابواب (نَصَرَ۔ يَنْصُرُ اور كَرَّمَ۔ يَكْرُمُ) سے فعل امر بناتے ہوئے حمزۃ الوصل پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

نوٹ: ۱۔ باب افعال کے فعل امر کے حمزہ پر زبر آتی ہے اور

۲۔ باب افعال کے فعل امر کا حمزہ، حمزۃ الوصل نہیں ہے

ن ص ر (ن)

جمع	مثنیٰ	واحد	
أَنْصُرُوا	أَنْصُرَا	أَنْصُرْ	مذکر
أَنْصُرْنَ	أَنْصُرَا	أَنْصُرِيْ	مؤنث

اللَّهُمَّ أَنْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ

ف ت ح (ف)

مؤنث	واحد	مثنى	جمع
مذكر	اَفْتَحْ	اَفْتَحَا	اَفْتَحُوا
مؤنث	اَفْتَحِيْ	اَفْتَحَا	اَفْتَحْنَ

اَللّٰهُمَّ اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

غ ف ر (ض)

مؤنث	واحد	مثنى	جمع
مذكر	اَغْفِرْ	اَغْفِرَا	اَغْفِرُوا
مؤنث	اَغْفِرِيْ	اَغْفِرَا	اَغْفِرْنَ

ر ح م (س)

مؤنث	واحد	مثنى	جمع
مذكر	اَرْحَمْ	اَرْحَمَا	اَرْحَمُوا
مؤنث	اَرْحَمِيْ	اَرْحَمَا	اَرْحَمْنَ

رَبِّ اَغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيْمِيْنَ

ن ف ق (افعال)

مذكر	واحد	مثنى	جمع
أَنفَقُوا	أَنفَقَ	أَنفَقَا	أَنفَقُوا
مَوْث	أَنفَقِي	أَنفَقَا	أَنفَقْنَ

وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

ط ه ر (تفعيل)

مذكر	واحد	مثنى	جمع
طَهَّرُوا	طَهَّرَ	طَهَّرَا	طَهَّرُوا
مَوْث	طَهَّرِي	طَهَّرَا	طَهَّرْنَ

اللَّهُمَّ طَهَّرْ قَلْبِي مِنَ الْبَغْضَاءِ وَغَمْلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكُذْبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ

ق ب ل (تفعل)

مذكر	واحد	مثنى	جمع
تَقَبَّلُوا	تَقَبَّلَ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلُوا
مَوْث	تَقَبَّلِي	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ع ر ف (تفاعل)

مذكر	واحد	مثنى	جمع
تَعَارَفَ	تَعَارَفَا	تَعَارَفُوا	تَعَارَفُوا
تَعَارَفِي	تَعَارَفَا	تَعَارَفْنَا	تَعَارَفْنَا

تَعَارَفُوا بَيْنَكُمْ

غ ن م (افتعال)

مذكر	واحد	مثنى	جمع
اِغْتَنِمَ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمُوا	اِغْتَنِمُوا
اِغْتَنِمِي	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمْنَا	اِغْتَنِمْنَا

اِغْتَنِمَ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

غ ف ر (استفعال)

مذكر	واحد	مثنى	جمع
اِسْتَعْفَرَ	اِسْتَعْفَرَا	اِسْتَعْفَرُوا	اِسْتَعْفَرُوا
اِسْتَعْفِرِي	اِسْتَعْفَرَا	اِسْتَعْفَرْنَا	اِسْتَعْفَرْنَا

قَالُوا يَا أَبَانَا اِسْتَعْفِرْ لَنَا دُنُوبَنَا

﴿قرآن مجید کا مختصر ترین فعل امر﴾

وقی (ض)

جمع	مثنیٰ	واحد	
قُوا	قِیَا	ق	مذکر
قِیْنِ	قِیَا	قِیْ	مؤنث

درج ذیل نادوں سے ابواب کو مد نظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

- ۱۔ ع بد (ن)
- ۲۔ ج عل (ف)
- ۳۔ ھ دی (ض)
- ۴۔ ت وب (ن)
- ۵۔ ش رح (ف)
- ۶۔ ی س ر (تفعیل)
- ۷۔ ح ل ل (ن)
- ۸۔ س ل م (افعال)
- ۹۔ ق دم (افعال)
- ۱۰۔ م ت ی (افعال)

﴿فعل نہی﴾

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً

تو مت لکھ۔ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ بھاؤ

فعل نہی بنانے کے لیے حرف ”لا“ استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ (تو لکھتا ہے / لکھے گا)

لَا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے / لکھے گا)

لَا تَكْتُبُ (تو مت لکھ)

اردو میں لفظ ”نہیں“ میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ ”نہی“ میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

(خفیف)

لن

ان

اذن

حی

ر

(احف)

لم

نمسا

ان

ر

(امہ)

لا

لَا تَقْرَبْنَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ

لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ

لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

لَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

يُبْنَى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ

لَا تَقُلْ لَهُمَا أَمْرٌ وَلَا تَنْهَرْهُمَا

تو مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا

تم (سب) گواہی مت چھپاؤ

وہ دونوں ٹھنڈا پانی نہ پییں

تم (سب) ظالموں کو مدد نہ کرو

after 5

خفیف then اخف

other reasons e.g

۱) صَلَاحُ بَلَمَ اِيْمَالِكُ

۲) فَيُصَفِّفُ

۱) امر کا جواب

۲) یہی ہے بعد

۳) استفہام کے بعد

۴) تائید کے بعد

﴿فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب﴾

فعل مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے اس کے آخر میں نون تاکید کا اضافہ کرتے ہیں یہ نون بغیر شد کے بھی ہو سکتا ہے اور شد والا بھی۔ بغیر شد والے نون کو نون خفیفہ کہتے ہیں جبکہ شد والے نون کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ پھر نون خفیفہ والا مضارع مضارع ثقیل کہلاتا ہے اور نون ثقیلہ والے مضارع کو مضارع اُقل کہتے ہیں۔ یوں ”فعل مضارع کے تغیرات“ کے حوالے سے مضارع کی جو پانچ شکلیں ہم نے پڑھی تھیں وہ یہاں آکر مکمل ہو گئیں۔

مضارع ثقیل اور مضارع اُقل کے شروع میں لام تاکید بھی لازماً لگایا جاتا ہے کبھی اتنا بھی لگا دیتے ہیں۔ مارل مضارع کے شروع میں لام تاکید لگانے سے مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا صرف مضارع حال کے ساتھ مختص ہو جاتا ہے۔

مضارع ثقیل کی نسبت مضارع اُقل کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے اور یہ فعل مضارع کا انتہائی تاکیدی اسلوب ہے اور قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ مضارع ثقیل کے صرف آٹھ صیغے بنتے ہیں جبکہ مضارع اُقل کے تمام صیغے بنتے ہیں۔ مضارع کے ساتھ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے استعمال کے بعد جو گردانیں بنتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مضارع ثقیل

جمع	مثنیٰ	واحد	
لَيَفْعَلُنَّ	X	مذكر لَيَفْعَلُنْ	غائب
X	X	مؤنث لَتَفْعَلُنَّ	3rd Person
لَتَفْعَلُنَّ	X	مذكر لَتَفْعَلُنْ	حاضر
X	X	مؤنث لَتَفْعَلُنَّ	2nd Person
	لَتَفْعَلُنَّ	مذكر لَا فَعَلُنْ	متكلم
		مؤنث	1st Person

ل + لَفْعَلُنْ + ن = لَيَفْعَلُنَّ

ل + لَفْعَلُونْ + ت = لَفْعَلُنَّ

ل + لَفْعَلَيْنِ + ن = لَتَفْعَلُنَّ

س ف ع (ف)

سَفَعُ يَسْفَعُ (پڑ کر گھیننا)
ہم ضرور گھسیٹیں گے
لَنَسْفَعُنَّ = لَنَسْفَعَا
كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعَا بِالنَّاصِيَةِ

ک و ن (ن)

كَانَ يَكُونُ (ہونا)
وہ ضرور ہو جائے گا
لَيَكُونَنَّ = لَيَكُونَا
وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا أَمَرَهُ لَيَسْجَنَنَّ وَلَيَكُونَا مِنَ الصَّغِيرِينَ

﴿مضارع افعال﴾

۱۳۸

واحد	مثنی	جمع
غائب	مذكر	لَيَفْعَلَنَّ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ
حاضر	مذكر	لَتَفْعَلَنَّ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ
متكلم	مذكر	لَفْعَلَنَّ
1st Person	مؤنث	لَفْعَلَنَّ

9 doesn't drop
if no = on ل

ن ص ر (ن) واحد مذكر غائب لَيَنْصُرَنَّ

لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ

دخّل (ن) جمع مذكر حاضر لَتَدْخُلَنَّ

لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

ق ع د (ن) واحد متكلم لَا قَعْدَنَّ

عتى (ض) واحد متكلم لَا تَبِينَنَّ

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَا تَبِينَهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ

ك و ن (ن) جمع متكلم لَنَكُونَنَّ

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

لَفْعَلَنَّ = لَفْعَلَنَّ = لَفْعَلَنَّ

Idiosyncrasy = 5 dis-appears

At-tal-ahur

رَوَى = يَرَى

رَأَى = يَرَى

ع ل م (س) واحد مكرراً ب لِيَعْلَمَنَّ (جاننا)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ

ب ل و (ن) جمع متكلم لَنَنْبُلُونَّ (آزمائا)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ نَبْشًا مِنْ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

ک ف ر (تفعیل) واحد متکلم لَا كَفَرْنَ (دور کرنا)

د خ د (انفال) واحد متکلم لَا دَخَلْنَ (داخل کرنا)

فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُدْأَوْا فِي سَبِيلِي قُتِلُوا وَقُتِلُوا لَا كَفَرْنَ عَنْهُمْ
سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دَخَلْنَاهُمْ جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

ب ع ث (ف) جمع مذکر حاضر (مجهول) لَنَتَّبِعَنَّ (اٹھانا)

ن ب ء (تفعیل) جمع مذکر حاضر (مجهول) لَنَتَّبِعُنَّ (خبر دینا۔ بتانا)

رَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّيُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ

ح ی (انفال) جمع متکلم لَنُخَيِّبَنَّ (زندہ کرنا)

ج ز ی (ض) جمع متکلم لَنُجْزِيَنَّ (بدلہ دینا)

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُخَيِّبَنَّهُ خَيْرٌ طَيِّبَةٌ وَلَنُجْزِيَنَّهُمْ
أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ء م ر (ن) جمع مذکر حاضر لَتَأْمُرُنَّ (حکم دینا)

ن ه ی (ف) جمع مذکر حاضر لَتَنْهَوُنَّ (منع کرنا)

لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

لَتَرْبِيَنَّ لَكَ رَبِّكَ

﴿منصوبات﴾

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرد چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرد ہوتا ہے۔

(۱) جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً

کتاب زید

(۲) جب اس سے پہلے حرف جر آجائے مثلاً

فی الكتاب

اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

(۱) جب کوئی وجہ ہو مثلاً "زید"

(۲) جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً "زید" ضالِح

(۳) جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو ضَرْب زید

(۴) جب نائب الفاعل ہو ضَرْب زید

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں

(۱) حروف مشبہ بالفعل کا اسم

- ان زیدنا ضالِح

- اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

- کَانَ زیدنا مَرِیض

- لَکِنُّ الْکَافِرِیْنَ جَاهِلُوْنَ

- لَیْسَ الْاِسْلَامُ غَالِب

- لَعَلَّ الصَّیْحَةَ دَائِمَةً

(۲) ما اور لا مشبہ بلیس کی خبر

- مَا هَذَا بَشَرًا

- لَا رَجُلٌ ضَالِحًا

- لَیْسَ زیدٌ طَوِیلاً

(۳) لائے نفی جنس کا اسم

- لَا زَيْنَبُ فِيهِ

- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۴) منادوی مضاف

- يَا عَبْدَ اللَّهِ

- يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

(۵) افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ میں سے گان کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں۔ باقی افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔

صَارَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا	(غریب امیر ہو گیا)	صَارَ (ہو گیا)
۲۹ اِنْ اصْبَحْ مَاءُ كُمْ غَوْرًا	(اگر تمہارا پانی نیچا ہو جائے)	- اصْبَحْ (صبح کی صبح کے وقت ہوا)
اَضْحَى النَّاسُ مَشْغُولِينَ	(چاشت کے وقت لوگ مصروف ہو گئے)	- اَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا)
اَمْسَى الْهَوَاءُ بَارِدًا	(شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہو گئی)	- اَمْسَى (شام کے وقت ہوا)
ظَلَّ الْوَلَدُ لَا عِنَّا	(لڑکا دن بھر کھیل رہا)	- ظَلَّ (دن بھر رہا)
بَاتَ الْمَرِيضُ نَائِمًا	(مریض رات بھر سوتا رہا)	- بَاتَ (رات بھر رہا)
اَنَا قَائِمٌ "مَا دَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا"	(جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)	- مَا دَامَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)
مَا زَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا	(زید بدستور امیر ہے)	- مَا زَالَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)
مَا بَرَّخَ زَيْدٌ صَائِمًا	(زید ابھی تک روزے سے ہے)	- مَا بَرَّخَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)
مَا انْفَكَّ الْمُسْلِمُونَ خَاسِبِينَ	(مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)	- مَا انْفَكَّ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)
مَا فُتِيَ الْمُعَلِّمُ اٰمِيْنًا	(معلم اب بھی امانت دار ہے)	- مَا فُتِيَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)
لَيْسَ زَيْدٌ مُّجْتَهِدًا	(زید محنتی نہیں ہے)	- لَيْسَ (نہیں)

(۶) مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے

جسے "مفعول بہ" کہتے ہیں۔ مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

اَصْبَحَ
اَصْبَحْتُمْ

مصحف دبیور کے
صفحہ

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- أَكَلَ إِبْرَاهِيمُ التُّفَّاحَ
- ضَرَبَ حَامِدٌ "مَحْمُودًا"

ایک سے ذائد مفعول بہ

- أَتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
- حَسِبَ حَامِدٌ "مَحْمُودًا" عَالِمًا
- أَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ

فعل کا حذف:-

درج ذیل تین مقامات میں صرف مفعول یہ مذکور ہوتا ہے فعل اور فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں۔

- (۱) تحذیر:- کسی کام سے تنبیہ کرنا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں سانپ سانپ تو مراد ہوتا ہے سانپ سے بچو۔
عربی میں فعل "اخْذَرْ" کو مقدر سمجھا جاتا ہے یا پھر "اتَّقِ" یا "بَعُدْ" کو بھی مقدر مان سکتے ہیں۔
تحدیر کے لیے ضروری ہے کہ

(i) جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار ہو

- النَّارُ النَّارُ (آگ سے بچ)

(ii) عطف کے ساتھ ہو

- الْكَذِبُ وَالْبِقَاقُ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

(iii) اِيَّاكَ یا اِسْکے کسی صیغہ مثلاً اِيَّاكُمْ، اِيَّاكُمْ وغیرہ کے ساتھ ہو

- اِيَّاكَ وَالْكَذِبَ

(۲) اِغْرَاء:- کسی اچھے کام پر ابھارنا یا آمادہ کرنا۔

اس کے لیے الزَمْ (وابستہ رہ) - خُذْ (پکڑ) یا اخْذَرْ (اختیار کر) فعل محذوف سمجھا جاتا ہے۔
اِغْرَاء کے لیے شرط یہ ہے کہ جس چیز پر آمادہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار کی جائے

- الْحَيَاءُ الْحَيَاءُ (حیا اختیار کر)
- اِلَّا جَبْتَهَادُ اِلَّا جَبْتَهَادُ (کوشش کو لازم بناؤ)

(۲) اِخْتِصَاصٌ: کسی بات کو کسی خاص فرد یا چیز کیلئے مخصوص کرنا۔

- نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُورِثُ

- وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ وَحِينَ النَّاسِ

ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جہاں فعل اور فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول یہ بولا جاتا ہے

- أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا

یعنی اَتَيْتُ أَهْلًا وَوَطِئْتُ سَهْلًا وَصَادَفْتُ مَرْحَبًا

(آپ اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا)

- غُفِرَ لَكَ رَبَّنَا یعنی نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ

(۲) مفعول مطلق:-

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

(i) تاکید کے لیے

(ii) نوعیت یا کیفیت بتانے کے لیے

(iii) تعداد بتانے کیلئے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

- ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا (تاکید کے لیے)

- كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا (تاکید کے لیے)

- ضَرَبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيدًا (نوعیت کے لیے)

- جَلَسَ جُلُوسَةً الْمُعْلَمَ (نوعیت کے لیے)

- قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَاءَةً وَاجِدَةً (تعداد کے لیے)

- فَتَنَظَّرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ (تعداد کے لیے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قُعُودًا

- قَامَ الْخَطِيبُ وَقُوفًا

مفعول مطلق
را تَعَبُ الشَّيْءِ حَتَّى تَمَاتِيهِ

لفظ کُلُّ ”اور بَعْضُ“ ، اسم صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

- فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ
- تَأْتِرُ بَعْضُ النَّاتِرِ
- وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ
- اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا (يُذَكِّرًا كَثِيرًا)
- جُلْدَ السَّارِقِ عَشْرًا (جُلْدَةُ عَشْرًا)

بہت سے مقامات پر صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے۔

- شُكْرُكَ (أَشْكُرُ شُكْرَكَ)
- سُبْحَانَ اللَّهِ (نَسْبَحُ سُبْحَانَ اللَّهِ)
- وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (وَأَحْسِنُوا بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا)

(۳) مفعول لہ :-

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔ اسے مفعول لا جلیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرْبَتُهُ تَأْدِيبُنَا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا)
- اُعْبُدُوا اللَّهَ شُكْرًا
- وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ
- يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ
- يَنْفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ
- وَالسَّارِقِ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ

(۴) مفعول فیہ :-

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے

- سَافَرْتُ يَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)

- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

قَرَأْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

ظرف زمان :-

ثَانِيَةً	(سینڈ)	ذَقِيقَةً	(منٹ)
سَاعَةً	(گھنٹہ)	يَوْمًا	(دن)
أُسْبُوعًا	(ہفتہ)	سَنَةً / عَامًا	(سال)
قُرْنًا	(صدی)	ذَهْرًا	(زمانہ)
بُكْرَةً	(صبح سویرے)	أَصِيلًا	(شام)
صَبَاحًا	(صبح)	مَسَاءً	(شام)
لَيْلًا	(رات)	نَهَارًا	(دن)
أَبَدًا	(ہمیشہ)	حِينَ	(وقت)

☆ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو آخر میں توین آئے گی۔

اذْكُرُوا اللَّهَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

طرف مکان:-

فَوْق (اوپر) تَحْتَ (نیچے) أَمَامَ (سامنے)
خَلْفَ (پیچھے) قَبْلَ (پہلے) بَعْدَ (بعد میں)
قُدَّامَ (آگے) وَرَاءَ (پیچھے/آگے/سوا) بَيْنَ (درمیان)
عِنْدَ - لَدُنْ - لَدَى (پاس)

☆ یہ تمام الفاظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں

- وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

- أَنْتِ زَيْدٌ بَعْدَ الْمَغْرَبِ

☆ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ظروف مکان ہیں۔

يَمِينُنَا (دائیں طرف) شَمَالًا (بائیں طرف) يَسَارًا (بائیں طرف)

شَرْقًا - غَرْبًا - جَنُوبًا - شَمَالًا (جہات اربعہ)

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں

- يَمِينُ اور شِمَال کے ساتھ اکثر ”عَنْ“ لگایا جاتا ہے

عَنْ الْيَمِينِ وَعَنْ الشِّمَالِ قَعِيدٌ

- باقی کے ساتھ عموماً ”مِنْ“ لگتا ہے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

- جہات کے ساتھ زیادہ تر ”فِي“ لگتا ہے

الْبَحْرُ فِي غَرْبِ الْهِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً ”فِي“ کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دار -

بَيْت - مَسْجِد - مَدْرَسَة - مَكَّة

لیکن اگر دَخَلَ - نَزَلَ اور سَكُنَ کے بعد آئیں تو بغیر ”فِي“ کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

- يَا أَدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

قَبْل اور بَعْد :- جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت نصب میں آتے ہیں۔

قَبْلُ الْفَجْرِ اور بَعْدُ الْفَجْرِ

- اگر ان سے پہلے حرف جار آجائے جو عموماً ”مِنْ“ ہوتا ہے تو یہ حالت جر میں چلے جاتے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مِنْ قَبْلِ الْفَجْرِ اور مِنْ بَعْدِ الْفَجْرِ

- اگر ان کا مضاف الیہ مذکور نہ ہو یعنی ذکر نہ کیا جائے تو ان پر پیش آتی ہے خواہ ان سے پہلے حرف جر ”مِنْ“ ہے کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ان سے پہلے ”مِنْ“ ضرور لگتا ہے۔

مِنْ قَبْلُ اور مِنْ بَعْدُ

حَيْثُ :- ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے اس پر ہمیشہ پیش آتا ہے

- فَكَلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ

(۵) مفعول مَعَهُ :-

وہ منصوب اسم جو اس ”واو“ کے بعد ہو جو ”مَعَ“ (ساتھ) کے معنی دے۔ اس ”واو“ کو واو معیت کہتے ہیں۔

(زید بکر سمیت آیا)

جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرًا

(والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)

أَكَلَ الْوَالِدُ وَالْأَبْنَاءَ

(میں تیرے بھائی سمیت مدرسے میں داخل ہوا)

دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَأَخَاكَ

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

- جاء الولد ضاحكا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)
- وجدت الطفل خائفا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)
- كلمت زيدا راكبين (میں نے زید سے کلام کیا جبکہ ہم دونوں سوار تھے) (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)

جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں

حال عموماً مکرر ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ

حال ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں

رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا

حال مفرد بھی ہو سکتا ہے اور جملہ بھی پھر جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک

رابط کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابط یا تو واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں یا ضمیر یا پھر دونوں مثلاً

- لَمَّا أَكَلَهُ الذَّنْبُ وَنَحْنُ غَضَبَةٌ (جملہ اسمیہ - واو)
- اهْبِطُوا بَغْضُكُمْ لِبَغْضِ غَدُوٍّ (جملہ اسمیہ - ضمیر)
- أَخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوفٌ (جملہ اسمیہ - واو اور ضمیر)
- وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ (جملہ فعلیہ - ضمیر)

حال کی مزید مثالیں

- ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
- يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا
- تَرْكُوكَ قَائِمًا
- يَبْتَئُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا
- قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَإِذَا وَدَّعْتُنِي زَوْجًا وَآنَا عَجُوزٌ
- لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنْبًا
- وَإِذْ قَالَ لُقْمَنُ لَابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَبْنَى لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

رابط

۸

ضمیمہ

وَأَنْتُمْ سَكَارَى

عالمہ صالحہ

وَلَذُنُكَ أُمٌّ بَاكِينَا وَالنَّاسُ خَوْلَكَ ضَا جُكُونُ
فَاعْمَلْ صَالِحًا لِّتَذْهَبَ ضَا جُكَ وَالنَّاسُ خَوْلَكَ بَا كُونُ

(۸) تمیز :- تمیز L-68

تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی محکم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اسے تمیز بھی کہتے ہیں۔ جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ تمیز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام :- لزید مِتران (زید کے پاس دو میٹر ہے)
اس جملے میں لفظ مِتران میں ابہام ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لزید مِتران خریزا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

لزید مِتران خیطا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن، ماپ، مساحت یعنی پیمائش) میں ہو سکتا ہے

یا اَبَتْ اِنِّیْ رَاِیْتُ اَخَذَ عَشْرَ کُوْکُبَا (عدد کا ابہام)

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهُ (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام :- بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً

زید "حسن" (زید اچھا ہے)

اگرچہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جاسکتا ہے

زید "حسن" وَجْهًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)

زید "حسن" ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمیز کی مزید مثالیں

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عِیْنًا

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا

- رَبِّ زِدْنِي حِلْمًا
- أَلَا غَرَابُ اشْدُّ كُفْرًا وَبِفَاقَا
- قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ
- وَالْأَخْزَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا
- هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
- هُوَ أَفْضَحُ مَبْنًى لِسَانًا
- هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا

(۹) مُسْتَنْثَنِي :- ۴ ۶۹ - L

وہ اسم ہے جو الّا یا استثناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔ استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثناء سے مراد ہے کہ حرف استثناء کے ماقبل جملے میں جو حکم (اثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔ یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)
میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرف استثناء سے پہلے جس کے لیے حکم ثابت ہوا ہے ”مستثنیٰ مِنْهُ“ کہتے ہیں
سب پھل مستثنیٰ مِنْهُ
مگر حرف استثناء
انگور مستثنیٰ

۱۔ مستثنیٰ مذکور ہو اور الّا سے پہلے کلام موجب تام ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنیٰ مقصوب ہوتا ہے

- أَكَلْتُ الْفَوَاحِشَ إِلَّا عَنَبًا
- جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا
- كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
- لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ
- فَسَجِدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

Repeat end for review after notes.

69 ۹ 70 - Repeat -

Surah al-Mund - Grammatical construction

- فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر الّا سے پہلے کلام غیر مثنوی ہو تو مستثنیٰ منصوب بھی ہو سکتا ہے اور مستثنیٰ منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرد بھی

مَا خَضِرَ الثَّلَاثُ مِئْذًا إِلَّا زَيْدًا يَا زَيْدُ (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)

چونکہ مستثنیٰ منہ مرفوع ہے لہذا اس کی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مرفوع ہے۔

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ إِلَّا الْأَوَّلَ

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ إِلَّا الْأَوَّلَ

چونکہ مستثنیٰ منہ مجرد ہے لہذا اس کی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مجرد ہے

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ الّا سے پیشتر کلام ناقص ہو تو الّا کا اثر یا عمل باقی نہ رہے گا بلکہ مستثنیٰ ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا

مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ (زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)

مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا (زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

لَمْ أَسَافِرْ إِلَّا مَعَ زَيْدٍ (زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرد ہے)

مختصراً مستثنیٰ صرف دو شرطوں کے ساتھ ہی لازم منصوب ہوتا ہے

(i) جملہ میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو

(ii) جملہ مثبت ہو

غَيْرُ ، سِوَى ، غَدَا ، خَلَا اور خَاشَا بھی الّا کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سِوَى کا مابعد اسم

ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرد ہوتا ہے جبکہ عدا، خلا اور حاشا حروف جارہ ہونے کی وجہ سے اسم کو جر دیتے ہیں۔ البتہ غدا

اور خلا سے پہلے نا لگ جائے تو یہ فعل ماضی بن کر اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

﴿اسماء مشتقہ﴾

۱۔ عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ

۳۔ ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

(i) کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جاسکتے ہیں ایسے الفاظ مشتقات کہلاتے ہیں۔

(ii) کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

۴۔ افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔

سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسی قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔

جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا ”مصدر“ کسی قاعدے کے تحت نہیں بناؤ مثلاً

مارنا ضَرَبَ

جانا ذَهَابَ

طلب کرنا طَلَبَ

بخش دینا غُفِرَانِ

بیٹھنا قُعُودَ

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصولوں کے تحت نہیں آتے مثلاً مَلِكٌ ، مَلِكٌ ، رَجُلٌ ، رَجُلٌ

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہیں ان اسماء کو اسماء جامد کہتے ہیں۔ تاہم

کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔ اسماء مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل اسم المفعول اسم الظرف اسم الصفة اسم الآلة

﴿اسم الفاعل﴾

اسم الفاعل وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا ، پڑھنے والا ، مارنے والا ، پینے والا ، مدد کرنے والا ، وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مذید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:-

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سوائے کُرم) سے اسم الفاعل فاعِل کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ح ر (ن)	ناصِر	مدد کرنے والا
ف ت ح (ف)	فَاتِح	کھولنے والا
ض ر ب (ض)	ضَارِب	مارنے والا
ش ر ب (س)	شَارِب	پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

حالت ج	حالت نصب	حالت رفع		
قَاتِل	قَاتِلًا	قَاتِلٌ	واحد	
قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَانِ	ثنی	مذکر
قَاتِلِينَ	قَاتِلِينَ	قَاتِلُونَ	جمع	
قَاتِلَةٍ	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٌ	واحد	
قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَانِ	ثنی	مؤنث
قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٌ	جمع	

- ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:- ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔
- (i) علامت مضارع ہنا کر اس کی جگہ مضموم میم (م) لگا دیں۔
- (ii) عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگا دیں۔
- (iii) لام کلمہ پر دو پیش (توین) لگا دیں

س ل م (افعال)	يُسَلِّمُ	سے	مُسَلِّمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م (تفعیل)	يُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ہ د (مفاعلہ)	يُجَاهِدُ	سے	مُجَاهِدٌ	جہاد کرنے والا
ک ب ر (تفعل)	يَتَكَبَّرُ	سے	مُتَكَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ہ (تفاعل)	يَتَشَابَهُ	سے	مُتَشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر (اتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف (الفعال)	يَنْحَرِفُ	سے	مُنْخَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر (استعمال)	يَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان

(افعال)

حالت جبر	حالت نصب	حالت رفع		
مُسَلِّمٌ	مُسَلِّمٌ	مُسَلِّمٌ	واحد	
مُسَلِّمَيْنِ	مُسَلِّمَيْنِ	مُسَلِّمَانِ	ثنی	مذکر
مُسَلِّمِينَ	مُسَلِّمِينَ	مُسَلِّمُونَ	جمع	
مُسَلِّمَةً	مُسَلِّمَةً	مُسَلِّمَةً	واحد	
مُسَلِّمَتَيْنِ	مُسَلِّمَتَيْنِ	مُسَلِّمَتَانِ	ثنی	مؤنث
مُسَلِّمَاتٍ	مُسَلِّمَاتٍ	مُسَلِّمَاتٍ	جمع	

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق :- فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے۔

ذَخَلَ زَيْدٌ زید فاعل ہے لہذا حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ زَيْدًا زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

ذَخَلَ سَارِقٌ سارق اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ سَارِقًا سارق اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَنِيَتْ السَّارِقِ سارق اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
فاعل حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے
اسم الفاعل حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہو سکتا ہے۔

اسم المفعول ﴿﴾

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا ، کھولا ہوا ، مدد کیا ہوا وغیرہ اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مذید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:- ثلاثی مجرد سے اسم المفعول مفعول کے وزن پر بنتا ہے

مدد کیا ہوا	مَنْصُورٌ	ن ص ر (ن)
کھلا ہوا	مَفْتُوحٌ	ف ت ح (ف)
مارا ہوا	مَضْرُوبٌ	ض ر ب (ض)
پیا ہوا	مَشْرُوبٌ	ش ر ب (س)

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(ق ت ل)

حالت جبر	حالت نصب	حالت رفع		
مَقْتُولٌ	مَقْتُولًا	مَقْتُولٌ	واحد	
مَقْتُولَيْنِ	مَقْتُولَيْنِ	مَقْتُولَانِ	ثنی	مذکر
مَقْتُولِينَ	مَقْتُولِينَ	مَقْتُولُونَ	جمع	
مَقْتُولَةٍ	مَقْتُولَةٍ	مَقْتُولَةٌ	واحد	
مَقْتُولَتَيْنِ	مَقْتُولَتَيْنِ	مَقْتُولَتَانِ	ثنی	مؤنث
مَقْتُولَاتٍ	مَقْتُولَاتٍ	مَقْتُولَاتٌ	جمع	

مثلائی مذید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:- مثلائی مذید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیے بھی

فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے

(i) علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (م) لگا دیں

(ii) عین کلمہ پر زبر لگا دیں

(iii) لام کلمہ پر پیش (تنوین) لگا دیں

کرم (افعال)	يُكْرَمُ سے	مُكْرَمٌ
حدث (تفعیل)	يُحْدِثُ سے	مُحْدِثٌ
خطب (مفاعله)	يُخَاطِبُ سے	مُخَاطِبٌ
فرق (تفعل)	يَنْفَرِقُ سے	مُنْفَرِقٌ
نظر (اتعال)	يَنْتَظِرُ سے	مُنْتَظِرٌ

مثلائی مذید فیہ سے اسم المفعول کی گردان

(تفعیل)

حالت جبر	حالت نصب	حالت رفع		
مُحْدِثٌ	مُحْدِثًا	مُحْدِثٌ	واحد	
مُحْدِثَيْنِ	مُحْدِثَيْنِ	مُحْدِثَانِ	ثنی	مذکر
مُحْدِثِينَ	مُحْدِثِينَ	مُحْدِثُونَ	جمع	
مُحْدِثَةٍ	مُحْدِثَةً	مُحْدِثَةٌ	واحد	
مُحْدِثَتَيْنِ	مُحْدِثَتَيْنِ	مُحْدِثَتَانِ	ثنی	مؤنث
مُحْدِثَاتٍ	مُحْدِثَاتٍ	مُحْدِثَاتٌ	جمع	

اسم مفعول اور مفعول میں فرق :-

مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے

زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

ضرب زیداً

جبکہ

ذَہَبَ مَحْمُودٌ

محمود اسم المفعول ہے اور فعل اعلیٰ ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے

ضَرَبَ مَحْمُودًا

محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے

بَيَّنْتُ مَحْمُودَ

محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے

مفعول

حالت نصب میں آتا ہے

اسم المفعول

حسب موقع حالت رفع ، حالت نصب اور حالت جر میں آ سکتا ہے۔

﴿اسم الظرف﴾

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:- فعل ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کے لیے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) مَفْعَل

(۲) مَفْعِل

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہو ان ابواب سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَل کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زبر والا ہو ان سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل کے وزن پر بنتا ہے۔
تخصیصیوں کہہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضرب اور باب خسب سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً مَفْعَل کے وزن پر بنتا ہے (کچھ مَفْعِل کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَل :- مَكْتَبٌ . مَنْظَرٌ . مَرْقَدٌ . مَشْرَبٌ . مَطْلَعٌ . مَسْكَنٌ

مَفْعِل :- مَجْلِسٌ . مَنْزِلٌ . مَرْجِعٌ . (مَسْجِدٌ . مَشْرِقٌ . مَغْرِبٌ)

۔ اگر کوئی کام کسی جگہ میں بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلۃ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلۃ :- مَدْرَسۃٌ . مَطْبَعۃٌ . مَرْزَعۃٌ . مَقْبَرۃٌ . مَكْتَبۃٌ

۔ اسم الظرف خواہ مَفْعَل کے وزن پر آئے، مَفْعِل کے وزن پر آئے یا مَفْعَلۃ کے وزن پر آئے انکی جمع کسر ہی استعمال ہوتی ہے جس کا وزن مفاعیل ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِلٌ :- مَسَاجِدُ . مَنَازِلُ . مَكَاتِبُ . مَدَارِسُ . مَجَالِسُ . مَشَارِقُ . مَغَارِبُ . مَسَاكِنُ

۔ کچھ اسم الظرف مَفْعَال کے وزن پر بھی آتے ہیں

مِیقات

مِیعاد

وقت

دع

وزن	مِيزَان
حرب	مُخْرَاب
ءذن	مِثْدَان

مثلاً ثی مذید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:- مذید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مذید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق و سباق سے کیا جاتا ہے۔

دخل (افعال) مُدْخِل

خرج (افعال) مُخْرَج

میم کی پیش اور زبر مثلاً ثی مجرد اور مذید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتا دے گی

ظرف اور اسم الظرف میں فرق:-

- ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوْق ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، لَيْلًا ، نَهَارًا ، صُبْحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔
- ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع ، نصب یا جر میں استعمال ہو سکتا ہے

مَسَاجِدُ الْمُسْلِمِينَ (حالت رفع)

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ (حالت نصب)

سَلَّمَ "هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" (حالت جر)

﴿ اسم الصفة ﴾

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصفة یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

اسم الصفة کے اوزان :- اسم الصفة کے کئی اوزان ہیں۔

فعل	ضعف	(مشکل)
فعل	صفر	(خال)
فعل	حلو	(میٹھا)
فعل	حسن	(اچھا)
فعل	فح	(خوش)
فعل		
فعال	خبان	(بزدل)
فعال	شجاع	(بہادر)
فعلیل	کریم	سمیع
	خریص	رجیم
	بصیر	بصیر
	سنبھل	سنبھل
	قتل کیا ہوا	قتل کیا ہوا
	رجم کیا ہوا	رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں

۱۔ اسم المبالغہ:-

اسم الصفة کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا زیادتی کا مفہوم پایا جائے
اسم المبالغہ میں بھی زیادہ تر ”کام کرنے والا“ کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د خاھد (اسم الفاعل) خمااد (اسم المبالغہ)

اسم المبالغہ کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں

(۱) فعال غفار . ستار . ثواب . حمال . خباز . خياط

(۲) فَعُول غفور . ضبور . شكور . غرور

- (۳) فَعِيلٌ یہ وزن صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے
- (۴) فَعْلَانُ غَضَبَانُ . عَطَشَانُ . جُوعَانُ . كَسَلَانُ . زَحْمُنُ
- (۵) فَعْلَانُ تَغْبَانُ

اسم المبالغہ کے مزید اوزان :-

- فُعَالٌ عَجَافٌ (بہت دہلا ہوتا)
- فَعَّالَةٌ غَلَامَةٌ (بہت بڑا عالم)
- فُعَالٌ كُبَارٌ
- فَاعُولٌ طَاعُوتٌ . فَارُوقٌ
- فُعُولٌ قَيُّومٌ
- فُعُولٌ قُدُّوسٌ
- فَعِيلٌ صَدِيقٌ
- فُعْلَةٌ هُمْرَةٌ
- فَاعِلَةٌ قَارِعَةٌ
- مَفْعِيلٌ مَسْكِينٌ
- مِفْعَالٌ مَذَرَارٌ

۲۔ الْوَانُ وَ عُيُوبُ :-

یہ اسمائے الصفہ کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو افعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفہ مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی وزن ہے جو فُعُلٌ ہے مثلاً

أَسْوَدُ	(کالا۔ مذکر)	سَوْدَاءُ	(کالا۔ مؤنث)	سَوْدٌ	(جمع)
أَحْمَرُ	(سرخ)	حَمْرَاءُ		حُمْرٌ	
أَزْرَقُ	(نیلا)	زَرْقَاءُ		زُرْقٌ	
أَصْفَرُ	(زرد)	صَفْرَاءُ		صَفْرٌ	
أَخْضَرُ	(سبز)	خَضْرَاءُ		خُضْرٌ	

أَبْيَضُ	(سفید)	بَيْضَاءُ	بَيْضُ
أَبْكَمُ	(بہرا)	بَكْمَاءُ	بَكْمُ
أَصْمُ	(گونگا)	صَمَاءُ	صَمُ
أَعْمَى	(اندھا)	عَمِيَاءُ	عَمَى
أَخْوَرُ		خَوْرَاءُ	خَوْرُ
(آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا)			
أَعْيُنُ	(سوئی آنکھ والا)	غَيْنَاءُ	عَيْنُ

ج	نصب	رفع		
أَفْعَلْ	أَفْعَلْ	أَفْعُلْ	واحد	
أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَانِ	مثنیٰ	مذکر
فُعْلُ	فُعْلًا	فُعْلُ	جمع	
فُعْلَاءَ	فُعْلَاءَ	فُعْلَاءُ	واحد	
فُعْلَاوَيْنِ	فُعْلَاوَيْنِ	فُعْلَاوَانِ	مثنیٰ	مؤنث
فُعْلُ	فُعْلًا	فُعْلُ	جمع	

۳۔ اسم التفضیل :-

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسری کے مقابلے میں برتری یا زیادہ ظاہر کرے اسم التفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیے ہو سکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہو سکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی۔ کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔ اسم التفضیل مذکر کے لیے أَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع مکسر بھی۔

أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
هُوَ أَفْضَحُ مَبْنًى لِسَانًا
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ

تفصیل کل :-

تفصیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفصیل کو تفصیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں

(i) اسم التفصیل کو معرف باللام کر دیں اور مرکب توصیفی بنادیں

الرَّجُلُ الْأَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)

الرُّجُلَانِ الْأَفْضَلَانِ

الرِّجَالُ الْأَفْضَلُ

الْعَالِمَةُ الْفُضْلَى

الْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَتَانِ

الْعَالِمَاتُ الْفُضْلَيَاتُ

(ii) اسم التفصیل کو مضاف بنا کر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

أَعْلَمُ النَّاسِ (تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفصیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اس کا اپنے موصوف یعنی مبتدا کے مطابق یا نہ مطابق ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَيْدٌ "أَعْلَمُ النَّاسِ"

- مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ

مَرْيَمُ فَضْلَى النِّسَاءِ

- أَلَا نَبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ

أَلَا نَبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ

فَيَعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ
وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى
وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
الَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ

☆ خیر " اور شر " کے الفاظ بطور اسم تفصیل تفصیل بعض اور تفصیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ

أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

☆ اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جر اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جاسکتا ہے

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى

یعنی

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَأَبْقَى مِنْهَا

☆ اسم تفصیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان و عیوب والا مفہوم نہ ہو۔
اگر کسی ضرورت کے تحت مدید فیہ یا الوان و عیوب والے افعال سے اسم تفصیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع أَشَدُّ
(زیادہ سخت) ، أَكْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ) ، أَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا
صدر لگادیتے ہیں جیسے تمیز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمیز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

أَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)

أَكْثَرُ اخْتِيَارًا (اختیار میں زیادہ)

أَعْظَمُ تَوْقِيرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افضل تفصیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی أَكْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمیز
استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے،

أَكْثَرُ تَقَعًا

وحيثما كان
في كل من
منه

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من

في كل من